e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 283 Thursday , July 17 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۲۸۳) لکھنؤ، بروز جمعرات ۱۷-جولائی ۲۰۲۵ء مطابق ۲۱/محرم الحرام -۱۴۴۷ھ صفحات-۸

اشرف کے قریبی کی پیشگی ضمانت کی درخواست مسترد

پریاگ راج۔(یواین آئی) الہ آباد ہائی کورٹ نے مافیاڈان عتیق احمد کے چھوٹے بھائی اشرف کے قریبی ساتھی محمد اظہر کی پیشگی ضمانت کی درخواست مسترد کردی ہے۔اظہر پر فرضی دستاویزات کی بنیاد پر بریلی جیل میں اشرف سے ملاقات کرنے اور اس کے ساتھ مجرمانہ سازش میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔درخواست گزار کے وکیل نے کہا کہ ایف آئی آر میں ان کے موکل کا نام نہیں ہے۔بعد میں تفتیش کے دوران اس کا نام بھی شامل کیا گیا۔اس کے خلاف کوئی دستاویزی ثبوت نہیں ہے۔یہ بھی الزام ہے کہ اس نے اپنے آدھار کارڈ پر اشرف سے کئی لوگوں کی ملاقات کا انتظام کیا تھا۔ایف آئی آر 7 مارچ 2023 کو درج ہوئی ہے لیکن تحقیقات ابھی باقی ہے۔پولیس درخواست گزار کو گرفتار کرنا چاہتی ہے لیکن درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے حکومت کے ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل منیش گوئل اور ایڈیشنل گورنمنٹ ایڈوکیٹ وکاس سہائے نے کہا کہ درخواست گزار کے خلاف سنگین الزامات ہیں۔

اپوزیشن کا کام صرف حکومت پر تنقید کرنا نہیں ہوتا: رجیجو

نئی دہلی (یواین آئی) پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کہا ہے کہ اپوزیشن کا کردار صرف ملک اور حکومت پر تنقید کرنے تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اسے ملک کو آگے لے جانے میں مثبت کردار ادا کرنا چاہئے۔بدھ کو یہاں ایک پروگرام کے موقع پر نامہ نگاروں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے مسٹر رجیجو نے کہا کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو ہمیشہ وزیر اعظم اور ملک پر تنقید نہیں کرنی چاہئے۔پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس سے قبل اپوزیشن لیڈروں کو اعتماد میں لینے کی حکومتی کوششوں کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پارلیمانی امور کے وزیر کی حیثیت سے وہ اپوزیشن لیڈروں سے ان کے ساتھ تال میل برقرار رکھنے کے لیے ملاقاتیں کرتے رہتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ وہ کل ہی کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور مسٹر گاندھی سے ملاقات کی تھی۔انہوں نے کہا کہ کسی بھی ایشو یا مسئلے کا حل بات چیت سے ہی ممکن ہوتا ہے۔

متنازعہ فلم 'ادے پور فائلز' کی نمائش پر پابندی برقرار

سپریم کورٹ کا مذہبی منافرت کے خدشے کو نظر انداز کرنے سے انکار، معاملے کی اگلی سماعت 21 جولائی کو مقرر

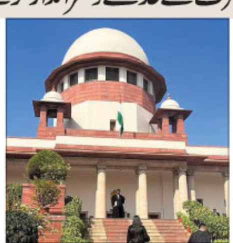

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے بدھ کے روز متنازع فلم ادے پور فائلز کی ریلیز پر لگی عبوری پابندی ہٹانے سے انکار کرتے ہوئے معاملے پر فوری طور پر کوئی حتمی فیصلہ دینے سے گریز کیا۔عدالت عظمیٰ نے فلم سے متعلق اعتراضات پر غور کرنے والی مرکزی حکومت کی کمیٹی سے جلد فیصلہ کرنے کی ہدایت دی اور کہا کہ اس وقت تک فلم کی ریلیز پر روک برقرار رہے گی۔جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جائے مالا باگچی پر مشتمل بنچ نے کہا کہ دہلی ہائی کورٹ کی جانب سے 10 جولائی کو دیے گئے عبوری حکم امتناعی میں فی الحال مداخلت کی کوئی گنجائش نہیں۔بنچ نے کہا، "ہم چاہتے ہیں کہ متعلقہ کمیٹی وقت ضائع کیے بغیر اعتراضات پر فیصلہ کرے۔ہم ایک یا دو دن انتظار کر سکتے ہیں، تب تک معاملہ زیر التوا رہے گا۔" واضح رہے کہ ادے پور فائلز فلم ادے پور میں درزی کنہیا لال تیلی کے قتل پر مبنی ہے، جس کی ریلیز 11 جولائی کو طے تھی۔تاہم، جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی اور دیگر کی درخواستوں پر دہلی ہائی کورٹ نے فلم کی ریلیز پر عبوری روک لگا دی تھی۔درخواست گزاروں کا موقف ہے کہ یہ فلم ایک مخصوص طبقے کے خلاف نفرت کو ہوا دیتی ہے اور اس سے معاشرتی ہم آہنگی متاثر ہوسکتی ہے۔

سپریم کورٹ میں فلم کی پروڈکشن کمپنی نے ہائی کورٹ کے حکم امتناعی کو چیلنج کیا ہے۔ان کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ فلم کو سینٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (سی بی ایف سی) سے منظوری حاصل ہے اور اس کے باوجود اس پر پابندی لگانا تخلیقی اظہار کی آزادی میں مداخلت ہے۔انہوں نے عدالت کو یہ بھی بتایا کہ فلم کا ابتدائی نام کچھ اور تھا، جسے بعد میں بدل کر ادے پور فائلز رکھا گیا۔دوسری جانب کنہیا لال قتل کیس کے ایک ملزم محمد جاوید نے بھی سپریم کورٹ سے رجوع کرتے ہوئے فلم پر پابندی کا مطالبہ کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ فلم کی ریلیز سے عدالتی کارروائی اور انصاف پر اثر پڑ سکتا ہے اور ان کی ساکھ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔عدالت نے سماعت کے دوران یہ رائے بھی دی کہ فلم کی ریلیز سے اگر متاثرہ فریقین کی ساکھ کو نقصان پہنچتا ہے تو اس کی تلافی ممکن نہیں، تاہم فلم سازوں کو مالیاتی نقصان کے ازالے کا موقع دیا جاسکتا ہے۔سپریم کورٹ نے تمام فریقین کو مشورہ دیا ہے کہ وہ پہلے مرکز کے سامنے اپنی بات رکھیں اور اس کے فیصلے کا انتظار کریں۔اس معاملے کی اگلی سماعت 21 جولائی کو مقرر کی گئی ہے، جب تک فلم کی ریلیز پر پابندی برقرار رہے گی۔عدالت نے امید ظاہر کی ہے کہ مرکز کی تشکیل کردہ کمیٹی تمام فریقین کی بات سن کر بلا تاخیر فیصلہ کرے گی تاکہ آئندہ سماعت تک صورتحال واضح ہوسکے۔

فلم کے خلاف سپریم کورٹ کا تبصرہ ہماری قانونی جدوجہد درست ہونے کی دلیل: مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی۔فلم ادے پور فائلز نامی متنازعہ ہندی فلم کی ریلیز پر آج سپریم کورٹ کے پیر تک کے لئے اسٹے کو برقرار رکھنے پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ بینچ میں شامل جج صاحبان نے جو تبصرے کیے ہیں وہ بہت اہم ہیں آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق انہوں نے کہا کہ یہ تبصرے معاملہ کی حساسیت کو اجاگر کرتے ہیں، اگرچہ ان جج صاحبان نے بذات خود فلم نہیں دیکھی ہے لیکن دہلی ہائی کورٹ نے جو ہدایات دیں اور جس طرح فلم کے پروڈیوسر کو بہت سے قابل اعتراض مناظر کو فلم سے ہٹانے پر مجبور ہونا پڑا، اس کے پیش نظر عدالت کو بلاشبہ اس بات کا احساس ہے کہ فلم کو اگر موجودہ شکل میں نمائش کی اجازت دی گئی تو اس سے ملک کے امن وامان کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔مولانا مدنی نے کہا کہ عدالت کا یہ تبصرہ کہ 'فلم کی ریلیز کی تاخیر میں کوئی نقصان نہ ہوگا لیکن اگر فلم کی نمائش سے ملک کا امن وامان خراب ہوا تو یہ زیادہ نقصان ہوگا'، ہماری قانونی جدوجہد کو درست ثابت کردیتا ہے۔

قبل ازیں مولانا ارشد مدنی کی پیروی کرتے ہوئے سینئر ایڈوکیٹ کپل سبل نے عدالت کو بتایا کہ انہوں یہ فلم دیکھی ہے اور فلم دیکھنے کے بعد وہ اندر سے دہل گئے تھے کیونکہ فلم میں ایک مخصوص فرقے کے خلاف نفرت آمیز مناظر دکھائے گئے ہیں لہذا عدالت کو اس فلم کو دیکھنا چاہئے۔کپل سبل نے یہ بھی کہا کہ جو بھی جج یہ فلم دیکھے گا تو اس کی ریلیز کی اجازت ہرگز نہیں دے گا۔کپل سبل نے دو رکنی بینچ سے فلم دیکھنے کی بھی گذارش کی۔جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیا باگچی نے حیرت کا اظہار کیا کہ سینئر وکیل کپل سبل نے بھی اس فلم کو دیکھا ہے۔عدالت نے زبانی طور پر کہا کہ مقدمہ کا توازن فی الحال فلم پر اسٹے کی درخواست کرنے والوں کی طرف زیادہ ہے کیونکہ فلم کے سرٹیفکیٹ کی قانونی حیثیت پر نظر ثانی ہونا باقی ہے۔

امن فوجیوں پر حملوں کا احتساب انتہائی ضروری ہے: ہندوستان

نیویارک (یو این آئی) اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے سفیر پی ہریش نے کہا ہے کہ امن فوجیوں پر حملوں کے معاملات میں جوابدہی نہ صرف انصاف کے لیے بلکہ پوری دنیا میں تنظیم کی امن کارروائیوں کے لیے بھی اہم ہے۔مسٹر ہریش نے یہاں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر میں منعقدہ ایک تقریب میں کہا کہ اقوام متحدہ کے امن دستوں کو خطرناک علاقوں میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔لیکن بہت سے معاملات میں، ان کے خلاف کیے گئے جرائم کی سزا نہیں ملتی۔احتساب کا یہ فقدان بین الاقوامی امن کی کوششوں کو کمزور کرتا ہے اور مجرموں کے حوصلے بلند کرتا ہے۔اس تقریب کا اہتمام گروپ آف فرینڈز نامی ایک گروپ نے کیا تھا۔انہوں نے مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لیے بین الاقوامی تعاون کو بڑھانے کے لیے حکمت عملیوں کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا، "انصاف براہ راست امن فوجیوں کی سلامتی کو بہتر بناتا ہے، جو انہیں اپنے اہم مشن کو انجام دینے کے قابل بناتا ہے۔اس ذمہ داری کو پورا کرنا ہمارا مشترکہ فرض ہے۔اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل مشن نے ایک بیان میں کہا کہ جوابدہی صرف افراد کے لیے انصاف کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ دنیا بھر میں مستقبل میں اقوام متحدہ کے امن مشن کی مؤثریت اور ساکھ کی بنیاد ہے۔

مرکزی کابینہ نے 'پردھان منتری دھن دھانیہ کرشی یوجنا' کو منظوری دی

نئی دہلی (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ نے آج چھ سال کی مدت کے لیے 'پردھان منتری دھن دھانیہ کرشی یوجنا' کو منظوری دی۔اس کا آغاز 2025-26 سے ہوگا، جس میں 100 اضلاع کا احاطہ کیا جائے گا۔پردھان منتری دھن دھانیہ کرشی یوجنا نیتی آیوگ کے امنگوں والے اضلاع پروگرام سے تحریک یافتہ اور اپنی نوعیت کی پہلی اسکیم ہے، جو خاص طور پر زراعت اور اس سے متعلقہ شعبوں پر مرکوز ہے۔اس اسکیم کا مقصد زرعی پیداوار میں اضافہ کرنا، فصلوں کے تنوع اور پائیدار زرعی طور طریقوں کو اپنانے کے عمل میں اضافہ کرنا، پنچایت اور بلاک کی سطح پر فصل کے بعد کے ذخیرے کو بڑھانا، آبپاشی کی سہولتوں کو بہتر بنانا اور طویل مدتی وقلیل مدتی قرض کی دستیابی کو آسان بنانا ہے۔یہ 'پردھان منتری دھن دھانیہ کرشی یوجنا' کے تحت 100 اضلاع کو ترقی دینے کے لیے 2025-26 کے بجٹ اعلان کے مطابق ہے۔اس اسکیم کو 11 محکموں میں 36 موجودہ اسکیموں، دیگر ریاستی اسکیموں اور نجی شعبے کے ساتھ مقامی شراکت داری کے ذریعے نافذ کیا جائے گا۔100 اضلاع کی تین اہم اشاریوں یعنی کم پیداواریت، کم کاشتکاری اور کم قرض کی فراہمی کی بنیاد پر نشاندہی کی جائے گی۔ہر ریاست/مرکز کے زیر انتظام علاقے میں اضلاع کی تعداد نیٹ کراپڈ ایریا اور آپریشنل ہولڈنگز کے حصے کی بنیاد پر طے کی جائے گی۔تاہم ہر ریاست سے کم از کم ایک ضلع کو منتخب کیا جائے گا۔اسکیم کی موثر منصوبہ بندی، نفاذ اور نگرانی کے لیے ضلعی، ریاستی اور قومی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی جائیں گی۔'ڈسٹرکٹ دھن دھانیہ سمیتی' کے ذریعے ڈسٹرکٹ ایگریکلچر اینڈ الائیڈ ایکٹیویٹیز پلان کو حتمی شکل دی جائے گی، جس میں ترقی پسند کسان بھی ممبر ہوں گے۔ضلع منصوبوں کو فصلوں کے تنوع، پانی اور مٹی کی صحت کے تحفظ، زراعت اور متعلقہ شعبوں میں خود کفالت کے ساتھ ساتھ قدرتی اور نامیاتی کاشتکاری کی توسیع کے قومی اہداف سے ہم آہنگ کیا جائے گا۔ہر دھن دھانیہ ضلع میں اسکیم کی پیش رفت کی ماہانہ بنیاد پر ڈیش بورڈ کے ذریعے 117 کلیدی کارکردگی کے اشاریے پر نگرانی کی جائے گی۔نیتی، ضلع کے منصوبوں کا جائزہ لے کر رہنمائی بھی کرے گی۔اس کے علاوہ ہر ضلع کے لیے مقرر کردہ مرکزی نوڈل افسران بھی باقاعدگی سے اسکیم کا جائزہ لیں گے۔

پروفیسر علی خان معاملہ پر سپریم کورٹ نے ایس آئی ٹی کو لگائی پھٹکار

آپ کی جانچ غلط سمت جارہی ہے عدالت عظمیٰ نے جانچ کی سمت پر سوال اٹھایا، پوچھ گچھ کیلئے بلانے پر روک

معاملے میں عدالت عظمیٰ نے ایس آئی ٹی سے کہا کہ وہ اپنی جانچ رپورٹ 4 ہفتوں میں پیش کرے

نئی دہلی۔(ایجنسی) ہندوستانی فوج نے پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے بعد پاکستان اور پاکستان مقبوضہ کشمیر میں موجود دہشت گردوں کے خلاف 'آپریشن سندور' چلایا تھا۔اس آپریشن سے متعلق اشوکا یونیورسٹی کے پروفیسر محمد عامر احمد عرف علی خان محمود آباد نے سوشل میڈیا پر متنازعہ تبصرہ کیا تھا۔اس تبصرہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے پروفیسر محمود کو گرفتار کیا گیا تھا اور بعد میں انھیں راحت دیتے ہوئے عبوری ضمانت پر جیل سے رہا کر دیا۔آج اس معاملے میں سپریم کورٹ میں اہم سماعت ہوئی۔سماعت کے دوران عدالت عظمیٰ نے ہریانہ ایس آئی ٹی کی جانچ پر سوال اٹھایا اور کہا کہ یہ جانچ غلط سمت میں جا رہی ہے۔جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیا باگچی کی بنچ نے ایک سینئر پولیس افسر کی قیادت والی ہریانہ ایس آئی ٹی سے کہا کہ وہ اپنی جانچ کو پروفیسر محمود آباد کے خلاف ان کی متنازعہ سوشل میڈیا پوسٹ سے متعلق درج 2 ایف آئی آر تک ہی محدود رکھے۔ساتھ ہی عدالت نے ایس آئی ٹی سے یہ سوال بھی کیا کہ پروفیسر کی سوشل میڈیا پوسٹ سے متعلق جانچ غلط سمت میں کیوں ہے؟ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے ایس آئی ٹی کو پھٹکار بھی لگائی اور کہا کہ آپ کو اس (طرح کی جانچ) کی ضرورت نہیں ہے، آپ کو ایک ڈکشنری کی ضرورت ہے۔ساتھ ہی عدالت نے ہدایت دی کہ ایس آئی ٹی یہ دیکھے کہ کیا کوئی جرم ہوا ہے۔اس معاملے میں عدالت عظمیٰ نے ایس آئی ٹی سے کہا کہ وہ اپنی جانچ رپورٹ 4 ہفتوں میں پیش کرے۔عدالت عظمیٰ نے ایس آئی ٹی کو اس بات کے لیے بھی پھٹکار لگائی کہ پروفیسر محمود آباد کے موبائل فون سمیت الیکٹرانک سامانوں کو ضبط کیوں کیا گیا، حالانکہ اس کی کوئی وجہ نہیں تھی۔عدالت نے یہ بھی کہا کہ چونکہ محمود آباد ایس آئی ٹی جانچ میں تعاون کر رہے تھے، اس لیے انھیں دوبارہ طلب کرنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں تھی۔محمود آباد کو دی گئی گرفتار سے عبوری تحفظ جاری رہے گی۔اتنا ہی نہیں، پروفیسر محمود آباد کی ضمانت سے متعلق شرطوں میں کچھ چھوٹ بھی دے دی گئی ہے۔انھیں عدالت میں زیر غور معاملے کو چھوڑ کر دیگر معاملوں پر سوشل میڈیا پوسٹ کرنے، مضمون لکھنے اور اپنی کوئی بھی رائے ظاہر کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔

راہل اور کھڑگے نے پی ایم مودی کو ارسال کیا خط، جموں وکشمیر کے ریاستی درجہ کی بحالی کا مطالبہ

نئی دہلی: جموں وکشمیر کو مکمل ریاستی درجہ بحال کرنے اور لداخ کو آئینی تحفظ دینے کی مانگ کو لے کر کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک اہم خط لکھا ہے۔راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے اپنے دستخط شدہ اس خط میں حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ 21 جولائی سے شروع ہونے والے پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس میں اس ضمن میں قانون سازی کرے۔خط میں کہا گیا ہے کہ جموں وکشمیر کے عوام پچھلے پانچ برسوں سے مسلسل مکمل ریاستی درجہ کی بحالی کا مطالبہ کر رہے ہیں اور یہ مانگ ان کے آئینی اور جمہوری حقوق پر مبنی ہے۔کانگریس قائدین نے لکھا، "یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ ماضی میں کچھ مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو ریاست کا درجہ دیا گیا ہے لیکن جموں وکشمیر کا معاملہ آزاد ہندوستان کی تاریخ میں منفرد ہے، کیونکہ یہ پہلا موقع ہے جب کسی مکمل ریاست کو تقسیم کے بعد مرکز کا زیر انتظام علاقہ بنایا گیا۔" انہوں نے وزیر اعظم کو ان کے اپنے بیانات یاد دلاتے ہوئے لکھا کہ 19 مئی 2024 کو بھونیشور میں آپ نے کہا، 'ریاست کا درجہ بحال کرنا ایک سنجیدہ وعدہ ہے جو ہم نے کیا ہے اور ہم اس پر قائم ہیں۔' اسی طرح 19 ستمبر 2024 کو سری نگر کی ایک ریلی میں آپ نے پھر کہا کہ ہم نے پارلیمنٹ میں کہا ہے کہ ہم علاقے کا ریاستی درجہ بحال کریں گے۔" راہل گاندھی اور کھڑگے نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ مرکز نے سپریم کورٹ میں دفعہ 370 کے مقدمے کی سماعت کے دوران بھی یقین دہانی کرائی تھی کہ جموں وکشمیر کو جلد از جلد ریاستی درجہ دیا جائے گا۔خط میں کہا گیا ہے، "ان وعدوں اور حالات کو دیکھتے ہوئے ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ جموں وکشمیر کو ریاستی درجہ دینے کے لیے مانسون اجلاس میں قانون لائے۔

مانسون اجلاس میں 8 سے زائد بل پیش کرے گی حکومت، اپوزیشن کی مرکز کو گھیرنے کی تیاریاں

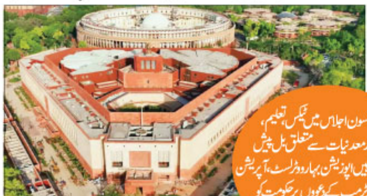

مرکز مانسون اجلاس میں ٹیکس، تعلیم، کھیل اور معدنیات سے متعلق بل پیش کرے گی، وہیں اپوزیشن بہار ووٹر لسٹ، آپریشن سندور اور ٹرمپ کے دعووں پر حکومت کو گھیرنے کے لیے تیار ہے

نئی دہلی۔پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دوران مرکز کی نریندر مودی حکومت ٹیکس، تعلیم، کھیل، معدنی پالیسی اور بندرگاہوں سے متعلق کئی اہم بل ایوان میں پیش کرنے جا رہی ہے۔حکومت کا مقصد ان بلوں کو منظور کرا کر قانون سازی کے عمل کو آگے بڑھانا ہے۔لوک سبھا سکریٹریٹ کے مطابق مانسون اجلاس میں جو اہم بل پیش کیے جانے والے ہیں ان میں منی پور اشیا وخدمات ٹیکس (ترمیمی) بل 2025، جن وشواس (ترمیمی) بل 2025، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ (ترمیمی) بل 2025، ٹیکسیشن قانون (ترمیمی) بل 2025، جیو ہیریٹیج سائٹس اور جیو ریلکس (تحفظ ورکھ رکھاؤ) بل 2025، معدنیات وکان (ترمیمی) بل 2025، اور نیشنل اینٹی ڈوپنگ (ترمیمی) بل 2025 شامل ہیں۔ان کے علاوہ، حکومت مرچنٹ شپنگ بل 2024، ہندوستانی بندرگاہ بل 2025، انکم ٹیکس بل 2025 اور گوا میں درج فہرست قبائل کی اسمبلی حلقوں میں نمائندگی سے متعلق بل 2024 کو بھی منظوری کے لیے پیش کرنے کی تیاری میں ہے۔یہ تمام بل ملک کی اقتصادی، تعلیمی اور اسپورٹس پالیسی میں اہم تبدیلیاں لا سکتے ہیں۔خاص طور پر جیو ہیریٹیج سائٹس سے متعلق بل کے ذریعے قدرتی ورثے کے تحفظ کو قانونی تحفظ ملنے کی امید ہے۔اسی طرح اینٹی ڈوپنگ قانون میں ترامیم سے کھیلوں میں شفافیت لانے کی کوشش کی جائے گی۔

اس مرتبہ پارلیمنٹ کے سبھی اراکین کو اجلاس سے متعلق نوٹس اور اطلاعات 'ممبرس پورٹل' کے ذریعے بھیجی گئی ہیں۔قانون سازی شاخ کے مطابق تمام شیڈول اور تفصیلات ڈیجیٹل طور پر فراہم کی جا رہی ہیں تاکہ اجلاس کی کارروائی میں سہولت ہو۔پہلے یہ اجلاس 12 اگست تک طے تھا لیکن اب اس میں 9 دن کی توسیع کر دی گئی ہے اور یہ 21 اگست تک جاری رہے گا۔اجلاس کے دوران 13 اور 14 اگست کو یوم آزادی کی تقریبات کے باعث کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔دوسری طرف اپوزیشن جماعتیں، خاص طور پر کانگریس، اس اجلاس میں مرکزی حکومت کو کئی ایشوز پر گھیرنے کی تیاری میں ہیں۔ان میں بہار میں ووٹر لسٹ میں مبینہ چھیڑ چھاڑ، آپریشن سندور اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے دعوے شامل ہیں۔سونیا گاندھی کی قیادت میں 15 جولائی کو کانگریس پارلیمانی اسٹریٹجک گروپ کی میٹنگ بھی اسی مقصد کے لیے بلائی گئی تھی۔ماہرین کا کہنا ہے کہ حکومت کے مجوزہ بل جہاں ترقیاتی ایجنڈے کو آگے بڑھانے کی کوشش ہیں، وہیں اپوزیشن ان پر سخت سوالات اٹھا سکتی ہے، جس کے باعث پارلیمنٹ کے اس اجلاس میں گرما گرم بحث کے آثار نمایاں ہیں۔

'ہندوستانی شہریوں کو ایران کے غیر ضروری سفر سے گریز کرنا چاہئے: ہندوستانی سفارتخانہ

نئی دہلی: ایران میں ہندوستانی سفارتخانہ نے ہندوستانی شہریوں کو خطے میں بگڑتی ہوئی سکیورٹی کی صورتحال کے پیش نظر ایران کے غیر ضروری سفر سے گریز کرنے کا مشورہ دیا ہے۔سفارتخانہ نے بدھ کے روز سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ "گزشتہ چند ہفتوں میں سکیورٹی کی پیش رفت کے سبب، ہندوستانی شہریوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ایران کا غیر ضروری سفر کرنے سے پہلے موجودہ صورتحال کو احتیاط سے ملحوظ رکھیں۔" سفارتخانہ نے کہا ہے کہ ہندوستانی شہری خطے کی تازہ پیش رفت پر نظر رکھیں اور ہندوستانی حکام کی طرف سے جاری کردہ ایڈوائزری پر عمل کریں۔ایران میں رہنے والے اور وطن واپسی کے خواہشمند ہندوستانی شہریوں کے لیے سفارتخانہ نے کہا ہے کہ ان کو ایسا کرنے کا اختیار دستیاب ہے۔سفارت خانہ نے کہا، "ہندوستانی شہری جو پہلے ہی ایران میں مقیم ہیں اور اپنے ملک واپس لوٹنا چاہتے ہیں، وہ اب دستیاب کمرشیل فلائٹ اور فیری سروسز (کشتی سروسز) سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔" ہندوستانی سفارت خانہ نے یہ ایڈوائزری اسرائیل کے ایران پر حملوں کے بعد جاری کی ہے۔ایران کے فوجی اور جوہری اڈوں کے ساتھ ساتھ کئی شہری علاقوں پر حملوں کی وجہ سے خطے میں کشیدگی بڑھ گئی ہے۔قابل ذکر ہے کہ حالیہ ہفتوں میں ایران اور اسرائیل کے درمیان ہونے والی جنگ اور امریکی حملہ کے بعد مشرق وسطی میں کشیدگی اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے۔

بی ایچ یو میں سی یو ای ٹی یو جی کاؤنسلنگ میں تاخیر پر طالب علم مشتعل

وارانسی (یواین آئی) بنارس ہندو یونیورسٹی (بی ایچ یو) میں سی یو ای ٹی (کامن یونیورسٹی انٹرنس ٹسٹ) یو جی کی کاؤنسلنگ عمل شروع نہ ہونے کی وجہ بدھ کو طلبہ نے احتجاج کیا۔طالب علم وپل نے کہا کہ کاؤنسلنگ کا عمل اب تک شروع ہو جانا چاہیے تھا۔دیگر یونیورسٹیوں میں داخلے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔بی ایچ یو انتظامیہ اس معاملے پر طلبہ کو کوئی واضح جواب نہیں دے رہی ہے جس کی وجہ سے کئی سوالات اٹھ رہے ہیں۔طلباء کا مطالبہ ہے کہ کاؤنسلنگ کا عمل جلد از جلد شروع کیا جائے۔طالب علم آنند نے کہا کہ ایسی صورتحال میں ہم سب کی پڑھائی متاثر ہوتی ہے۔چیف پراکٹر شیو پرکاش نے بتایا کہ کچھ طلبہ مرکزی دفتر پہنچ گئے تھے۔طلباء نے کاؤنسلنگ کے عمل میں تاخیر کے تعلق سے ایک میمورنڈم پیش کیا ہے۔طلباء کے مطالبات کو مدنظر رکھتے ہوئے داخلوں کا عمل جلد شروع کیا جائے گا۔

نیٹو نے ہندوستان پر 100 فیصد ٹیرف لگانے کی دی دھمکی

ہندوستانی وزیر اعظم ہوں یا چینی صدر، روس سے کہو جنگ بند کرے، ورنہ نتائج بھگتنا پڑیں گے

واشنگٹن (ایجنسی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بعد اب نیٹو چیف نے بھی روس کے ساتھ کاروبار نہ کرنے کی وارننگ دے دی ہے۔انہوں نے امریکہ، چین اور برازیل جیسے ممالک کو خبردار کیا ہے۔نیٹو کے سربراہ مارک روٹے نے کہا کہ اگر ان ممالک نے روس کے ساتھ کاروبار جاری رکھا تو ان پر 100 فیصد سیکنڈری ٹیرف عائد کیا جاسکتا ہے۔اب نیٹو چیف کی طرف سے بھی ایسا ہی بیان سامنے آیا ہے۔بدھ (15 جولائی) کو امریکی سینیٹرز کے ساتھ ملاقات میں انہوں نے کہا، اگر آپ چین کے صدر، ہندوستان کے وزیر اعظم یا برازیل کے صدر ہیں، اور آپ اب بھی روس کے ساتھ تجارت کر رہے ہیں، ان کا تیل اور گیس خرید رہے ہیں، تو جان لیں کہ اگر ماسکو میں بیٹھا شخص امن مذاکرات کو سنجیدگی سے نہیں لیتا تو میں 100 فیصد سیکنڈری ٹیرف لگا دوں گا۔نیٹو سے پہلے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ بھی ایسی ہی دھمکی دے چکے ہیں۔انہوں نے یہ دھمکی بھی دی کہ اگر روس 50 دنوں کے اندر امن معاہدے پر راضی نہیں ہوا تو اس سے تیل خریدنے والے ممالک پر 100 فیصد سیکنڈری ٹیرف عائد کر دیا جائے گا۔

بنگالیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے خلاف ممتا کا پیدل مارچ

بنگالی بولنے والے تارکین وطن کارکنوں کو نشانہ بنائے جانے پر بی جے پی کو آڑے ہاتھوں لیا

کولکاتہ۔مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے بدھ کے روز کولکاتا میں ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے رکن پارلیمان ابھیشیک بنرجی اور پارٹی کے دیگر کئی رہنماؤں کے ساتھ ایک بڑے احتجاجی مارچ کی قیادت کی۔بی جے پی اور مرکزی حکومت پر قومی سلامتی کی آڑ میں بنگالی بولنے والے تارکین وطن کارکنوں کو منظم طریقے سے نشانہ بنانے اور ہندوستانی شہریوں کے آئینی حقوق کو خطرے میں ڈالنے کا الزام لگایا۔ایک عوامی جلسے میں محترمہ بنرجی نے بی جے پی کے زیر قیادت مرکزی حکومت کی مبینہ امتیازی پالیسیوں پر سوال اٹھائے۔بنگالی بولنے والے افراد کو غیر قانونی تارکین وطن ہونے کے شبہ میں حراست میں لینے کو پریشان کن رجحان قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "آپ بنگالیوں سے اتنے ناراض کیوں ہیں؟" انہوں نے کہا کہ "کیا بنگال ہندوستان کا حصہ نہیں؟ پھر آپ بنگالی بولنے والے تارکین وطن کارکنوں کو حراستی کیمپوں میں کیوں بھیج رہے ہیں؟ بنگال کے 22 لاکھ سے زیادہ تارکین وطن کارکن اس وقت پورے ہندوستان میں کام کر رہے ہیں۔وہ سخت محنت کرتے ہیں۔آپ ان سے سخت محنت کرواتے ہیں اور پھر جب وہ بنگالی زبان میں بات کرتے ہیں تو انہیں گرفتار کر لیتے ہیں اور بنگلہ دیشی یا روہنگیا قرار دیتے ہیں۔یہ ایمرجنسی سے بھی زیادہ خطرناک صورتحال ہے۔" بنگالی ووٹروں کے حق رائے دہی سے محروم ہونے کے مبینہ واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے محترمہ بنرجی نے دعویٰ کیا کہ دہلی، مہاراشٹر اور بہار جیسی ریاستوں میں سیاسی چال کے طور پر ووٹروں کے ناموں کو حذف کیا جارہا ہے۔

غزہ میں اسرائیلی درندگی، 21 افراد سمیت 43 فلسطینی شہید

فلسطین میں اسرائیلی فوجوں کے چھاپے، تشدد، غیر قانونی گرفتاریاں اور اغوا

غزہ، 16 جولائی (یو این آئی) غزہ میں اسرائیلی درندگی کے نتیجے میں امداد کے متلاشی 21 افراد سمیت مزید 43 فلسطینی شہید ہوگئے۔ الجزیرہ نے طبی ذرائع کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ غزہ میں فجر کے بعد سے اب تک کم از کم 43 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جن میں 21 افراد وہ بھی شامل ہیں جو امداد کے حصول کے لیے قطار میں کھڑے تھے۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق، خان یونس کے جنوبی علاقے میں قائم غزہ ہیومنیٹیرین فاؤنڈیشن (جی ایچ ایف) کے امدادی مرکز پر خوراک لینے کے لیے جمع ہونے والے فلسطینیوں پر آنسو گیس کی شیلنگ کے باعث بھگدڑ مچنے اور دم گھٹنے سے 15 افراد جاں بحق ہوئے۔ اس سے قبل، اسرائیلی فوج نے المواسی کے علاقے میں بے گھر افراد کے کیمپ کو نشانہ بنایا، جس میں 9 فلسطینی شہید ہو گئے۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق جی ایچ ایف نے جنوبی خان یونس میں امدادی مرکز پر پیش آنے والے واقعے کا ذمہ دار حماس سے وابستہ افراد کو قرار دے دیا۔ جی ایچ ایف کے جاری کردہ بیان کے مطابق ہجوم میں افراتفری اور خطرناک بھگدڑ کے دوران کم از کم 19 افراد کچلے گئے جبکہ ایک شخص کو چاقو کے وار سے قتل کیا گیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہمارے پاس مستند شواہد موجود ہیں کہ ہجوم میں موجود حماس سے منسلک کچھ مسلح افراد نے دانستہ طور پر اس بدامنی کو ہوا دی۔ جی ایچ ایف کے اہلکاروں کا کہنا تھا کہ انہوں نے ہجوم میں کئی آتشیں اسلحہ دیکھے، اور مزید بتایا کہ ایک امریکی کارکن کو بھی ایک فرد نے اسلحہ دکھا کر دھمکایا۔ واضح رہے کہ جی ایچ ایف کو اس کے قیام (مئی) سے اب تک شدید تنقید کا سامنا ہے، کیونکہ اس کے امدادی مراکز یا ان کے آس پاس 800 سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ قطر کے وزیر اعظم شیخ محمد بن عبدالرحمٰن الثانی سے ملاقات کریں گے، ملاقات میں غزہ میں جنگ بندی سے متعلق مجوزہ معاہدے پر بات چیت کی جائے گی۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق ایکسیس کے صحافی باراک راوِد نے ایکس پر اطلاع دی ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ قطر کے وزیر اعظم شیخ محمد بن عبدالرحمٰن الثانی سے ملاقات کریں گے، جس میں غزہ میں جنگ بندی سے متعلق مجوزہ معاہدے پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ رپورٹ کے مطابق، دونوں رہنما امریکا اور ایران کے درمیان نئے جوہری معاہدے کے لیے مذاکرات کی بحالی کی کوششوں پر بھی تبادلہ خیال کریں گے۔ دوسری جانب قطری وزارت خارجہ کے ترجمان نے الجزیرہ کو بتایا ہے کہ جنگ بندی کے مذاکرات اس وقت جاری ہیں، انہوں نے اسرائیل اور حماس کے وفود دونوں کی دوحہ میں موجودگی کا ذکر کیا تاہم مزید تفصیلات یا کسی ممکنہ معاہدے کے قریب ہونے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

حقوق انسانی تنظیموں کے مطابق اسرائیلی فوجوں نے مقبوضہ مغربی کنارے میں رات بھر چھاپوں کے دوران بچوں اور سابق قیدیوں سمیت کم از کم 35 فلسطینیوں کو اغوا کر لیا ہے۔ فلسطینی قیدیوں کی انجمن اور فلسطینی موجودہ و سابقہ قیدیوں کے امور کے کمیشن کی جانب سے منگل کو جاری کیے گئے ایک مشترکہ بیان کے مطابق اغوا کاروائیاں نابلس، سلفیت، قلقیلیہ، جنین، طلکریم، حبرون اور بیت لحم کے شہروں میں کی گئی ہیں۔ فلسطینی ذرائع کے مطابق اسرائیلی فوجیں اکتوبر 2023 سے اب تک مقبوضہ مغربی کنارے سے 18 ہزار سے زائد فلسطینیوں کو اغوا کر چکی ہیں۔ اس تعداد میں، اسی عرصے کے دوران، غزہ سے گرفتار کیے گئے ہزاروں افراد شامل نہیں ہیں۔ حقوق انسانی تنظیموں کا کہنا ہے کہ اس وقت اسرائیلی جیلوں میں تقریباً 10 ہزار 800 فلسطینی قید ہیں۔ ان میں 50 عورتیں، 450 بچے اور 3629 ایسے افراد شامل ہیں جنہیں اسرائیل کی انتظامی حراست پالیسی کے تحت بغیر کسی الزام یا مقدمے کے حراست میں لیا گیا ہے۔ منگل کے روز اسرائیلی فوجیوں نے حبرون کے الفحص صنعتی علاقے میں ایک فیکٹری پر چھاپے کے دوران 12 فلسطینیوں کو زخمی اور 2 کو اغوا کر لیا تھا۔ فلسطین ہلال احمر سوسائٹی کی اطلاع کے مطابق طبی ٹیموں نے اسرائیلی فوجیوں کے ہاتھوں تشدد کا نشانہ بننے والے زخمی کارکنوں کا علاج کیا اور انہیں اسپتال پہنچا دیا ہے۔ عینی شاہدین نے گواہی دی کہ فوجیوں نے چھاپے کے دوران مزدوروں پر حملہ کیا اور دو افراد کو اغوا کرنے کے بعد علاقے سے نکل گئے۔ فلسطین وزارت صحت کے مطابق اکتوبر 2023 میں غزہ میں اسرائیلی نسل کشی شروع ہونے کے بعد سے اب تک مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی افواج اور غیر قانونی آباد کاروں کے ہاتھوں کم از کم 998 فلسطینی شہید اور 7 ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔

ایرانی قوم نے دشمنوں کی تمام گھناؤنی سازشوں پر پانی پھیر دیا

رہبر انقلاب اسلامی کا عدلیہ کے حکام سے خطاب

تہران (ایجنسی): ایران کی اعلیٰ عدلیہ کے سربراہ اور دیگر سینیئر حکام نے آج صبح رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای سے ملاقات کی۔ اس موقع پر آپ نے ایران کے خلاف حالیہ مسلط کردہ جنگ میں ایرانی عوام کے عظیم کردار کی قدردانی کرتے ہوئے فرمایا کہ ایرانی قوم نے اپنے کردار سے دشمنوں کے سارے اندازوں کو غلط ثابت کیا اور دشمنوں کی تمام گھناؤنی سازشوں پر پانی پھیر دیا۔ رہبر انقلاب اسلامی نے فرمایا کہ صیہونی و امریکی جارحیت کے مقابلے میں ایران میں حکام اور عوام ایک محاذ پر نظر آئے اور قومی اتحاد نے اسرائیل و امریکہ کو شکست سے دوچار کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ بارہ روزہ جنگ میں ایران میں قومی عزم ارادے اور اتحاد نے دشمنوں کے عزائم کو پسپا کیا اور دنیا نے مشاہدہ کیا کہ ایران نے صیہونی حکومت و امریکہ کی طاقت کا بھرم توڑ کر رکھ دیا۔ آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے فرمایا کہ ایران نے امریکہ و اسرائیل کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دے کر اس حقیقت کو ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ ایرانی قوم کسی بھی جارح طاقت سے نہیں ڈرتی اور وہ ہر جارحیت کا دنداں شکن جواب دینے کی توانائی رکھتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایرانی قوم اپنے ملک کے دفاع میں ہر جنگی و سفارتی محاذ پر مستحکم و طاقتور نظر آئی اور ایران کے بارے میں دشمنوں کے سارے اندازے غلط ثابت ہوئے۔ رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے اسرائیل کو سرطانی غدہ اور امریکہ کی جانب سے اس کی حمایت کو جنگی جرم قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ایرانی قوم نے نہ تو ظلم و جارحیت کو برداشت کیا ہے نہ ہی آئندہ کبھی ظلم و جارحیت کو برداشت کرے گی۔ آپ نے فرمایا کہ اسرائیل نے امریکی حمایت سے ایران کو جارحیت کا نشانہ بنایا جبکہ ایران نے اپنے بل بوتے پر اس جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا۔ رہبر انقلاب اسلامی نے فرمایا کہ خبریں سینسر نہ ہوں اور حقیقت سامنے آئے تو پتہ چلے گا کہ ایران نے امریکی حملے کا کتنی توانائی سے جواب دیا ہے جبکہ اس سے بھی زیادہ توانائی ایران جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

استنبول دفاعی صنعتی میلہ 22 جولائی سے شروع ہوگا

انقرہ، 16 جولائی (یو این آئی) دنیا کے سب سے بڑے دفاعی مقابلوں میں سے ایک بین الاقوامی دفاعی صنعتی میلہ اگلے ہفتے استنبول میں شروع ہوگا۔ یہ تقریب، جو 22 جولائی کو شروع ہوگی اور چھ دن تک جاری رہے گی، جمہوریہ ترکیہ کی صدارت کے زیر اہتمام، وزارت قومی دفاع، دفاعی صنعتوں کی صدارت اور ترک مسلح افواج فاؤنڈیشن کے تعاون سے منعقد ہوگی۔ میلے کا 17 واں ایڈیشن بیک وقت استنبول ایکسپو سینٹر، اتاترک ہوائی اڈے، واؤ ہوٹل اور عطا کوئے مرینا میں منعقد ہوگا۔ نمائش میں بکتر بند لڑاکا گاڑیاں، ٹیکٹیکل بکتر بند گاڑیاں، بغیر پائلٹ والی زمینی، فضائی اور سمندری گاڑیاں، اسلحہ نظام، راکٹ، طویل فاصلے تک مار کرنے والے اینٹی ٹینک میزائل سسٹم، انفنٹری ہتھیار، ملٹری سمولیٹرز، الیکٹرانک وار فیئر سلوشنز، پاور پیک اور دھماکہ خیز ہتھیاروں کو ٹھکانے لگانے کے آلات کی نمائش کی جائے گی۔ اگرچہ یہ میلہ بھرپور شرکت کے ساتھ منعقد ہونے کی توقع ہے، لیکن امکان ہے کہ اس میں بہت سی دستخطی تقریبات کی میزبانی بھی کی جائے گی۔ میلے کا پچھلا ایڈیشن جولائی 2023 میں استنبول میں منعقد ہوا تھا۔

پاکستان ائیر لائنز پابندی کے خاتمے کے بعد برطانیہ کے لیے اپنی خدمات دوبارہ شروع کرے گی

اسلام آباد (ایجنسی) پاکستان کی قومی ایئرلائن بدھ کے روز برطانیہ کے لیے پروازیں دوبارہ شروع کرنے کے قریب پہنچ گئی ہے جب لندن کی جانب سے فضائی حفاظت کے خدشات پر پی آئی اے پر عائد پابندی ہٹا دی گئی ہے۔ برطانوی ہائی کمیشن نے یہاں ایک بیان میں کہا، "فضائی حفاظت میں بہتری کے بعد، یو کے ایئر سیفٹی کمیٹی نے پاکستانی ایئر لائنز کی برطانیہ کے لیے پروازوں پر عائد پابندی ہٹا دی ہے۔" انفرادی ایئر لائنز کو اب بھی یو کے سول ایوی ایشن اتھارٹی کے ذریعے برطانیہ جانے کے لیے اجازت نامے کے لیے درخواست دینا ہوگی۔ 2020 میں ہونے والے فضائی حادثے اور اس کے نتیجے میں پاکستانی پائلٹس کے لائسنس سکینڈل کے بعد پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (پی آئی اے) کو یورپی یونین کے ممالک اور برطانیہ کے لیے کام کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ اگرچہ یورپی یونین نے گزشتہ سال پابندی ختم کر دی تھی اور اس سال جنوری میں باقاعدہ کارروائیاں شروع ہو گئی تھیں، تاہم برطانوی حکام اب بھی حفاظتی خدشات کے باعث پاکستانی ایئر لائنز کو کام کرنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ برطانوی حکام کے تازہ ترین اعلان کا مطلب ہے کہ اب تمام پاکستانی ایئر لائنز برطانیہ کے لیے پروازیں چلانے کے لیے درخواست دے سکتی ہیں۔ پاکستان میں برطانوی ہائی کمشنر جین میریٹ نے کہا کہ وہ بین الاقوامی حفاظتی معیارات پر پورا اترنے کے لیے برطانیہ اور پاکستانی ایوی ایشن ماہرین کے تعاون کے لیے شکر گزار ہیں۔ برطانوی ہائی کمیشن کے مطابق، ریاستوں اور ایئر لائنز کو یو کے ایئر سیفٹی لسٹ سے نکالنے کا فیصلہ یو کے ایئر سیفٹی کمیٹی کے زیر نگرانی آزاد ایوی ایشن سیفٹی کے عمل کے ذریعے لیا گیا ہے۔ کمیٹی نے محسوس کیا ہے کہ 2021 میں اس کے اصل فیصلے کے بعد سے ضروری حفاظتی بہتری لائی گئی ہے۔ لہٰذا، اس آزاد اور ٹیکنالوجی پر مبنی عمل کی بنیاد پر، اس نے پاکستان اور اس کے ہوائی جہازوں کو ڈی لسٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میریٹ نے کہا، "اگرچہ پروازوں کو دوبارہ شروع ہونے میں وقت لگے گا، ایک بار جب صورتحال ٹھیک ہو جائے گی، میں خاندان اور دوستوں سے ملنے کے لیے پاکستانی ایئر لائنز کا استعمال کرنے کا منتظر ہوں۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ برطانیہ میں مقیم پاکستانی نژاد 1.6 ملین سے زیادہ افراد اور پاکستان میں رہنے والے ہزاروں برطانوی شہریوں کے ساتھ، یہ اعلان خاندانوں کے دوبارہ اتحاد میں سہولت فراہم کرنے کا ایک موقع فراہم کرتا ہے۔ برطانیہ پاکستان کا تیسرا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے، جس کے دو طرفہ تعلقات 4.7 بلین ہیں۔ اس میں مزید کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان سفر میں کسی بھی آسانی سے اس اہم تجارتی تعلقات کو مضبوط بنانے میں مدد ملے گی۔ یہ پیشرفت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب پاکستان اس سال پی آئی اے کو فروخت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایئر لائن میں زیادہ تر حصص فروخت کرنے کی اس کی کوششیں ناکام ہو گئیں کیونکہ خریداروں کی جانب سے کوئی سنجیدہ پیشکش نہیں کی گئی۔ حکومت پہلے ہی ایئر لائن کی نجکاری کے لیے کم از کم چار جماعتوں کو شارٹ لسٹ کر چکی ہے۔

اگست تک ایران جوہری معاہدہ نہیں کرتا ہے تو دوبارہ پابندیاں عائد کر دی جائیں گی

امریکہ اور یوروپی ممالک کا انتباہ ◻ افریقی اور کیریبین ممالک 10 فیصد سے زائد ٹیکس ادا کریں گے: ٹرمپ

اقوام متحدہ (ایجنسی) برطانیہ، فرانس اور جرمنی نے جوہری معاہدے پر کوئی ٹھوس پیش رفت نہ ہونے کی صورت میں اگست کے آخر تک ایران پر اقوام متحدہ کی سخت پابندیاں بحال کرنے پر اتفاق کیا ہے، یہ بات دو یورپی سفارت کاروں نے منگل کو کہی۔ اقوام متحدہ میں تینوں ممالک کے سفیروں نے منگل کو جرمنی کے اقوام متحدہ کے مشن میں ملاقات کی تا کہ ایران کے ممکنہ معاہدے اور پابندیوں کے دوبارہ نفاذ پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ دو امریکی حکام کے مطابق، یہ معاملہ پیر کو امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو اور تینوں ممالک کے وزرائے خارجہ کے درمیان ہونے والی ایک فون کال میں بھی سامنے آیا۔ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے کال کے بعد کہا کہ ان چاروں نے اس بات کو یقینی بنانے کے بارے میں بات کی تھی کہ ایران جوہری ہتھیار تیار نہ کرے اور نہ اسے حاصل کرے۔ برطانیہ، فرانس اور جرمنی 2015 میں ایران کے ساتھ اس کے جوہری پروگرام پابندی لگانے والے معاہدے کا حصہ ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اپنی پہلی مدت کے دوران اس معاہدے سے متفق نہیں تھے، کیونکہ ان کی نظر میں پابندیاں سخت نہیں تھیں۔ اس معاہدے کے تحت جس نے ایران پر پابندیوں اور اس کے جوہری پروگرام کی نگرانی کے بدلے اقتصادی تعزیرات اٹھائے تھے۔

اگر تہران اس کی ضروریات کو پورا نہیں کرتا ہے تو ایک نام نہاد اسنیپ بیک شق مغربی فریقوں میں سے کسی ایک کو اقوام متحدہ کی پابندیاں دوبارہ عائد کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ فرانس کے وزیر خارجہ جین نول بارروٹ نے منگل کو برسلز میں صحافیوں کو بتایا کہ تینوں یورپی ممالک دوبارہ پابندیاں عائد کرنے کا جواز پیش کریں گے۔ رائٹرز کے مطابق، بیروٹ نے کہا، ایران کی جانب سے پختہ، ٹھوس اور قابل تصدیق عزم کے بغیر، ہم اگست کے آخر تک ایسا کر لیں گے۔ حالانکہ سفارت کاروں نے ایران کو تجویز کردہ معاہدے کی تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے حالیہ دنوں میں کہا تھا کہ اگر اسرائیل اور امریکہ کی جانب سے اپنی جوہری تحصیبات پر حملوں کے بعد مزید حملے نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی تو تہران امریکہ کے ساتھ جوہری مذاکرات کی بحالی کو قبول کرے گا۔ انھوں نے کہا کہ اس بات کی پختہ ضمانت ہونی چاہیے کہ ایسی کارروائیاں نہیں دہرائی جائیں گی، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ایران کی جوہری تنصیبات پر حملے نے کسی حل کو مشکل اور پیچیدہ بنا دیا ہے۔ جون میں اسرائیلی حملے شروع ہونے سے پہلے امریکہ اور ایران نے ایرانی جوہری پروگرام پر مذاکرات کے کئی دور کیے تھے۔ ٹرمپ اور ان کے مشرق وسطیٰ کے ایلچی، اسٹیو وٹ کوف نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ مذاکرات جلد ہوں گے، لیکن ابھی تک کچھ طے نہیں ہوا ہے۔ عراقچی نے دو جولائی کو سی بی ایس کے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ، سفارت کاری کے دروازے کبھی بند نہیں ہوں گے۔ ایران کے اقوام متحدہ کے مشن نے منگل کو کوئی معاہدہ نہ ہونے کی صورت میں نئی پابندیوں کی دھمکی پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ ایرانی صدر مسعود پیزشکیان نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ امریکی فضائی حملوں نے ان کے ملک کی جوہری تنصیبات کو اس قدر بری طرح نقصان پہنچایا ہے کہ ایرانی حکام تباہی کا جائزہ لینے کے لیے ابھی تک ان تک رسائی حاصل نہیں کر سکے۔ ایران نے آئی اے ای اے کے ساتھ تعاون کو بھی معطل کر دیا ہے۔

صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ افریقہ اور کیریبین کے چھوٹے ممالک سمیت کچھ ممالک پر 10 فیصد سے زائد درآمدی ڈیوٹی عائد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اعلان کیا ہے کہ اس ملک سے امریکہ میں داخل ہونے والی مصنوعات پر انڈونیشیا کے ساتھ ان کے معاہدے کے تحت 19 فیصد ٹیکس لگے گا۔ ٹرمپ نے منگل کے روز نامہ نگاروں کو بتایا کہ ہم ممکنہ طور پر ان سب کے لئے ایک ہی ٹیرف مقرر کرنے جا رہے ہیں،" انہوں نے کم از کم 100 ممالک کی مصنوعات پر "صرف 10 فیصد سے زیادہ" شرح کی تجویز پیش کی۔ توقع ہے کہ محصولات یکم اگست سے نافذ العمل ہوں گے۔ وزیر تجارت ہاورڈ لوٹنک نے کہا کہ یہ ممالک زیادہ تر افریقہ اور کیریبین میں واقع ہیں، جن کا امریکی تجارتی حجم میں نسبتاً کم حصہ ہے، اور توقع ہے کہ اس سے تجارتی عدم توازن کو کم کرنے کے ٹرمپ کے وسیع تر مقصد پر کوئی خاص اثر پڑنے کی توقع نہیں ہے۔ انڈونیشیا کے بارے میں ٹرمپ نے کہا کہ یہ معاہدہ ابتدائی طور پر بیان کردہ 32 فیصد سے بہت کم ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹویٹر پر اپنے پیغام میں کہا کہ معاہدے کے تحت انڈونیشیا نے 15 ارب ڈالر مالیت کی امریکی توانائی مصنوعات، 4.5 ارب ڈالر مالیت کی امریکی زرعی مصنوعات اور 50 بوئنگ طیارے خریدنے کا وعدہ کیا ہے۔ ٹرمپ نے تقریباً دو درجن ممالک اور یورپی یونین کو محصولات کی شرح کے بارے میں خطوط بھیجے ہیں جو اگلے ماہ سے نافذ العمل ہوں گے۔ محصولات کی تازہ ترین لہر ٹرمپ کی جانب سے اپریل میں تاریخی بلند درآمدی محصولات کے اعلان کے بعد سامنے آئی ہے جس نے بازاروں میں اتار چڑھاؤ پیدا کیا ہے۔ صدر نے یہ بھی کہا کہ ادویات کی درآمدات ماہ کے آخر تک نئے ٹیرف سے مشروط ہو سکتی ہیں اور وہ ممکنہ طور پر اس معاملے پر ایک خصوصی اعلان کریں گے۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ کمپیوٹر چپس پر ٹیکسوں کے حوالے سے بھی اسی طرز کی پیروی کی جائے گی، جس کا آغاز شروع میں کم شرح سے ہوگا جبکہ مقامی پیداوار کی اجازت دی جائے گی پھر وقت کے ساتھ ساتھ ٹیکسوں میں اضافہ کیا جائے گا۔

ہاؤس آف لارڈز لندن میں "امن بذریعہ ادب کا عالمی پیغام" عنوان سے تقریب

جنوبی ایشیا کے معروف ادیب، شاعر اور فنکار شریک

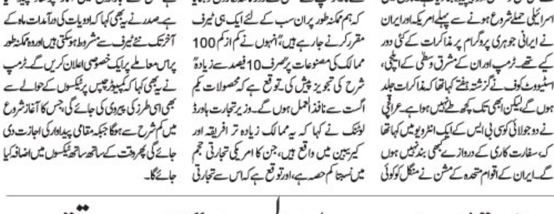

لندن (سی این آئی) برطانوی پارلیمنٹ (ہاؤس آف لارڈز) کے کمیٹی روم میں تحسیب کے زیر اہتمام اور زینتھ بزنس حل کے تعاون سے "امن بذریعہ ادب کا عالمی پیغام" کے عنوان سے ایک شاندار ادبی و ثقافتی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، یورپ اور برطانیہ وغیرہ سے تعلق رکھنے والے نامور رائٹرز، صحافیوں، دانشوروں، ناول نگاروں، ادیبوں، شعرا اور فنون لطیفہ سے وابستہ اہم شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب میں علم و ادب، صحافت اور فلم سے وابستہ کئی ممتاز شخصیات بطور مہمانان اور پینلسٹ شریک ہوئیں جنہوں نے ادب و فن کے ذریعے عالمی سطح پر امن کے فروغ کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ تقریب کا مرکزی سیشن ادب کی چرخہ سازی آرٹ اور میڈیا کے ذریعے تحسیب کا پیغام" کے عنوان سے منعقد ہوا، جس میں معروف بھارتی شاعر و دانشور جاوید اختر، منصور علی، نائیکا مہتانی، پاکستانی اداکار و سماجی کارکن احسن خان، نک کہان، اور مارٹن ڈنگرٹن شامل تھے۔ پینل میں گفتگو کرتے ہوئے مقررین نے ادب، فن اور میڈیا کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ عناصر نہ صرف معاشرتی ہم آہنگی کے ضامن ہیں بلکہ عالمی امن کے فروغ میں بھی کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ مقررین نے زور دیا کہ ادب اور فنون لطیفہ نفرت اور تقسیم کے ماحول میں پل کا کردار ادا کرتے ہیں۔ جاوید اختر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا کہ ادب در دِسری کی گولی نہیں بلکہ وٹامن ہے، جس کا اثر وقت کے ساتھ آتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ لکھنے اور بولنے والے لوگوں کی کوئی سرحد نہیں ہوتی، اور آج کی اس کانفرنس نے جنوبی ایشیائی ثقافت کو زندہ رکھنے کی ایک خوبصورت کوشش کی ہے۔ پاکستانی اداکار احسن خان نے ہاؤس آف لارڈز میں اپنے خطاب کے دوران اوورسیز پاکستانیوں کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ "اردو ادب اور لٹریچر کو برطانیہ میں زندہ رکھنے اور فروغ دینے میں تارکین وطن پاکستانیوں کا اہم کردار ہے، جس پر میں برطانوی ممبران پارلیمنٹ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اس دوران تقریب کے ارگنائزر نے کہا کہ ادب نہ صرف دلوں کو ملاتا ہے بلکہ پوری دنیا میں امن کے راستے کھولتا ہے۔ اس کی طاقت یہ ہے کہ وہ مختلف ثقافتوں اور قوموں کو آپس میں قریب لاتا ہے، نفرت کو محبت میں تبدیل کرتا ہے، اور دلوں میں ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔ ہمیں ایسی تحریک کی ضرورت ہے جو ادب کے ذریعے عالمی امن کو تقویت دے۔ شرکاء نے اس باوقار تقریب کے کامیاب انعقاد پر منتظمین طارق فیضی، نادیہ اعظم اور ان کی ٹیم کا خصوصی شکریہ ادا کیا، جنہوں نے مختلف کمیونٹیز سے تعلق رکھنے والے افراد کو ایک چھت تلے یکجا کر کے ہم آہنگی اور بین الثقافتی مکالمے کو فروغ دیا۔ تقریب میں برمنگھم سے تعلق رکھنے والے معروف صحافی سید عابد کاظمی، عامر مہدی، اورنگزیب اعوان، سید عباس علی کویت، معین احمد، لاشاری، عرفان اظہار دبئی، صادق التوہ کویت، مصطفی عزیز دبئی، عاطف توقیر اور دیگر شخصیات نے بھی بطور خاص شرکت کی، جن کی موجودگی نے تقریب کی اہمیت میں مزید اضافہ کر دیا۔ یہ تقریب ادب، فن اور ثقافت کے ذریعے دنیا میں امن، محبت اور رواداری کا پیغام پھیلانے کی ایک

شنگھائی تعاون تنظیم کے وزرائے خارجہ کی کونسل کے اجلاس میں ایرانی وزیر خارجہ کا خطاب

تہران (ایجنسی) ایرانی وزیر خارجہ نے شنگھائی تعاون تنظیم کے وزرائے خارجہ کی کونسل کے اجلاس میں ایران کی ترجیحات اور تجاویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ دنیا جس پیچیدہ صورت حال کا سامنا کر رہی ہے اس کے پیش نظر شنگھائی تنظیم کو زیادہ فعال، خود مختار اور منظم موقف اختیار کرنا چاہیے اور نہ صرف رکن ممالک کے مفادات کا تحفظ کرنا چاہیے بلکہ خطے میں توازن اور ذمہ دارانہ نظام کا ایک نمونہ بھی ہونا چاہیے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایران کی پر امن جوہری تنصیبات کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کے حملے جوہری عدم پھیلاؤ کے معاہدے (NPT)، بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی کی متعدد قراردادوں، اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 487 کی صریح خلاف ورزی تھے۔ عراقچی نے کہا کہ آج ہمیں ایک پیچیدہ رجحان کا سامنا ہے: ریاستی دہشت گردی، انتہا پسندی، میڈیا وار فیئر، اقتصادی پابندیاں اور سائبر خطرات۔ یہ سب قومی آزادی کو نقصان پہنچانے، خود مختار قوموں کی مرضی کو پامال کرنے، اور ملکوں کے وسائل اور تقدیر پر غلبہ پانے کے منصوبہ بند سازشیں ہیں۔ ایسی حقیقتوں کا سامنا کرتے ہوئے، SCO کو ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے زیادہ فعال، خود مختار اور منظم موقف اپنانا چاہیے۔

اسرائیل سیف کے قتل کی تحقیقات کرے: امریکہ

تل ابیب، 16 جولائی (یو این آئی) امریکہ نے اسرائیل سے امریکی شہری کے قتل کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ اسرائیل میں امریکی سفیر نے اسرائیلی حکام سے اپیل کی ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے میں غیر قانونی صیہونی آبادکاروں کی طرف سے قتل کیے گئے 20 سالہ فلسطینی نژاد امریکی شہری سیف مسلط ※ کے قتل کی تحقیقات شروع کی جائیں۔ امریکی سفیر مائیک ہکابی ※ نے منگل کے روز سوشل میڈیا ایکس ※ سے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ "میں نے اسرائیل سے اپیل کی ہے کہ وہ ایک امریکی شہری سیف مسلط کے جارحانہ قتل کی تحقیقات کرے۔ سیف اپنے اہل خانہ سے ملنے کے لئے سنجل آیا ہوا تھا جہاں اسے پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا گیا ہے۔ اس جرم اور دہشت گردانہ کاروائی کا حساب پوچھا جانا چاہیے۔ سیف کی عمر صرف 20 سال تھی"۔ واضح رہے کہ سیف مسلط فلوریڈا کے رہائشی امریکی شہری تھے۔ گذشتہ ہفتے بروز جمعہ اپنے کنبے سے ملاقات کے لئے سنجل قصبے میں موجودگی کے دوران ان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔ متاثرہ کنبے کا کہنا ہے کہ صیہونی آبادکاروں نے سیف کو گھیر لیا، اسے زدو کوب کیا اور ایمرجنسی طبی عملے کو تین گھنٹے تک اس تک پہنچنے سے روکے رکھا۔ ہسپتال لے جانے سے پہلے ہی سیف مسلط کی موت واقع ہو گئی۔ متعدد امریکی قانون سازوں نے تعزیتی پیغامات جاری کیے اور وزارتِ خارجہ سے اس واقعے کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ قتل ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جب مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی فوجوں اور غیر قانونی صیہونی آبادکاروں کی جانب سے تشدد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ریحام خان کا 'پاکستان ریپبلک پارٹی' کے قیام کا اعلان

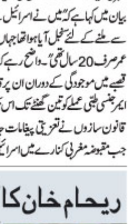

کراچی، 16 جولائی (یو این آئی) ٹی وی میزبان، صحافی اور پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے چیئرمین عمران خان کی سابق اہلیہ ریحام خان نے باضابطہ طور پر سیاست کا آغاز کرتے ہوئے 'پاکستان ریپبلک پارٹی' (پی آر پی) کے قیام کا اعلان کر دیا۔ ڈان نیوز کے مطابق ریحام خان نے 15 جولائی کو کراچی پریس کلب میں پریس کانفرنس کے دوران اپنی سیاسی جماعت کے نام کا اعلان کیا۔ طویل پریس کانفرنس کے دوران ریحام خان نے صرف اپنی سیاسی جماعت کے نام کا اعلان کیا، انہوں نے فوری طور پر اس کے عہدیداروں اور اس کے منشور سے متعلق کوئی وضاحت نہ کی۔ ریحام خان نے کہا کہ ان کی جماعت میں ایسے سیاست دان شامل نہیں ہوں گے جو کہ عوامی ووٹ لے کر اپنے حلقوں سے غائب رہتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کی جماعت سوشل میڈیا اسٹار، بڑی معروف شخصیات، ٹک ٹاکرز اور کھوکھلے نعرے کرنے والے افراد کے لیے بھی نہیں ہے بلکہ ان کی پارٹی میں صرف سنجیدہ افراد شامل ہوں گے۔ ریحام خان نے بتایا کہ ان کی کوشش ہوگی کہ ان کی جماعت میں خواتین، کسانوں، دیہاتی افراد، متوسط طبقے کے افراد اور نوجوانوں کی یکساں نمائندگی ہو اور ایسے افراد کو آگے آنے کا موقع ملے جو حقیقی طور پر عوام کے لیے کام کرنا چاہتے ہیں۔

کتاب کرب وبلا غور سے پڑھے کوئی ◻ ورق ورق پہ تبسم کا تذکرہ ہوگا

سالانہ طرحی مسالمے کا اڑتیسواں دور شہنشاہ بلڈنگ نخاس میں منعقد

لکھنؤ۔ کربلا کے سب سے کم سن شہید حضرت علی اصغرؑ کی یاد میں ہونے والے سالانہ طرحی مسالمے کا اڑتیسواں دور شہنشاہ بلڈنگ نخاس لکھنؤ میں منعقد ہوا جسکا مصرعٔ طرح تھا 'برائے مدحت اصغرؑ مسالمہ ہوگا' ۔ مسالمے کا آغاز قاری فرقان حسین نے تلاوت کلام پاک سے کیا بعدہٗ نیر مجیدی کی نظامت میں بانیٔ مسالمہ ڈاکٹر عارف رضا مرحوم کا غیر طرحی کلام ان کے فرزند شموم عارفی نے پیش کیا جسکے بعد طرحی دور کا آغاز ہوا۔ جن شعرائے کرام نے نذرانۂ عقیدت پیش کیا انکے اسم گرامی ہیں : اعجاز زیدی، نیر مجیدی، حسن فراز، ناصر جرولی، جاوید برقی، ناصر مرزا، فدوی نقوی، ہلال نقوی، فراز علوی، وصی جوبپھری، ذکی بھارتی، عابد نظر، طیب عارفی، طاہر کانپوری، حیدر رضا، طیب عباس، شموم عارفی، خوشنود مصطفی، قنبر نقوی، کوثر رضوی، حسن عابد، عامر فیض آبادی، عارف اکبرآبادی، افضل دبیری، فرقان حسین، بشاش لکھنوی، محمد علی، محمد مرتضیٰ، حسن لکھنوی، کوثر ترابی، اسد کربلائی اور رضا نقوی۔ مسالمے میں دیگر معزز سامعین کے علاوہ مولانا یعسوب عباس، قمر عادل نقوی، ڈاکٹر ثروت تقی، ڈاکٹر ایمن رضا، سرور دبیری، دانش علی، صحافی شباہت حسین، شیخ ساجد، انجمن شہید فرات کے ممبران وغیرہ نے شرکت کی۔ مسالمے کے بعد بہ ذریعۂ قرعہ اندازی تبرکات شعرائے کرام اور سامعین میں تقسیم کیے گئی۔ اس مسالمے کو حیدری چینل اور مرکز عزا یو ٹیوب چینل نے نشر کیا۔ مسالمے میں ممتاز شعراء کے منتخب اشعار مندرجہ ذیل ہیں:۔

جہاں میں بن کے رسول تبسم آیا ہے
پھر اسکا نقش قدم اس زمیں پہ کیا ہوگا
اعجاز زیدی

ابھی اڑینگی تبسم سے دھجیاں اسکی
ابھی ذلیل اسی رن میں حرملا ہوگا
نیر مجیدی

وہ چاہے فرش زمیں پر یا ہو نیزے پر
مگر حسینؑ سے قرآں نہیں جدا ہوگا
حسن فراز

علیؑ کی طرح ہیں معصوم حضرت عباسؑ
شجر سے اسکا حسیں پھول کب جدا ہوگا
ناصر جرولی

ہمک کے آ گئی آغوش میں خدا جانے
مرے حسینؑ نے اصغر سے کیا کہا ہوگا
جاوید برقی

غم حسینؑ پہ پہرہ لگا کے کیا ہوگا
تراشنے سے شجر اور بھی گھنا ہوگا
ناصر مرزا

چراغ ماتم شبیرؑ کبھی روشن
ستم کے فتووں کا طوفان خود ہوا ہوگا
فدوی نقوی

وفا کو چھو نہ سکینگی فرات کی موجیں
لب عطش سے قیامت کا فاصلہ ہوگا
ہلال نقوی

کتاب کرب و بلا غور سے پڑھے کوئی
ورق ورق پہ تبسم کا تذکرہ ہوگا
طیب عارفی

خبر سنینگے تو عابدؑ بھی مرکرا دینگے
سکون دل کا سبب قتل حرملا ہوگا
شموم عارفی

ہنسے ہیں پیاس کی شدت میں جس طرح اصغر
چمن میں پھول نہ ایسا کوئی کھلا ہوگا
طیب عباس

کرم ہو شہ کا تو ہے بات ہی الگ ورنہ
وہی ملیگا مقدر میں جو لکھا ہوگا
محمد مرتضیٰ

بین کرتی تھی زینبؑ یہ روکر ◻ میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر

کربلا کے شہیدوں کا منایا گیا دسواں، گھروں میں ہوئی نذر

لکھنؤ۔ حضرت امام حسینؑ اور ان کے جانثار ساتھیوں کو یزیدی فوج نے تین دن کا بھوکا پیاسا شہید کر دیا تھا۔ محرم الحرام کے حساب سے آج ان کی شہادت کو دس دن مکمل ہو گئے۔ انہی شہدائے کربلا کی یاد میں بدھ کے روز عزاداروں نے امام حسینؑ اور ان کے رفقاء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے "دسواں" منایا۔ اس موقع پر بزرگ خواتین نے گھروں میں نیاز دی، اور پھر اہل خانہ نے وہ نیاز چکھی، ساتھ ہی امام کے غم میں اشک بہائے۔ خواتین نے گھروں میں امامؑ کے دسواں کی مناسبت سے ایک تاریخی نوحہ بھی پڑھا:

بین کرتی تھی زینب یہ روکر میرے بھائی کا دسواں ہو کیوں کر؟
فاتحہ کس طرح دے یہ خواہر میرے بھائی کا دسواں ہو کیوں کر؟

پرانی بستی کی ہر گلی میں نوحوں کی آوازیں گونجتی رہیں۔ مجالس، ماتم اور ذکرِ مصیبت کا سلسلہ رات دیر گئے تک جاری رہا۔ اس کے ساتھ ہی لوگوں نے گل پوش چادروں اور علم کے پٹکوں سے امام بارگاہوں کو سجایا۔

کربلا پتن صاحبہ میں دہکتے انگاروں پر ماتم

لکھنؤ۔ حضرت امام حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کے "دسواں" کے موقع پر ٹوریہ گنج واقع کربلا پتن صاحبہ میں ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا، جس سے مولانا یاسوب عباس نے خطاب کیا۔ مولانا نے کہا کہ کربلا میں امام حسینؑ کی شہادت کے بعد یزیدی لشکر نے ان کے خیموں کو نذر آتش کر دیا تھا، اسی سانحے کی یاد میں انگاروں پر ماتم کیا جاتا ہے۔ مجلس کے بعد عزادار دہکتے ہوئے انگاروں پر "یا حسینؑ... یا حسینؑ..." کہتے ہوئے ایسے گزرے جیسے وہ پھولوں پر چل رہے ہوں۔ یہ پروگرام باب الحوائج کمیٹی کی جانب سے منعقد کیا گیا تھا۔

لکھنؤ میونسپل کارپوریشن کی غلطی سے نوجوان کی موت

فلپ کارٹ کے ڈیلیوری بوائے کی گردن سڑک کے درمیان بندھی رسی میں پھنسی

لکھنؤ: 16 جولائی (پی این ایس) اترپردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں میونسپل کارپوریشن کی لاپرواہی ایک بار پھر جان لیوا ثابت ہوئی ہے۔ ٹھاکر گنج نالے میں ڈوب کر نوجوان کی موت کی گرمی ابھی ٹھنڈی نہیں ہوئی تھی کہ پی جی آئی تھانہ علاقہ میں ایک اور افسوسناک واقعہ سامنے آیا ہے، جس میں ایک اور نوجوان کی جان چلی گئی۔ 27 سالہ ڈیلیوری بوائے انوج کشیپ درخت کی کٹائی کے دوران سڑک پر لٹکی رسی میں پھنس جانے سے ہلاک ہو گیا۔ دراصل یہ واقعہ ورنداون سیکٹر- 9 میں واقع ہاؤسنگ ڈیولپمنٹ آفس کے قریب منگل کی دوپہر کو پیش آیا تھا۔ یہاں میونسپل کارپوریشن کی ٹیم درختوں کی کٹائی کر رہی تھی۔ بتایا جارہا ہے کہ ٹیم نے سڑک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک رسی باندھی ہوئی تھی۔ تاہم نہ تو کوئی وارننگ بورڈ لگایا گیا اور نہ ہی کوئی بیر کیڈنگ لگائی گئیں۔ دریں اثنا، موہن لال گنج کے گوپال کھیڑا کے رہنے والے انوج کشیپ تقریباً 1.30 بجے فلپ کارٹ ڈیلیور کرنے جا رہے تھے۔ انوج رسی کو نہیں دیکھ پایا جس کی وجہ سے وہ حادثے کا شکار ہو گیا۔ حادثے میں اس کی گردن میں رسی پھنس گئی جس کی وجہ سے وہ بے قابو ہو کر گر گیا۔ حادثے میں انوج کے سر پر شدید چوٹ آئی۔ جس کی وجہ سے اس کی موت ہو گئی۔ معلومات کے مطابق متوفی انوج خاندان کا اکلوتا کمانے والا تھا، اس کے والد چھید لال پہلے ہی فوت ہو چکے ہیں۔ رورو کر ماں سمن دیوی، بڑا بھائی سونو، چھوٹا بھائی دیپک اور بہن گڈیا کی حالت خراب ہے۔ بھائی دیپک نے الزام لگایا کہ میونسپل کارپوریشن کے ملازمین نے انوج کو بروقت اسپتال نہیں پہنچایا، ورنہ اس کی جان بچ سکتی تھی۔ ساتھ ہی پولیس کا کہنا ہے کہ متاثرہ کے اہل خانہ کی جانب سے ابھی تک کوئی شکایت نہیں دی گئی ہے۔ شکایت موصول ہونے کے بعد اس کی بنیاد پر کارروائی کی جائے گی۔

تبدیل مذہب کے ملزم چھانگر بابا کی ریمانڈ ختم، بھیجے گئے جیل

لکھنؤ: 16 جولائی (یو این آئی) بلرامپور کے اتروالہ میں غیر قانونی تبدیلی مذہب اور دہشت گردانہ فنڈنگ کے الزام میں پانچ جولائی کو گرفتار کئے گئے جمال الدین عرف چھانگر بابا اور اس کی معاون نسرین کی ریمانڈ بدھ کو ختم ہو گئی۔ دونوں کی ریمانڈ ختم ہونے کے بعد اے ٹی ایس کی ٹیم نے میڈیکل کرانے کے بعد جیل شفٹ کر دیا۔ عدالت نے چھانگر اور اس کی معاون نسرین کو 10 جولائی کو ریمانڈ پر بھیجا تھا۔ گذشتہ 3 جولائی کو لکھنؤ میں وشو ہندو رکشا پریشد کے بینر تلے ہندو مذہب اختیار کرنے والے 15 لوگوں کی ہندو مذہب میں واپسی کرائی تھی۔ پروگرام کے دوران وشو ہندو رکشا پریشد کے صدر گوپال رائے نے اتروالا میں تبدیلی مذہب میں ملوث جمال الدین عرف چنگور پر بڑا الزام لگایا تھا۔ اس نے میڈیا میں اپنے تبادلوں اور دہشت گردوں کی فنڈنگ کے بارے میں بھی بڑے دعوے کیے تھے۔ اس کے بعد اترپردیش کے انسداد دہشت گردی اسکواڈ (اے ٹی ایس) نے چنگور اور نسرین کو 5 جولائی کو بلرام پور سے گرفتار کیا تھا۔ گرفتاری کے وقت مذہب کی تبدیلی سے متعلق معاملہ کا انکشاف ہوا تھا۔ اس کے ساتھ 100 کروڑ روپے سے زیادہ کی غیر قانونی جائیداد اور رقم کے لین دین کا معاملہ بھی بے نقاب ہوا تھا۔ اس کے بعد اے ٹی ایس نے دونوں ملزمان کو ریمانڈ پر لینے کے لیے پوچھ گچھ کے لیے عدالت میں پیش کیا، جس کے بعد عدالت نے دونوں کو 10 جولائی سے 7 دن کے لیے اے ٹی ایس کے حوالے کر دیا تھا۔ ریمانڈ پر پوچھ گچھ کے دوران چھانگر اور اس کی قریبی ساتھی نسرین نے اپنے پورے نیٹ ورک سے متعلق کئی اہم معلومات اے ٹی ایس کو دی ہیں۔ ریمانڈ کے دوران اے ٹی ایس کو کرناٹک اور مہاراشٹر سمیت ملک کی کئی دیگر ریاستوں اور شہروں میں اس پورے نیٹ ورک کے لنکس ملے ہیں۔

'زیرو انکم ٹیکس' دکھانے والے جانچ کے گھیرے میں

کئی مقامات پر محکمہ انکم ٹیکس کا چھاپہ، 3500 سے زائد پھنسے

لکھنؤ: 16 جولائی (پی این ایس) اترپردیش میں محکمہ انکم ٹیکس کی اسکیننگ میں سرکاری اسکولوں کے اساتذہ سے لے کر پولیس اور ریلوے کے ملازمین جانچ کے گھیرے میں آ گئے ہیں۔ بڑی تعداد میں پرائیویٹ کمپنیوں کے بڑے عہدے والے افسران اور منیجر بھی ریٹرن میں 'زیرو ٹیکس لائبلیٹی' دکھانے میں پھنس چکے ہیں۔ انکم ٹیکس کی جانچ میں پھنسے ایسے سرکاری اور نجی ملازمین کی تعداد 3500 سے تجاوز کر گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق انکم ٹیکس ریٹرن جمع کرانے والے بچولیوں کا ایک بڑا نیٹ ورک سامنے آیا ہے۔ چھاپہ ماری میں اب تک کئی جگہوں سے بڑے پیمانے پر نقد برآمد ہوئے ہیں۔ صرف گونڈا میں ہی ایک ٹھکانے سے 17 لاکھ روپے نقد برآمد ہونے کی اطلاع ہے۔ اترپردیش کے سلطان پور، گونڈا، وارانسی، نوئیڈا، غازی آباد، میرٹھ، امروہا اور مراد آباد میں شروع ہوئی چھاپہ ماری منگل کو جاری رہی۔ ذرائع کے مطابق چھاپہ ماری کے دوران بچولیوں، ٹیکس ایڈوکیٹس، چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ کے ٹھکانوں سے بڑے پیمانے پر بغیر دستاویز یا فرضی رسیدوں کے ذریعہ ٹیکس ریٹرن جمع کرنے کے شواہد ملے ہیں۔ جن لوگوں کا غلط طریقے سے ریٹرن جمع کرایا گیا، ان کی تعداد ہزاروں میں پہنچ چکی ہے۔ اترپردیش میں چھاپہ ماری کی شروعات 50 ٹھکانوں سے ہوئی تھی لیکن اب دائرہ بڑھتا جارہا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ان لوگوں پر طویل عرصے سے انکم ٹیکس کی نظر تھی۔ یہ لوگ انکم ٹیکس ریٹرن میں ٹیکس لائبلیٹی صفر دکھا رہے تھے۔ ریٹرن میں اس کا دعویٰ کرنے کے لیے جو بل لگائے یا بغیر بل لگائے جانکاری دی وہ غلط نکلی۔ بتایا جاتا ہے کہ وکیل اور چارٹرڈ اکاؤنٹینٹس کا ایک طبقہ تنخواہ داروں کا ریٹرن جمع کرواتے ہیں اور ثبوت دیتے نہیں، دیتے ہیں تو فرضی ہوتے ہیں۔ موٹی کمائی کرنے والے بڑی تعداد میں سرکاری اور غیر سرکاری ملازمین ٹیکس دینے سے بچ رہے تھے۔ اس کے لیے جن التزامات میں ٹیکس کی چھوٹ دی گئی ہے اس کا غلط استعمال کیا گیا۔

پچاس سالہ تاریخی جشن آم اور غالب 19 جولائی کو

لکھنؤ پریس ریلیز۔ پچاس سالہ تاریخ پر مبنی جشن آم اور غالب کا انعقاد 19 جولائی بروز سنیچر شام 7 بجے نعمت اللہ بلڈنگ، آمین آباد لکھنؤ میں ہوگا کنوینر حمزہ خان، موسیٰ خان کے مطابق جشن کی تمام تیاریاں سابقہ روایات کے مطابق کی جارہی ہیں جس طرح دادا جان چودھری شرف الدین (مرحوم) لوگوں کو بلا تفریق جشن کا حصہ بناتے تھے ہماری بھی یہی کوشش ہے زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان کے رفقاء شریک ہوں اس تقریب میں مشاعرہ بھی ہوگا جس میں مدعو شعراء اپنا کلام پیش کریں گے یہ اطلاع مرحوم چودھری شرف الدین کے فرزند ارجمند عامر عرف ممو نے دی۔

ٹاٹا موٹرس نے لانچ کیا ایس پرو

لکھنؤ. 16 جولائی (یو این آئی) ٹاٹا موٹرز نے بدھ کو اترپردیش کے دارالحکومت لکھنؤ میں چھوٹی کارگو گاڑی ایس پرو لانچ کی جس کی ابتدائی قیمت 3 لاکھ 99 ہزار روپے ہے۔ ٹاٹا ایس پرو پیٹرول، دو ایندھن (CNG+ پیٹرول) اور الیکٹرک ویریئنٹس میں دستیاب ہے اور اسے ملک بھر میں 1250 کمرشل گاڑیوں کے سیلز ٹچ پوائنٹس یا ٹاٹا موٹرس کے آن لائن سیلز پلیٹ فارم، فلیٹ ورس پر بک کیا جاسکتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ٹاٹا موٹرز نے تقریباً 30 سال قبل کمرشل گاڑی 'ایس' کو مارکیٹ میں پیش کیا تھا جس نے چھوٹا ہاتھی کے نام سے مقبولیت حاصل کی۔ ایس، ایس پرو کے نئے ورژن کے بارے میں ٹاٹا موٹرز کے سیلز اور مارکیٹنگ ڈیپارٹمنٹ کے سینئر جنرل منیجر نے کہا کہ ایس پرو کی قیمت 3.99 لاکھ رکھی گئی ہے۔

اسکولوں کے انضمام کے لئے ایس یو ایس کا لکھنؤ میں مظاہرہ

لکھنؤ: 16 جولائی (یو این آئی) اترپردیش میں اسکولوں کے انضمام کے مسئلے پر سماج وادی پارٹی یوا جن سبھا (ایس یو ایس) نے بدھ کو لکھنؤ میں مظاہرہ کیا۔ اس دوران پولیس نے مظاہرین کو روکنے کے لئے فورس کا استعمال کیا جبکہ ایس پی کارکنان نے سرکار مخالف نعرے بازی کی۔ حضرت گنج چوراہے پر پہنچے مظاہرین سے نپٹنے میں پولیس کو کافی مشقت کرنی پڑی۔ اس دوران ایس پی کارکنان نے یوپی میں جنگل راج شباب پر جیسے نعرے لگائے۔ مظاہرین نے یوگی حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔ جیسے ہی مظاہرین ودھان سبھا کی طرف بڑھے، پولیس نے انہیں روک دیا۔ لیکن اس دوران مظاہرین اور پولیس کے درمیان نوک جھونک ہوئی۔ احتجاج کرنے والے ایس پی کارکنوں نے کہا کہ اترپردیش میں جنگل راج چل رہا ہے۔ ہر طرف لوٹ مار جاری ہے۔ قتل اور عصمت دری جیسے واقعات سامنے آرہے ہیں لیکن حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ انضمام کے نام پر سرکاری سکولوں میں تالا لگانے کی تیاری چل رہی ہے۔

صارفین کے مفادات کا تحفظ سب سے اہم ہے: چیئرمین

RERA (ریرا) ایجنٹس کی چار روزہ ٹریننگ اختتام پذیر

لکھنؤ: 16 جولائی۔ اترپردیش ریئل اسٹیٹ (RERA) کی جانب سے ریئل اسٹیٹ سیکٹر میں صارفین کے مفادات اور ریئل اسٹیٹ سیکٹر کے فروغ اور ایک اچھی طرح سے منصوبہ بند شفاف عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے نایاب ایجنٹوں کا تربیتی پروگرام منعقد کیا جارہا ہے۔ RERA کی طرف سے کامیاب ٹرینیز کو سرٹیفکیٹ فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا UP RERA میں رجسٹریشن کرانے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے، یہ ریئل اسٹیٹ سیکٹر میں مکان مالکان کے مفادات کے پیش نظر ایک اہم اقدام ہے۔ جس کے تسلسل میں آج چیئرمین یوپی ریرا کے ذریعہ چار روزہ تربیتی پروگرام میں چیئرمین یوپی ریئل اسٹیٹ ریگولیٹری اتھارٹی جناب سنجے آر بھوسریڈی نے 11 ویں، 12 ویں اور 13 ویں بیچ کے تربیت یافتہ کامیاب ریئل اسٹیٹ ایجنٹس کو سرٹیفکیٹس دیئے۔ اس سے پہلے بھی چیئرمین یوپی ریرا نے دس بیچوں کے کامیاب اور تربیت یافتہ ریئل اسٹیٹ ایجنٹس کو سرٹیفکیٹ دے کر یوپی ریرا میں رجسٹریشن کی راہ ہموار کی ہے۔ اس موقع پر چیرمین جناب ریڈی نے کہا کہ پہلے اگر کوئی بھی شخص یوپی RERA ایجنٹ ایجنسی کے لیے درخواست دیتا تھا تو اس کے معیار کی جانچ کیے بغیر اسے ایجنٹ بنا دیا جاتا تھا، جس کی وجہ سے گھر خریداروں اور ایجنٹوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا، لیکن اب نئے نظام کے تحت ایجنٹوں کو چار دن کی لازمی تربیت سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کے لیے RERA دو تربیتی مراکز بھی چلا رہا ہے۔ ایک لکھنؤ میں اور دوسرا گوتم بدھ نگر میں۔ اب تک، RERA نے پندرہ بیچوں کی تربیت مکمل کی ہے۔ چیئرمین نے کہا کہ تربیت کے بعد امتحان میں کامیاب ہونے والے ٹرینی کو سرٹیفکیٹ فراہم کیا جاتا ہے، پھر وہ سرٹیفائیڈ ایجنٹ بن جاتا ہے۔ کیونکہ ٹریننگ میں ریرا کے قانون، ایجنٹ کے حقوق، ذمہ داریاں اور ان کے فرائض وغیرہ کو بتایا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کامیاب امیدوار ریرا پورٹل پر جا کر ایجنسی کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کامیاب امیدواروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گھر خریدنے والے کو ہمیشہ صحیح تجویز دیں تاکہ انہیں کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر ایجنٹ کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا ہے تو RERA ہمیشہ تعاون کے لیے تیار ہے۔ اس موقع پر سکریٹری یوپی RERA مہیندر ورما، پرنسپل ایڈوائزر ابرار احمد، فائنانس ایڈوائزر سدھانشو ترپاٹھی، اسسٹنٹ ڈائرکٹر سسٹم امبریس اور دیگر افسران موجود تھے۔

وکرم راؤ کو کانسٹی ٹیوشن کلب میں خراج عقیدت

آئی ایف ڈبلیو جے نے تشکیل کی کور گروپ

لکھنؤ: 16 جولائی۔ انڈین فیڈریشن آف ورکنگ جرنلسٹ کی ورکنگ کمیٹی کی پریس کلب آف انڈیا میں ہوئی نشست میں تنظیم کے یومیہ مدوں کے نظم کے لئے پانچ رکنی کور گروپ تشکیل کی گئی۔ فیڈریشن کے صدر ڈاکٹر کے وکرم راؤ کو جذباتی خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ خراج عقیدت سبھا میں ملک بھر سے آئے صحافیوں کے علاوہ پی ٹی آئی ملازم سنگھ، ٹائمس ملازم سنگھ، اور نیشنل فیڈریشن آف نیوز پیپر امپلائز، سمیت مختلف ٹریڈ یونینوں لیڈروں اور صحافیوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پریس کلب آف انڈیا میں ہوئی ورکنگ کمیٹی کی نشست میں تین نائب صدور شری گوپال مشرا، شری اوپیندر سنگھ راٹھور، شری موہن کمار، اور خازن رجت مشرا کو کور گروپ میں شامل کیا۔ شری وپن دھولیا گروپ کے آبزرور ہوں گے۔ نشست میں راجستھان اکائی کے صدر شری اوپیندر سنگھ راٹھور کا راجستھان میں قومی پریشد کے اجلاس کی تجویز قبول کرلی۔

ہند-نیپال سرحد پر بین الاقوامی روٹ پر چلائی جارہی ہیں غیر قانونی طور پر بسیں

لکھنؤ: 16 جولائی (پی این ایس) کچھ پرائیویٹ بسیں فرضی پرمٹ کے ذریعہ ہند-نیپال سرحد پر بین الاقوامی روٹ پر غیر قانونی طور پر چلائی جارہی ہیں۔ اس معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے اترپردیش کے ٹرانسپورٹ کمشنر برجیش نارائن سنگھ نے سخت کارروائی کی ہے۔ غیر ملکی ریجنل رجسٹریشن آفس لکھنؤ اور ایس ایس بی نے محکمہ ٹرانسپورٹ کو مطلع کیا کہ بہت سی بسوں نے نیپال کی سرحد پر ایسے پرمٹ پیش کیے جو ظاہری طور پر ڈویژنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے جاری کیے گئے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن تفتیش پر، وہ مکمل طور پر جعلی یا قانونی دائرہ اختیار سے باہر پائے گئے۔ اب تک علی گڑھ، باغپت اور مہاراج گنج میں فرضی پرمٹ کی تصدیق ہوئی ہے۔ جہاں متعلقہ اے آر ٹی او نے تصدیق کی ہے کہ دفتر سے ایسا کوئی پرمٹ جاری نہیں کیا گیا۔ اس سلسلے میں ایف آئی آر درج کر کے تحقیقات کی درخواست کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ گورکھپور، اٹاوہ اور اوریہ جیسے اضلاع میں بھی ایسے پرمٹ پیش کیے گئے ہیں۔ جو پہلی نظر میں انڈیا-نیپال مسافر ٹرانسپورٹ معاہدے، 2014 کی دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ گورکھپور معاملے میں محکمانہ تادیبی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ ٹرانسپورٹ کمشنر برجیش نارائن سنگھ نے اترپردیش کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کو ایک خط بھیجا ہے۔ جس میں ریاستی اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) کے ذریعہ تین اضلاع میں درج مقدمات کی جامع تحقیقات کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ موٹر وہیکل ایکٹ 1988 کی دفعہ 88(8) اور انڈیا نیپال معاہدے کے آرٹیکل 5III) اور 11III) کے مطابق، صرف منزل مقصود ملک کے سفارت خانے/قونصل خانے سے فارم-C میں جاری کردہ اجازت نامہ بین الاقوامی روٹ پر آپریشن کے لیے درست ہے۔ ایسی صورت حال میں، ریاستی سطح پر SR-30 اور SR-31 فارموں میں جاری کردہ اجازت نامے ہندوستان-نیپال روٹ کے لیے قانونی نہیں ہیں۔

بدایوں: تھانے میں شکایت نہ سنی گئی تو خاتون نے ایس ایس پی آفس پہنچ کر کھالیا زہر

بدایوں: 16 جولائی (پی این ایس) بدھ کے روز بدایوں میں ایک خاتون نے ایس ایس پی آفس کے باہر زہریلی چیز کھالی جس کی وجہ سے اس کی حالت بگڑ گئی۔ پولیس نے اسے ضلع اسپتال میں داخل کرایا ہے۔ خاتون کی حالت میں بہتری آرہی ہے۔ اس نے اپنے شوہر اور سسرال والوں پر ہراساں کرنے کا الزام لگایا ہے۔ ایس پی رورل نے ملزمان کے خلاف کارروائی کی ہدایات دی ہیں۔ موجھیا تھانہ علاقہ کے ہرناتھ محلگاؤں کی رہنے والی نشا بدھ کی صبح 11 بجے ایس ایس پی آفس کے احاطے میں پہنچی۔ یہاں اس نے زہریلی چیز کھالی۔ جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی۔ جس سے پولیس اہلکاروں میں خوف وہراس پھیل گیا۔

ہندوستان میں منظم تبدیلی مذہب کی بنیاد کانگریس نے ڈالی تھی: وسیم راعین

لکھنؤ: 16 جولائی۔ ہندوستان میں منظم تبدیلی مذہب کی بنیاد کانگریس نے ہی ڈالی تھی۔ اور آج بھی اس کے نتیجہ میں دلت مسلمانوں کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے۔ مذکورہ باتیں آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے قومی نائب صدر وسیم راعین نے کانگریس پارٹی پر الزامات عائد کرتے ہوئے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ تبدیلی مذہب کے سلسلے میں جو بحث ہو رہی ہے اس کی جڑ 1950 میں رکھے گئے کانگریس کے فیصلے میں ہے دفعہ 341 کے تحت کانگریس نے یہ آمرانہ فیصلہ لیا کہ درج فہرست ذاتوں کا فائدہ صرف ہندوستان کے ماننے والوں کو دیے جائیں۔ سکھ اور بودھ کو بعد میں اس میں شامل کیا گیا۔ لیکن عیسائی اور مسلمان دلتوں کو آج تک باہر رکھا گیا ہے۔ کیا یہ مذہبی تفریق نہیں ہے۔ وسیم راعین نے کہا کہ 1959 میں کانگریس حکومت نے لالچ اور دباؤ کے تحت دلت مسلمانوں سے کہا کہ وہ ہندو مذہب اختیار کریں تبھی ریزرویشن ملے گا۔ تو یہ کیا ہے؟ یہ تو تبدیلی مذہب کا سرکاری سودہ ہے۔ اس سے بڑا دھوکہ کوئی نہیں ہوسکتا ہے۔ کانگریس نے پہلے دلت مسلمانوں کو ان کے حقوق سے الگ کیا پھر انہیں لالچ دے کر مذہب تبدیل کر دیا۔ انہوں نے موجودہ مرکزی حکومت کے ذریعہ 341 کے جائزہ کے لئے تشکیل کمیشن کا استقبال کیا اور کہا کہ ہم مودی حکومت کے اس فیصلے کا استقبال کرتے ہیں۔ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ جب کسی حکومت نے دلت مسلمانوں اور عیسائیوں کے حقوق کی ایمانداری سے بات کی ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اب فیصلہ عوام کو کرنا ہے کہ اصلی مجرم کون ہے۔ وہ جو اقتدار کے لئے مذہب کے نام پر لوگوں کو تقسیم کرے یا وہ جو تاریخی ناانصافی کے ازالے کے لئے پہل کرے۔

دوسرے مرحلے کی کونسلنگ کی تاریخوں میں جزوی توسیع، اب داخلہ کا عمل 17 جولائی تک مکمل

لکھنؤ: 16 جولائی۔ سکریٹری، جوائنٹ انٹرنس ایگزامینیشن کونسل، اترپردیش، جناب سنجیو کمار سنگھ نے مطلع کیا ہے کہ سال 2025 کے مشترکہ داخلہ امتحان کی داخلہ کونسلنگ کے دوسرے مرحلے میں ان امیدواروں کے لیے آپشن کے انتخاب اور سیٹ قبولیت فیس جمع کرنے کی آخری تاریخ 15 جولائی مقرر کی گئی تھی اور دستاویز کے لیے 16 جولائی کو آخری تاریخ شام 6:00 بجے تک مقرر کی گئی تھی۔ سکریٹری نے بتایا کہ کونسلنگ کے دوسرے مرحلے میں اب تک 32399 امیدواروں نے تیسرا اور 9589 امیدواروں نے دوسرے آپشن کا انتخاب کیا ہے۔ اس کے علاوہ 11715 امیدواروں کی طرف سے دستاویزات کی تصدیق کا عمل مکمل کر لیا گیا ہے۔ طلباء کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے امیدواروں کو آخری موقع دیتے ہوئے آپشن کے انتخاب اور سیٹ قبولیت فیس جمع کرانے کی آخری تاریخ اب 17 جولائی 2025 کو دوپہر 12 بجے تک بڑھا دی گئی ہے اور دستاویز کی تصدیق کی آخری تاریخ 17 جولائی 2025 کو دوپہر 2 بجے تک بڑھا دی گئی ہے۔ سکریٹری مسٹر سنگھ نے تمام امیدواروں سے اپیل کی ہے کہ وہ داخلہ کے عمل کو مقررہ تاریخ اور وقت کی حد میں مکمل کریں۔ کونسلنگ سے متعلق تمام معلومات کونسل کی آفیشل ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

اپوزیشن متحد ہو کر لڑے بہار الیکشن

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بہار کے الیکشن کا ابھی اعلان نہیں ہوا ہے۔ کچھ وقت باقی ہے لیکن وہ ہر خاص و عام کی گفتگو کا موضوع بنا ہوا ہے۔ اس کی وجہ ہے الیکشن کمیشن کے ذریعہ بہار ووٹر لسٹ کی گہرائی سے نظر ثانی۔ دوسرے الفاظ میں اسے بی جے پی کی ووٹ جوڑنے گھٹانے کی مہم کہا جا سکتا ہے۔ انتخابی کمیشن ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنے کے لیے آدھار، ووٹر کارڈ اور راشن کارڈ کو مسترد کر اپنا اور والدین کی پیدائش کا سرٹیفکیٹ، ہائی اسکول کا سرٹیفکیٹ یا ذات کا سرٹیفکیٹ مانگ رہا ہے۔ بہار میں 61.80 فیصد پڑھے لکھے ہیں، چھ میں سے ایک کے پاس پیدائش کا سرٹیفلٹ ہے، 16 فیصد کے پاس ذات کا سرٹیفلٹ اور صرف 14 فیصد ہائی اسکول پاس ہیں۔ ایسے میں یہ دستاویز جو ووٹر بننے کے لیے طلب کئے جا رہے ہیں کہاں سے آئیں گے۔ اس طرح کے کاغذ ووٹر بننے کے لئے اس سے پہلے کبھی نہیں مانگے گئے۔ آدھار کا تو حکومت نے یہ کہہ کر پروپیگنڈہ کیا تھا میرا آدھار میری پہچان' کارڈ پر لکھا تھا آدھار عام آدمی کا ادھیکار۔ آدھار کو بینک کھاتہ، فون نمبر، راشن کارڈ، گیس کنکشن سے لنک کرایا گیا۔ حکومت کی کسی بھی اسکیم کا فائدہ اٹھانے کے لیے آدھار ضروری ہے۔ الیکشن کمشن کے اس قدم نے بہار کے عوام میں بے چینی پیدا کر دی۔ اپوزیشن کے ذریعہ بہار بند کے دوران عوام کا زبردست غصہ دکھائی دیا۔

اپوزیشن کے بہار بند کو ملی عوامی حمایت سے نہ صرف بی جے پی کے خیمہ میں بوکھلاہٹ پیدا ہوئی بلکہ الیکشن کمیشن کا جھوٹ بھی سامنے آیا۔ خود بی ایل او کیمرے پر کہتے دکھائی دیئے کہ ابھی آدھے فارم بھی نہیں بٹے ہیں۔ 25 جولائی تک نظر ثانی کا کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس بند نے ہی ٹی ڈی پی کو الیکشن کمیشن کو خط لکھنے کے لئے مجبور کیا ہے۔ خط میں کمیشن سے کہا گیا ہے کہ یہ کام اسے انتخاب سے چھ ماہ پہلے کرنا چاہئے عین الیکشن کے وقت نہیں۔ دوسرے جس کا ووٹر لسٹ میں نام ہے اس سے دستاویز مت مانگئے۔ تیسرے آپ ووٹر لسٹ میں ہی سدھار کیجئے اور چوتھی تجویز ہے کہ اگر کسی کا نام کاٹ رہے ہیں تو اسے ثابت کرنے کے لئے پورا موقع دیجئے۔ خیر یہ لڑائی چلتی رہے گی اسے اپوزیشن کو اور طاقت سے لڑنا ہوگا۔ ایک بھی ووٹ کٹنے نہیں یہ دیکھنا ہوگا۔ دراصل کمیشن صحیح غلط دیکھ کر ووٹ نہیں کاٹے گا، اس لیے وہ ووٹر رویژن نہیں لایا ہے۔ اس کا سیدھا مقصد ہے ان ووٹوں کو کاٹنا جو اپوزیشن کو جا سکتے ہیں۔

مہاراشٹر میں ووٹ بڑھا کر بی جے پی کو بتایا تھا یہاں ووٹ کاٹ کر کمیشن بی جے پی کی جیت کا امکان بڑھانا چاہتا ہے۔

یہ معاملہ سپریم کورٹ گیا، اس نے کچھ سخت سوال تو پوچھے لیکن الیکشن کمیشن کی اس کاروائی پر کوئی روک نہیں لگائی۔ نہ کوئی آرڈر پاس کیا بلکہ کچھ مشورے دیئے۔ جس پر الیکشن کمیشن دھیان دے گا اس کی امید کم ہے۔ سپریم کورٹ کا کام فیصلہ دینا ہے صلاح کار بننا نہیں۔ ای وی ایم کے بارے میں بھی عدالت نے کمیشن کی بات کو ہی صحیح مانا تھا۔ مودی کے رہتے یہ سب کچھ ہوتا رہے گا مگر اپوزیشن کو اپنی انتخابی حکمت عملی اور اتحاد پر توجہ دینی ہوگی۔ اس وقت بی جے پی اور نریندر مودی سب سے کمزور حالت میں ہیں۔ 11 سال میں پہلی مرتبہ ان کے سپورٹر بھی ان سے مایوس ہیں۔ بہار بی جے پی اور نریندر مودی کے لئے ضروری ہے کیونکہ ان کی سرکار بہار اور آندھرا پردیش کی حمایت پر ٹکی ہے۔ بی جے پی بہار میں نتیش کے بغیر حکومت بنانے کی کوشش میں ہے۔ پچھلے الیکشن میں نتیش کو کمزور کرنے کے لیے چراغ پاسوان کو استعمال کیا گیا تھا۔ اس مرتبہ پرشانت کشور کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ کانگریس اور تیجسوی کو بہار میں اس کی کاٹ تیار کرنی ہوگی۔

کانگریس نے لوک سبھا الیکشن سے پہلے 12 ریاستوں کے نگراں بدلے تھے۔ اس وقت بہار میں بھگت چرن داس کی جگہ راجستھان کے موہن پرکاش کو نگراں بنایا گیا تھا۔ ان کے رہتے بھی بہار میں کانگریس کو زمینی کارکنوں کا اکال پڑا ہوا ہے۔ اسی طرح بہار کانگریس کمیٹی میں اے آئی سی سی کا نمائندہ کرشن الاورو کو بنایا گیا ہے۔ جو ملیکا ارجن کھرگے اور راہل کے قریبی ہیں لیکن وہ بہار کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔ طارق انور اور میرا کمار جن کا بہار سے تعلق ہے وہ کہیں دکھائی نہیں دے رہے۔ نہ ان سے بہار کے بارے میں مشورہ کیا جا رہا ہے۔ بہار کے بارے میں وینو گوپال کی مانی جا رہی ہے۔ کانگریس نے کانگریس نے بہار کی اعلیٰ قیادت کے ساتھ اے آئی سی سی کے 58 نگراں کا تقرر کیا ہے۔ جن کی ذمہ داری امیدواروں کی سفارش کرنا، انتخابی حکمت عملی تیار کرنا اور تنظیم کو بہار میں مضبوط کرنا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بہار کانگریس میں سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ پچھلے اسمبلی الیکشن میں کانگریس 40 سیٹوں پر لڑی تھی، اس کا اسٹرائیک ریٹ آر جے ڈی اور لیف کے مقابلہ کافی خراب رہا تھا۔ کانگریس کو 2014 سے مہاراشٹر الیکشن تک اپنی ہار کی وجوہات کا جائزہ لینا چاہئے تاکہ وہ اپنی پچھلی غلطیوں کو دوہرانے سے بچ جائے۔

اپوزیشن کے اندرونی اختلاف بہار بند کے دوران بھی سامنے آیا۔ راہل گاندھی کے رتھ پر پپو یادو اور کنہیا کمار کو چڑھنے سے روکا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ لالو اور تیجسوی ان کو پسند نہیں کرتے۔ پپو یادو نے میڈیا کے سامنے آ کر اس بات کو سنبھال لیا۔ ورنہ اس کا بہت غلط پیغام جاتا، کامیاب بند کا عوام پر جو اثر ہوا وہ ضائع ہو جاتا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اس کو پہلے سے مینج کیا جاتا۔ کوئی سینئر لیڈران پیچھے رہتے جو اس طرح کی صورتحال پیدا نہ ہونے دیتے۔ یہ وقت بہت اہم ہے ایک طرف مودی کی عوام میں مقبولیت کم ہوئی ہے۔ دوسری طرف نتیش کمار بیمار ہیں۔ پٹنہ میں ہی کھلے عام کرائم ہو رہے ہیں۔ مجرم بے خوف گھوم رہے ہیں، بہار کی ترقی کے نام پر کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ مسلمان اور دلت بھی نتیش سے ناراض ہیں۔ تیسرے عوام میں عام طور پر حکومت کے خلاف غصہ ہے۔ اگر اس وقت اپوزیشن بہار میں بی جے پی کو نہیں ہرا پائی تو لمبے وقت تک واپس اندھیرا چھا جائے گا۔ بہار میں کانگریس بی جے پی کے مل کر لڑنے کا سوال تو بعد کا ہے پہلا سوال یہ ہے کہ کانگریس میں وہاں سب کچھ ٹھیک کیوں نہیں ہے۔ تیجسوی ہر الیکشن میں اچھا کر رہے ہیں لیکن جیت نہیں رہے ہیں۔ اس بار کامیاب ہو سکتے ہیں مگر سب کو ساتھ لے کر چلنا ہوگا۔ راہل کو چاہئے کہ وہ تیجسوی اور لالو کو سمجھائیں کہ یہ دونوں تیجسوی کے وزیر اعلیٰ بننے میں معاون ہیں رکاوٹ نہیں۔ وزیر اعلیٰ بننے کے لئے پہلے جیتنا پڑے گا۔ سیاست موقع کا فائدہ اٹھانے کا نام ہے گنوانے کا نہیں۔ سب سے زیادہ فائدہ تیجسوی کو ہوگا لیکن اس کے لیے تمام اختلافات ختم کر کے اپوزیشن کو متحد ہو کر لڑنا اور الیکشن جیتنا پڑے گا۔ ☆

اڈیشہ کی ڈبل انجن سرکار نے اپنی ہی بیٹی کو کچل دیا

ڈاکٹر سلیم خان

اڈیشہ کے بالاسور میں کالج کی طالبہ نے خود سوزی کر لی تو بے ساختہ کرناٹک کی مسکان خان یاد آ گئی۔ سنگھ پریوار کے اوباش غنڈوں نے مسکان خان کے نقاب اوڑھنے پر اعتراض کیا تو تو اس بہادر بچی نے 'اللہ اکبر' کے نعرے سے اپنا ہتھیار بنایا اور کہا کہ اس سے قوت ملتی ہے۔ اڈیشہ کی مظلوم بیٹی نے خود کو نذر آتش کر کے جان گنوا دی مگر جاتے جاتے سماج کو ایسا آئینہ دکھا دیا کہ اس میں اپنا چہرا دیکھ کر بھی شرمسار ہو گئے اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ یہ سانحہ اچانک رونما نہیں ہوا بلکہ فقیر موہن کالج میں زیر تعلیم انٹیگریٹیڈ بی ایڈ کی اس طالبہ نے تقریباً ۶ رماہ قبل شعبۂ تعلیم کے سربراہ سمیر کمار ساہو پر جنسی ہراسانی کا الزام لگایا تھا۔ اس شکایت پر کالج انتظامیہ نے جو تادیبی کمیٹی بنائی اس میں ملزم صدر شعبہ تو موجود تھا مگر مدعی کے حامیطالبعلم ندارد تھے۔ اس سے کالج انتظامیہ کے جھکاو ارادوں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے؟ وہ لوگ مظلوم کو انصاف دلانے کے بجائے ظالم کو بچانا چاہتے تھے۔ یہی وجہ ہے مایوس طالبہ نے بالآخر اپنے جسم پر پٹرول چھڑک کر خودسوزی کر لی۔

مذکورہ طالبہ کی داستان الم خون کے آنسو رلانے والی ہے۔ پہلے تو اسے اپنی، کالج کی اور استاد کی بدنامی کا حوالہ دے کر پولیس میں شکایت کرنے سے روکا گیا لیکن 30 جون کو جب کالج کے پرنسپل دلیپ گھوش نے اسے اپنے کمرے میں بلا کر سارے الزامات کو مسترد کر دیا اس کو تحریری معافی نہ مانگنے کی صورت میں کارروائی کی دھمکی دی تو اس کے بعد طالبہ نے پولیس میں شکایت درج کرائی اور چہار جانب انصاف کی گہار لگانے لگی۔ اس ابلہ ناری نے مقامی رکن اسمبلی، رکن پارلیمان، وزیر تعلیم، علاقہ کے مرکزی وزیر اور وزیر اعلیٰ تک سے انصاف کی بھیک مانگی مگر کسی نے توجہ نہیں کی۔ اتفاق سے یہ سارے بی جے پی سے تعلق رکھنے والوں نے خود اپنی طلبا تنظیم اے بی وی پی کی کارکن سے منہ موڑ لیا اور اس کی دادرسی نہیں کی۔ ودیارتھی پریشد کے طلبا نے اس کا ساتھ دیا مگر انہیں بھی نظر انداز کر دیا گیا اس طرح 12 دن گزر گئے۔ اس کے بعد ہی سیلف ڈیفنس کی تربیت سے آراستہ ایک نہایت ہونہار طالبہ کو پرنسپل کے کمرے سے باہر نکل کر کالج احاطے میں سب کے سامنے خودسوزی کرنا پڑا۔ اس کوشش میں وہ 95 فیصد جھلس گئی اور ایمس بھونیشور میں دم توڑ دیا۔

کالج کے پرنسپل دلیپ گھوش کو ریاست کے ہائیر ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ نے خودسوزی کے بعد معطل کیا۔ اس نے حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ پرنسپل طالبہ کے ذریعہ پروفیسر پر جنسی ہراسانی کی شکایت کے معاملے کو صحیح طریقے سے سنبھالنے کی ذمہ داری نہیں نبھائی اور مناسب کارروائی کرنے میں ناکام رہے اس لیے یہ تادیب کرنی پڑی۔ یہی کام اگر ایک دن قبل کیا گیا ہوتا تو وہ 20 سالہ طالبہ یہ انتہائی قدم اٹھانے پر نہیں مجبور ہوتی۔ اس سانحہ کو راہل گاندھی نے 'نظام کے ذریعے کیا گیا منظم قتل' قرار دیا تو بی جے پی والوں نے ان پر 'موت کی سیاست' کا الزام دھر دیا۔ سوال یہ ہے کہ ریاست میں پہلی بار بی جے پی برسر اقتدار آئی ہے۔ بالاسور کا رکن اسمبلی اور رکن پارلیمان زعفرانی ہے۔ اس کے باوجود وزیر تعلیم اور وزیر اعلیٰ خود اپنی تنظیم کے طلباء کی شکایت پر آنکھیں موند لیتا ہے اور انتظامیہ خودسوزی کے ہوجانے تک کمبھ کرن کی نیند سوتا رہتا ہے تو اسے کیا کہیں گے؟ بنارس ہندو یونیورسٹی میں تو اے بی وی پی کے غنڈوں نے عام طالبہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی تھی اب وہ خود اپنی کارکن کو پروفیسر کی جنسی ہراسانی سے نہیں بچا سکے تو دیگر خواتین کو کیسے انصاف دلائیں گے؟

اڈیشہ کے ایک اندوہناک سانحہ پر اوچھی سیاست کا الزام لگانے والے مرکزی وزیر دھرمیندر پردھان کو بتانا چاہیے کہ مغربی بنگال کے اندر ایک ڈاکٹر کی عصمت دری اور قتل پر بی جے پی نے جو کہرام مچایا تھا وہ کیا تھا؟ کولکاتہ میں ہنگامہ مچانے والی اے بی وی پی نے اڈیشہ میں طالبہ پر ہونے والے مظالم کے خلاف احتجاج کیوں نہیں کیا؟ اس طویل جنسی اور ذہنی ہراسانی کے معاملے میں ملزم کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کے بجائے جب طالبہ کو ہی دھمکیاں دی گئیں تو وہ کیوں خاموش رہے۔ اس دلخراش موت پر کانگریس کی نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا نے جب دہلی میں واقع 'اوڈیشہ بھون' کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا مگر بجرنگ دل سے لے کر درگا واہنی تک سارے بھگوا دھاری کہاں غائب ہو گئے؟ کیا ان کو 20 سالہ طالبہ پر اس لیے رحم نہیں آیا کیونکہ اس پر ظلم کرنے والے ہندو تھے اور اس کا دفاع کرنے میں خود بی جے پی حکومت ناکام ہو گئی تھی؟ ایسے میں این ایس یو آئی دہلی کے صدر آشش لمبا کا یہ بیان درست لگتا ہے کہ "یہ خودکشی نہیں، بلکہ بی جے پی اور اے بی وی پی کے گٹھ جوڑ کے ذریعے کیا گیا قتل ہے۔ خواتین کو تحفظ دینے کے بجائے مجرموں کو بچانے والا نظام بے نقاب ہو چکا ہے۔ وہ انصاف ملنے تک خاموش نہیں بیٹھیں گے۔"

اس سانحہ پر اپنے غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے راہل گاندھی نے 'ایکس' پر لکھا، "اس بہادر طالبہ نے جنسی ہراسانی کے خلاف آواز اٹھائی لیکن انصاف دینے کے بجائے اسے بار بار دھمکایا اور ذلیل کیا گیا۔ جنہیں اس کی حفاظت کرنی تھی، وہی اسے توڑتے رہے۔ ہر بار کی طرح بی جے پی کا نظام ملزمان کو بچاتا رہا اور ایک معصوم بیٹی کو خودسوزی پر مجبور کر دیا۔ یہ خودکشی نہیں، بلکہ نظام کے ذریعے کیا گیا قتل ہے۔" انہوں نے وزیر اعظم مودی کی خاموشی پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا، "مودی جی، چاہے اڈیشہ ہو یا منی پور، ملک کی بیٹیاں جل رہی ہیں، ٹوٹ رہی ہیں، دم توڑ رہی ہیں۔ اور آپ؟ خاموش بیٹھے ہیں۔ ملک کو آپ کی خاموشی نہیں، جواب چاہیے۔ بیٹیوں کو تحفظ اور انصاف چاہیے۔" حزب اختلاف نے اس واقعہ کی اعلیٰ سطحی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کر کے خواتین کی حفاظت اور نظام انصاف پر سنگین سوالات کھڑے کیے۔ کانگریس نے اس سانحہ کی عدالتی جانچ اور وزیر اعلیٰ موہن ماجھی سے استعفیٰ کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

فقیر موہن کالج کی ایک طالبہ کے اس دل دہلا دینے والی خودکشی پر پرینکا گاندھی نے 'ایکس' پر لکھا، "اوڈیشہ میں ایک اور بیٹی انصاف کے لیے لڑتے ہوئے ہار گئی۔ اس نے اپنے ساتھ ہونے والے ظلم کے خلاف آواز بلند کی لیکن انصاف کے بجائے رسوائی اور اذیت ملی۔ اس دوہری زیادتی نے اسے خودکشی پر مجبور کر دیا۔" انہوں نے سوال کیا، "کیا دہلی سے یوپی اور منی پور سے اوڈیشہ تک بی جے پی کا ایک ہی طریقہ ہے؟ یعنی ملزم کے ساتھ کھڑے ہو کر متاثرہ لڑکی کو ہی ہدف بنانا اور انصاف کے عمل میں رخنہ ڈالنا؟ جناب وزیر اعظم، کیا اب اس ملک کی آدھی آبادی کو انصاف کی کوئی امید ہی نہیں رکھنی چاہیے؟" سچ تو یہ کہ مودی دور میں متاثرین کے لیے انصاف کا راستہ دشوار ہو چکا ہے، کیونکہ نظام خود ظالموں کو تحفظ دینے میں جٹا ہوا ہے۔ عوام کا اعتماد پولیس سے اٹھ رہا ہے اس کی ایک مثال اڈیشہ ہی کے گجپتی ضلع میں سامنے آئی جہاں پچھلے دنوں ایک عصمت دری کے ملزم کو ۸ عورتوں کے ساتھ ۲ مردوں نے کاٹ کر جلا دیا کیونکہ وہ ۶ رسال سے خواتین کا جنسی استحصال کر رہا تھا۔ وہ لوگ پولیس یا سرکار کے پاس نہیں گئے کیونکہ انہیں انصاف کی امید نہیں تھی۔ اب پولیس نے ان دس لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ وہ اس مجرم کو پکڑ لیتی تو یہ نوبت نہ آتی۔

اڈیشہ کے اس قبائلی علاقہ میں ہندوؤں کے تحفظ کی خاطر 1999 میں آسٹریلوی مشنری گراہم اسٹین کو ان کے بیٹوں، دس سالہ فلپ اور آٹھ سالہ ٹموتھی، کو زندہ جلا دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ہندوؤں کو تحفظ تو نہیں ملا بلکہ ریاست سے چالیس ہزار خواتین کے غائب ہونے کی خبر آ گئی۔ معروف تجزیہ کار، ڈاکٹر اشوک سوائن کے مطابق وہاں آج بھی عیسائیوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ ان کے گھروں میں گھس کر خواتین اور بچوں کو مارا پیٹا جاتا ہے مگر بی جے پی کی سرپرستی میں کام کرنے والی پولیس خاموش تماشائی بنی رہتی ہے۔ نیوزریل ایشیا کی تحقیقاتی ٹیموں نے جب اڈیشی کے نابرانگپور، گجپتی اور بالاسور کا دورہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہاں عیسائی برادری تدفین کے بنیادی حق سے محروم ہے۔ ضلع نابرانگپور میں 2022 سے 2025 تک عیسائیوں پر حملوں کے 8 سے زائد واقعات درج کیے گئے۔ ضلع گجپتی میں 22 مارچ 2025 کو جو با کیتھولک چرچ پر پولیس نے دھاوا بولا، خواتین اور بچوں پر حملہ کر کے دو پادریوں کو پاکستانی کہہ کر تشدد کا نشانہ بنایا۔ ضلع گجپتی میں پولیس نے پادری کو تشدد سے زخمی کرنے کے بعد خواتین کی چادریں پھاڑ دیں اور مذہبی علامات کی بے حرمتی کی۔ عیسائیوں پر حملہ کرنے والا یہ پولیس انتظامیہ اسی ضلع میں عصمت دری کرنے والے کی جانب آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا اور نہ ایم جی ایم کالج کی طالبہ کو انصاف دلانے کی کوشش کرتا ہے۔ سچ تو یہ ہے صدیوں سے جاری ان مظالم کو جاری و ساری رکھنے کے لیے تبدیلی مذہب کی مخالفت کی جاتی ہے تاکہ ہندو سماج اور خواتین کا استحصالی نظام قائم و دائم رہ سکے۔ یہی ہندو راشٹر کا خواب ہے۔

☆☆☆

یو اے ای کا گولڈن ویزا اور ہندوستانی

رویش کمار

متحدہ عرب امارات اب ایسا لگتا ہے کہ دنیا کے ارب پتیوں کا مرکز بنتے جا رہا ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک یہاں تک کہ امریکہ، برطانیہ، دوسرے مغربی ممالک اور خود ہمارے ملک ہندوستان کی دولت مند اور کاروباری شخصیتیں خاص طور پر دوبئی منتقل ہو رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دوبئی ہر کسی کے لئے پُرکشش مقام بن گیا ہے۔ دوبئی اور متحدہ عرب امارات کی دیگر ریاستوں (متحدہ عرب امارات سات ریاستوں دوبئی، ابوظہبی، شارجہ، راس الخیمہ، فجیرہ، ام القوئین اور عجمان پر مشتمل ایک وفاق ہے) میں جرائم نہ ہونے کے برابر ہے اور یو اے ای کی سب سے اچھی بات یہ ہے کہ وہاں مذہب، ذات پات اور رنگ و نسل کی بنیاد پر کسی سے بھی امتیاز نہیں برتا جاتا۔ بہرحال دوبئی میں بسنے کی ایک اسکیم کیا لانچ ہوئی ٹوئٹر پر لوگ خوشی کے مارے اُڑنے لگے۔ کیا ہندوستان میں ایسے لوگوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے جو ہر حال میں ہندوستان چھوڑ دینا چاہتے ہیں، ابھی اور اسی وقت۔ انھیں یہاں کے سسٹم اور سہولتوں سے اب کوئی اُمید نہیں رہی۔ کیوں جن کے پاس پیسہ ہے جو کما رہے ہیں وہ اپنی کمائی بچانے دوبئی جانے کیلئے بے چین ہیں۔ آخر اچھی خاصی آمدنی اچھی خاصی کمائی کے باوجود یہ لوگ دوبئی کیوں جا رہے ہیں۔ کیا اس لئے کہ وہ ہندوستان میں ٹیکس زیادہ دے رہے ہیں؟ اور سہولتوں و سیفٹی کے نام پر کچھ بھی نہیں مل رہا تو اس پر کھل کر بات کرنی چاہئے کہ 2019ء کے بعد سے کارپوریٹ پر ٹیکس کا بوجھ تمام طرح کی چھوٹ کی اسکیموں کو ملا کر 15 فیصد تک رہ گیا ہے جبکہ انفرادی طور پر ٹیکس دینے والوں میں سب سے زیادہ متوسط طبقہ ہے وہ ٹیکس دیتے دیتے سوکھ کر ککڑی ہو گیا ہے اور ککڑی بھی تب پھر نیوز لانڈری میں شائع ووئیک کے اس مضمون پر یہ متوسط طبقہ بحث کیوں نہیں کر رہا ہے کہ ملک اصل میں وہ چلا رہا ہے کارپوریٹ نے ٹیکس دیتے دیتے اس کی حالت خراب ہو رہی ہے مگر یہ ملک اسی کے پیسہ سے چل رہا ہے۔ کیا متوسط طبقہ نے طے کر لیا ہے کہ موقع ملے گا تو ہندوستان سے بھاگ ہی چلیں گے لیکن ہندوستان میں رہ کر ضروری سوال نہیں اُٹھائیں گے۔ ٹائمس آف انڈیا میں ایک مضمون شائع ہوا ہے کہ ہندوستانی عوام امریکہ کی بہ نسبت ایک لیٹر پٹرول کے لئے 21 روپئے زیادہ دیتے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ جوش میں مڈل کلاس نے ایک ایسا ملک بنا لیا کہ اب یہ لگ رہا ہے کہ بولنے کا مطلب چھاپہ یا جیل اور کہیں کوئی سنوائی نہیں۔ مذہب کے نام پر ملک بنانے کی آندھی میں میڈل کلاس کے کندھوں پر ٹیکس کا بوجھ بڑھتا گیا اور حلق سے اس کی آواز نکلنا بند ہوتی گئی۔ متوسط طبقہ کی خاموشی یوں ہی نہیں ہے اس ڈر اور خوف کی خاموشی ہے جس کے لئے وہ خود ذمہ دار ہے۔ اب اس متوسط طبقہ کے پاس ایک ہی راستہ ہے کہیں سے گولڈن ویزا مل جائے تو بڑی خاموشی سے یہاں سے کھسک لے اور واٹس ایپ گروپ میں گڈ مارننگ میسج کے نام پر قوم پرستی کا نظریہ کھیلتا رہا۔ کون لوگ ہیں جو گولڈن ویزا کو لے کر پرجوش ہیں۔ متحدہ عرب امارات نے 23 لاکھ روپے میں زندگی بھر بسنے کے لئے گولڈن ویزا اسی مڈل کلاس کو ذہن میں رکھ کر بنایا ہے۔ کیا متوسط طبقہ یا تھوڑے سے زائد پیسے والے اب ہندوستان میں وقت گزار رہے ہیں۔ مجبوری میں رہ رہے ہیں۔ ایسا کیا ہے دوبئی میں؟ جیسے ہی وہاں سے گولڈن ویزا اسکیم کا اعلان کیا گیا ٹوئٹر پر ہندوستانیوں میں جوش و خروش کی لہر دوڑ گئی۔ کیا صرف یہی وجہ ہو سکتی کہ دوبئی میں پرسنل انکم ٹیکس عائد نہیں ہے یا پھر کچھ اور بھی وجوہات ہیں، ہم کیوں نہیں دوبئی کی طرح محفوظ اور سہولتوں سے لیس شہر بنا سکیں جس میں ہندوستان کے دولتمندوں کا اعتماد ہو، جب ان ہی کا اعتماد یا بھروسہ نہ ہو تو پھر یہاں کے نظام میں کس کا یقین ہے۔ ہم ان لوگوں کی بات نہیں کر رہے ہیں جو پڑھائی اور روزگار کے لئے دنیا کے کئی ملکوں کو ہجرت کر گئے بلکہ ان کی بات کر رہے ہیں جنھوں نے ہندوستان میں پیسہ کمایا لیکن ٹیکس دیتے دیتے اور یہاں کے شہروں کی تھرڈ کلاس سہولتوں سے تنگ آ کر بوریا بستر باندھ کر چلے جانا چاہتے ہیں۔ ہندوستان کے امیروں کی اس منتقلی کو کیا نام دیا جانا چاہئے۔ کیا یہ لوگ اب مان چکے ہیں کہ ہندوستان کے شہروں کا حال اب بھی ٹھیک نہیں ہوگا۔ آپ کو جان لینا چاہئے کہ جس وقت قوم پرستی کا چورن تقسیم ہو رہا ہے اس کی ہوا چلا کر لگاتار آپ کے حقوق لگاتار کم کئے جا رہے ہیں۔ اس وقت امیر لوگ ہندوستان کے بارے میں کیا سوچتے ہیں، کیوں ہندوستان سے نکل جانے کا سوچتے ہیں۔

ہے۔ لکھا جا رہا ہے کہ چین کو بھی یہ سہولت دی جا سکتی ہے۔ یو اے ای نے گولڈن ویزا لانچ کیا ہے۔ اس سے پہلے آپ 4.5 کروڑ سے کچھ زیادہ رقم کی سرمایہ کاری کر کے دوبئی میں رہنے کا حق حاصل کر سکتے تھے لیکن اب دوبئی میں جائیداد خریدنے کی ضرورت نہیں یا وہاں کاروبار میں سرمایہ مشغول کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ بس 23 لاکھ روپیہ دیجئے، آپ کا پس منظر دیکھا جائے گا اور ویزا مل جائے گا۔ گولڈن ویزا والے تاحیات دوبئی میں رہ سکیں گے۔ انہیں وہاں کی شاندار سہولتیں حاصل ہوں گی اور قانونی حقوق بھی حاصل ہوں گے۔ یہی نہیں گولڈن ویزا والے اپنے ارکان خاندان، رشتہ داروں، گھریلو خادماؤں اور ڈرائیوروں کو بھی اسپانسر کر سکتے ہیں۔ اس سے پہلے یو اے ای میں 4.5 کروڑ روپے سے زائد کی سرمایہ کاری کرنی پڑتی تھی مگر اب یہ کام 23 لاکھ روپے سے کچھ زیادہ کی یکمشت رقم دے کر ہو جائے گی۔ ایسا لگتا ہے کہ 23 لاکھ کی رقم پر ویزا دینے کی اسکیم کے پیچھے گریٹر نوئیڈا، نوئیڈا، گروگرام کی واہیات سہولیات سے تنگ لوگوں کو ذہن میں رکھا گیا۔ چار چار کروڑ کا فلیٹ ہے۔ اپارٹمنٹ کے باہر گندگی کا انبار، سکیورٹی کا پتہ نہیں، اسپتال سے لے کر کچھ بھی پتہ نہیں حالت یہ ہے کہ نوئیڈا، گریٹر نوئیڈا اور گروگرام کے لئے لوگ جتنی بڑی بڑی باتیں کر لیں لیکن ان تین شہروں میں ایک بھی ڈھنگ کا کالج نہیں ہے جہاں ان کے ہی بچے اعلیٰ معیاری تعلیم حاصل کر سکیں۔ پرائیوٹ کے نام پر موٹی فیس وصول کرنے کی دوکانات کھل گئی ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں، زیادہ تر پرائیوٹ کالج اس اُصول پر چلتے ہیں کہ انجان اور بے وقوف لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ کوئی نہ کوئی کسی کے سہارے داخلہ لینے آ جائے گا کہ پہلے ڈگری لے لیتے ہیں بعد میں دیکھا جائے گا اور اس طرح وہ موٹی فیس دے آتا ہے۔ متوسط طبقہ دھوکہ دہی کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ اب اسے ٹھگنے کے لئے سائبر فراڈ کی بھی سہولت فراہم کر دی گئی ہے تو ہو سکتا ہے کہ ایسے لوگوں کو ذہن میں رکھ کر یو اے ای نے یہ اسکیم شروع کی ہے تاکہ یہاں کے لوگوں کو صرف 23 لاکھ روپے میں گولڈن ویزا دے کر دوبئی والے کرایہ کے مکان میں رہنا شروع کر دینا چاہئے۔ ضروری نہیں کہ آپ ویزا لے کر لگاتار ہی وہاں رہیں یہ بھی اصول بنایا گیا ہے کہ اگر آپ 6 ماہ تک دوبئی سے باہر رہتے ہیں تب بھی آپ کا ویزا کارکرد رہے گا۔ اگر گولڈن ویزا پانے والے فرد کی موت ہو جائے تو بھی اس کے خاندان والے یو اے ای میں پرمٹ پورا ہونے تک رہ سکتے ہیں۔ دوبئی سے ممبئی راست پرواز کے لئے تین گھنٹے لگتے ہیں اور دوبئی سے دہلی اور بنگلورو کے لئے چار گھنٹے لگتے ہیں۔ یہ امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ قریب 5 ہزار ہندوستانی گولڈن ویزا کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ مطلب ایک اسکیم کیا آئی کہ ایک جھٹکے میں 5 ہزار لوگ ہندوستان کے عظیم شہروں کو چھوڑ کر دوبئی جا کر رہنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ دوبئی میں ہندوستانی سفارت خانہ کی ویب سائٹ کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ 43 لاکھ سے زائد ہندوستان ایسے ہیں جو ابھی تک امارات منتقلی اور نوکری کے ساتھ ساتھ تعلیم کے حصول کے لئے جا رہے تھے لیکن یہ ایک نئی منتقلی ہے۔ ویزا منتقلی اور اچھے شہروں کی تلاش میں لوگ منتقل ہو رہے ہیں کہیں کا بھی ویزا مل رہا ہے ہندوستان کے یہ لوگ اٹیچی اُٹھا کر چل دیتے ہیں۔ یہ اپنے آپ میں بتا رہا ہے کہ یہاں کی بدحال صورتحال سے لوگ پوری طرح تنگ آ چکے ہیں۔ ہندوستان کے دولتمندوں میں ہندوستان چھوڑنے کی اتنی بے چینی کیوں؟ کیا یو اے ای میں ٹیکس نہیں لگتا۔ پیسے والے لوگ متوسط طبقہ کے لوگ ٹیکس دیتے دیتے پریشان ہیں، بدلے میں انھیں خاصی سہولتیں مل نہیں رہی ہیں۔ انھوں نے اب یہ سچائی دیکھ لی، کئی ملکوں میں گھومنے جاتے ہیں تو پتہ چل گیا ہے کہ ہندوستان میں کیا مل رہا ہے اس قدر زیادہ ٹیکس دینے کے بعد بھی۔ کالج سے لے کر اسپتال کباڑ ہی ان کے نصیب میں لکھے ہیں۔ دوبئی میں کوئی Capital Gins Tax نہیں لگتا۔ کوئی پرسنل انکم ٹیکس عائد نہیں کیا جاتا۔ کیا ہندوستانی صرف ٹیکس سے تنگ آ کر وہاں جانا چاہتے ہیں یا انھیں سہولتیں بھی اور سلامتی بھی دوبئی کے مقابلہ میں نہیں مل رہی ہے۔ اچھی تعلیم کے لئے بچوں کو ہندوستان سے باہر الگ الگ ملک بھیجنا پڑ رہا ہے تو بھارت میں رہ کر وہ کیا کریں گے؟ حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق 2014ء اور 2024ء کے درمیان 17,10,800 ہندوستانیوں نے ہندوستانی شہریت ترک کر دی۔ 2022ء میں 2,25,620 لوگوں نے ہندوستانی شہریت ترک کر دی تھی۔ کیا کوویڈ کی وجہ سے اس انتظار میں تھے یا اس دوران ہندوستان کے بدحال نگہداشت صحت کے شعبہ کو انھوں نے دیکھ لیا تھا۔

☆☆☆

اودھ نامہ

دنیا ایسا بادشاہ نہیں چاہتی

برکس پانچ بڑی ابھرتی ہوئی معیشتوں کا ایک گروپ ہے، جس میں برازیل، روس، ہندوستان، چین اور جنوبی افریقہ شامل تھے۔ یہ اصطلاح گولڈ مین سیکس کے ایک ماہر معاشیات نے 2001 میں وضع کی تھی اور اسے 2006 میں BRIC کے طور پر باضابطہ طور پر قائم کیا گیا تھا۔ جنوبی افریقہ نے 2010 میں شمولیت اختیار کی اور اسے BRICS بنا دیا۔ برکس کا مقصد اقتصادی تعاون، ترقی اور عالمی طرز حکمرانی میں بہتری کو فروغ دینا ہے۔ موجودہ برکس میں اب سات ممالک ہیں جن میں مصر اور برکس ورچوئل سمٹ 2022 برکس ممالک کی وجہ کیا ہے... برکس پانچ بڑی ابھرتی ہوئی معیشتوں کا ایک گروپ ہے: برازیل، روس، ہندوستان، چین اور جنوبی افریقہ۔ یہ اصطلاح گولڈ مین سیکس کے ایک ماہر معاشیات نے 2001 میں وضع کی تھی اور اسے 2006 میں BRIC کے طور پر باضابطہ طور پر قائم کیا گیا تھا۔ جنوبی افریقہ نے 2010 میں شمولیت اختیار کی اور اسے BRICS بنا دیا۔ برکس کا مقصد اقتصادی تعاون، ترقی اور عالمی طرز حکمرانی میں بہتری کو فروغ دینا ہے۔ اب اس میں ایتھوپیا، انڈونیشیا، مصر اور متحدہ عرب امارات بھی شامل ہو گئے ہیں، جیسا کہ اوپر بایا جا چکا ہے کہ برکس کا مقصد اقتصادی تعاون، ترقی اور عالمی طرز حکمرانی میں بہتری کو فروغ دینا ہے۔ ظاہر ہے اس کے لئے اس کو چھ پروگرام بھی ہوں گے، برلس کی یہ کوشش بھی ہے کہ وہ اپ نی کرنسی ایجاد کرین اور اسی کے ذریعہ اپ نی تجارت کو فروغ دیں،۔ برکس کے ایسے ک ئی اور دوسرے پروگرام بھی ہیں جن کی بنا پر امریکہ کی چودھراہٹ کو خطرہ محسوس ہتا رہتا ہے۔ یہی دھجہ ہے مریکہ برکس کی مخالفت کرتا رہتا ہے۔

ادھر امریکہ کے نئے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے تجارت کے حوالے سے دوسرے ممالک کے لئے تیرف پلان کا اعلان کیا ہے جس کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ 7 جولائی کو وہائٹ ہاؤس میں اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کی میزبانی کرتے ہوئے ٹرمپ نے صحافیوں کو بتایا تھا کہ امریکہ اور ہندوستان سمجھوتہ کے قریب ہیں۔ ایک دن قبل اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر ایک پوسٹ میں ٹرمپ نے تنبیہ دی: 'برکس کی امریکہ مخالف پالیسیوں سے جڑنے والے کسی بھی ملک پر 10 فیصد کا اضافی ٹیرف لگایا جائے گا اور اس کے لئے انھوں ن ے 9 / جولائی کی ایک ڈیڈ لائین بھی مقرر کی تھی لیکن ٹرمپ کی 9 جولائی کی ڈیڈ لائن بغیر کسی دھوم دھڑاکا کے گزر گئی۔ ممکن ہے ٹرمپ 'امریکہ مخالف' برکس کو دھمکی دینے میں مشغول ہو گئے ہوں۔ 9 جولائی کی ڈیڈ لائن کے بعد ہندوستان پر بھی مزید سخت ٹیرف (امریکی برآمدگی پر 26 فیصد) لگنے تھے، لیکن امریکی انتظامیہ کی طرف سے اس کا کوئی اعلان نہیں ہوا۔ وہائٹ ہاؤس، محکمہ کامرس و محکمہ تجارت کو بھیجے ای میل کا بھی کوئی جواب نہیں ملا۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپسی بات چیت کا راستہ اب بھی کھلا ہے۔ اس پر برازیل کے صدر لوئز اینا سیو لولا دا سلوا نے یہ کہہ کر جوابی حملہ کیا کہ 'دنیا ایسا بادشاہ نہیں چاہتی جو انٹرنیٹ پر بھڑاس نکالے۔' جنوبی افریقہ کے صدر ماتا میلا سیریل رامفوسا ردعمل ظاہر کرنے میں زیادہ صابر رہے، انھوں نے کہا کہ 'طاقتور لوگوں کو دنیا میں بھلائی کا کام کرنے والوں سے بدلہ نہیں لینا چاہیے۔' لیکن ہندوستان نے کسی معتدل بیان بھی دینے کی زحمت نہیں کی۔ اور خاموش رہنے کا متبادل منتخب کیا۔ ٹرمپ کو لگتا ہے کہ دو فریقی کاروبار میں برکس ڈالر کو کنارے لگانے کی تیاری کر رہا ہے۔ جب ٹرمپ نے پہلی بار یہ ایشو اٹھایا تو ہندوستان نے فوراً صفائی دی کہ وہ 'ڈی-ڈالرائزیشن' کی حمایت نہیں کرتا، حالانکہ کچھ معاملوں میں اس کے پاس مقامی کرنسی سسٹم ہے۔ 'بلومبرگ' نے 9 جولائی کو رپورٹ دی کہ ٹرمپ کے اس قدم نے مہینوں سے چل رہی بات چیت میں ایک نیا موڑ لا دیا ہے۔ ویسے یہ بھی ممکن ہے کہ ٹرمپ ہندوستان کے علاوہ کئی دوسرے ممالک کے ساتھ بھی سخت مول بھاؤ کر رہے ہوں۔ 'سی این این' نے اسی دن رپورٹ کیا 'طویل وقت سے ہندوستان کو امریکہ کا ایک اہم شراکت دار تصور کیا جاتا رہا ہے جس کے ٹریڈ ڈیل پر سب سے پہلے سمجھوتہ کرنے کا امکان تھا، لیکن امریکی افسران کے مطابق حال کے دنوں میں ہندوستانی تجارتی مذاکرین نے اپنا رخ سخت کر لیا ہے۔ ہندوستان میں جب سے نریندر مودی جی وزیر اعظم ہوئے ہیں تبھی سے ان کی پالیسی کے بارے مین کوئی بھی حتمی طور پر اندازہ نہیں لگا سکا ہے۔ ایک تو وہ زیادہ طور پر خاموش رہتے ہیں اور جب بولتے ہیں تو لوگوں کے سارے اندازے غلط ثابت ہوتے ہیں، ان کے بیانات سے اکثر ملک کے عوام کو ہی نہیں بلکہ دنیا کے دوسرے ممالک کے سربراہان بھی چونک جاتے ہیں۔

صدر کے طور پر اپنی دوسری مدت کار کے 100 دن مکمل ہونے کے فوراً بعد ٹرمپ نے غلط دعویٰ کیا کہ انھوں نے 200 ممالک کے ساتھ تجارتی معاہدے پورے کر لیے ہیں۔ تقریباً ڈھائی ماہ بعد انھوں نے صرف 3 کا انکشاف کیا ہے برطانیہ، چین اور ویتنام۔ شاید یہ سمجھتے ہوئے کہ کبھی تجارتی شراکت داران کے جارحانہ رخ سے نہیں ڈریں گے، انھوں نے بنگلہ دیش اور سری لنکا سمیت کئی ممالک کو زیادہ ٹیرف والے خط بھیج کر غالباً تول مول کے لیے کچھ اور وقت کی گنجائش دے دی ہے۔۔ اوپری طور پر یہ قدم دباؤ بنانے والا ہے، لیکن اصل میں ایسا کر کے وہ اپنی ہی عزت بچا رہے ہیں۔ ایسے ممالک میں سے زیادہ نے اعتراف کیا ہے کہ ٹرمپ گرجتے زیادہ اور برستے کم ہیں۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ ۵ پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل سائیکل پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

وقف قانون اور مسلم رہنما

معاملہ بیک وقت تین طلاق کا ہو یا حلالہ کا، مسلم پرسنل لاء کا ہو یا اوقاف کا، مساجد کا ہو یا مدارس کا، موجودہ حکمراں طبقہ مسلمانوں کے خلاف ہر حربے کو استعمال کر رہا ہے۔ لیکن گزشتہ مسائل کی طرح مسلمانوں کو آئندہ در پیش چیلینجز سے نبرد آزما ہونے کے لئے مسلم سیاسی، سماجی اور دینی رہنما اتنی دور اندیشی سے کام نہیں کر رہے ہیں جتنی کہ ضرورت ہے۔

سید خالد حسین، سنگاپور
ڈاکٹر محمد شاہد، دہلی

ایک سرکاری اندازے کے مطابق پورے بھارت میں 872,000 سے زیادہ وقف کی جائیدادیں ہیں۔ یہ جائیدادیں، جن میں مساجد، مدارس، قبرستان، درگاہیں، خانقاہیں، خیراتی ادارے اور خالی زمینیں شامل ہیں، ملک کی 30 ریاستوں اور آٹھ مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں اڑتیس لاکھ ایکڑ سے زیادہ رقبہ پر پھیلی ہوئی ہیں اور ان کی کل تخمینہ قیمت 1.2 ٹریلین (دس کھرب) روپے ہے۔ ان جائیدادوں میں سے 402,000 جائیدادیں waqf by user یعنی صارف کے ذریعہ وقف ہیں اور نئے بنائے گئے وقف (ترمیمی) قانون کے تحت حکومت کے قبضے میں جا سکتی ہیں۔ 73,000 سے زیادہ جائیدادیں تنازعات کا شکار ہیں اور نئے قانون کے تحت نئی دفعات سے متاثر ہوسکتی ہیں۔ ان جائیدادوں کو بچانے کے لئے مسلمان عوام اور رہنما وقف (ترمیمی) بل پارلیمنٹ میں پیش ہونے کے بعد سے کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اس بل کے قانون بن جانے کے بعد اس کے قانون کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا اور اب فیصلے کا انتظار ہے، جو کہ ججوں نے ایک ماہ سے زیادہ سماعت اور بحث کے بعد بائیس مئی کو محفوظ کر لیا اور جولائی میں عدالتوں کی چھٹیوں کے بعد جاری کیا جائے گا۔ اس قانون کے خلاف 73 درخواستیں سپریم کورٹ میں داخل کی گئی تھیں لیکن ان میں سے صرف پانچ پر ہی سنوائی ہوئی اور بقیہ اڑسٹھ درخواستیں رد کر دی گئیں۔ ان پانچ درخواستوں میں سے ایک آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے رہنما اسدالدین اویسی کی ہے، ایک جمعیت علماء ہند کے ایک دھڑے کے رہنما ارشد مدنی کی ہے اور بقیہ تین مختلف صوبوں کے افراد کی ہیں۔ سپریم کورٹ کے مسلمانوں سے متعلق چند سابقہ فیصلوں کے مد نظر یہ یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ اس مرتبہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا، ہماری یا حکومت وقت کی۔

لیکن وقف بل کے پارلیمنٹ میں پیش کیے جانے اور وقف قانون بن جانے کے بعد سے مسلمانوں کی طرف سے مار پیچھے پکار ہو رہی ہے۔ گزشتہ چند ماہ میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ میں شامل مختلف مذہبی و سماجی جماعتوں، خصوصاً جمعیت علمائے ہند اور جماعت اسلامی ہند، نے ملک کے مختلف شہروں میں جلسوں، مظاہروں، تقریروں اور پریس کانفرنسوں کے ذریعے وقف (ترمیمی) قانون کے خلاف مسلم اتحاد اور یکجہتی کا اظہار کیا۔ اس مقصد کے لئے دو ماہ قبل پندرہ منٹ کے لئے تمام لائٹیں بند کر کے "بتی گل" کی شکل میں کووڈ کے دور کی تالی تھالی جیسا ایک gimmick بھی منعقد ہوا۔ ایسا لگا جیسے تمام مسلم لیڈر شپ اور عوام اچانک نیند سے بیدار ہو گئے اور صدیوں سے موجود وقف کی جائیدادوں کی بازیابی اور حفاظت کا خیال اچانک دل میں آ گیا۔ لیکن "اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت" والی کیفیت دکھائی دے رہی ہے۔

پاسبان مل گئے۔۔۔

یہ حقیقت بھی قابل غور ہے کہ اگر وقف بل اور اس کے پارلیمنٹ میں پاس ہونے کے خلاف غیر مسلم سیکولر رہنما، جماعتیں اور قانون داں پارلیمنٹ میں اور اس کے باہر آواز نہ اٹھاتے تو علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کے خلاف فیصلے کی طرح وقف بل بھی ایک دن بنا کسی شور شرابے کے قانون بن جاتا اور بھارت کی سوئی ہوئی مسلمان قوم کو اگلے دن ہی اس کی خبر ملتی۔ وقف ایکٹ ہی کیا، ہماری قوم اور اس کے رہنما ہر مصیبت کے آ جانے کے بعد ہی جاگتے ہیں اور سوئی ہوئی قوم کو بھی جگانے کی کوششیں تیز تر ہو جاتی ہیں۔

"تین طلاق" کا معاملہ لے لیجئے۔ بیک وقت تین طلاقیں زبان سے کہہ دینا ایک قبیح عمل اور ایک ناجائز فعل اور بدعت ہے، لیکن ہمارے علماء کرام کو کبھی یہ خیال نہ آیا اور نہ توفیق ہوئی کہ ملت اسلامیہ میں رائج اس رسم کو ختم کرتے۔ بالآخر حکومت کو ہی قدم اٹھانا پڑا اور قانون کے ذریعے اس فعل کو جرم قرار دینا پڑا۔ اس پر مسلمانوں کی طرف سے جو واویلا مچا وہ سب کو معلوم ہے۔ اور اب تلنگانہ ہائی کورٹ نے ایک فیصلے میں کہا ہے کہ مسلم خواتین کو خلع لینے کا مطلق اور غیر مشروط حق حاصل ہے اور اس کے لیے شوہر کی منظوری یا رضا مندی لازمی نہیں ہے جبکہ خلع کے لیے میاں بیوی دونوں کی رضامندی ضروری ہے اور شوہر کی رضامندی کے بغیر خلع شرعاً معتبر نہیں ہوتا۔

چھتیس سال قبل سن 1989 میں دہلی کے ایک مؤقر دانشور و صحافی، سلیمان صابر، نے جماعت اسلامی اور جمعیت علماء کے ذمہ داران کو مشورہ دیا تھا کہ تین طلاق کے معاملے کو از خود درست کر لیں، اس سے پہلے کہ حکومت وقت اس سلسلے میں کوئی غلط قدم اٹھائے اور یہ مسئلہ مسلم پرسنل میں مداخلت کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ لیکن وہی تجاہل عارفانہ اور غفلت۔ نتیجتاً حکومت وقت نے اس کو اپنی مرضی کے مطابق بدل دیا اور مسلم ملت کے خود ساختہ رہبران کچھ نہ کر سکے۔ اگلا نمبر حلالہ کا ہے۔ حلالہ کی غرض سے کیا گیا نکاح، نکاح نہیں زناکاری ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے حلالہ کرنے اور حلالہ کرانے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔ لیکن مجال ہے کہ ہمارے مذہبی، سماجی اور سیاسی رہنما اس طرف دھیان دیں اور اس گھناؤنی رسم کو مسلم سماج سے ختم کرنے کے لئے کام کریں۔ یہ کام بھی شاید سرکار کو ہی کرنا پڑے گا اور ایک بار پھر ہمارے نام نہاد رہنما جاگیں گے اور قوم کو جگا کر اس کے خلاف مہم چلائیں گے۔ حلالہ کی رسم کی اکثر مسلمان حمایت کرتے ہیں۔ اس غفلت کے ذمہ دار ہمارے علماء حضرات کو کہا جاسکتا ہے۔ اس قبیح رسم کو حکومت کی جانب سے مداخلت سے قبل ختم کر دیا جانا چاہیے وگرنہ حکومت وقت اپنا مفاد پیش نظر رکھ کر اس کو تبدیل کر دے گی اور اس وقت تمام علماء اور ملت اسلامیہ خود کو بے دست و پا محسوس کرے گی۔ علاوہ ازیں یہ یکساں سول کوڈ کی جانب حکومت وقت کا ایک اور مضبوط قدم ہوگا۔

اردو، فسادات اور پرسنل لاء

اردو بھارت کی بائیس سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔ لیکن ہم نے اس کے ساتھ جو رویہ اپنایا ہوا ہے اور جس طرح غیروں کی طرف سے اس زبان کی مخالفت ہو رہی ہے، وہ دن دور نہیں جب اس زبان کا سرکاری درجہ بھی ختم کر دیا جائے اور ہمارے نا عاقبت اندیش رہنما اور خواب شیریں میں غرق ملت جاگ کر اس مصیبت کو بھی ٹھنڈے پیٹوں برداشت کر لیں۔ اردو زبان وہ ذریعہ تھا جس کی مدد سے متحدہ ہندوستان نے انگریزوں سے آزادی حاصل کی تھی۔ اردو کے خلاف نفرت آزادی سے قبل دلوں میں تھی، لیکن آزادی کے اگلے ہی دن یہ نفرت اس وقت ظاہر ہوئی جب ہندی کو ہندوستانی زبان پر ترجیح دی گئی۔ ڈاکٹر راجندر پرساد کے صدارتی اختیار کے ووٹ نے ہندی کو سرکاری زبان بنا دیا۔ دور حاضر میں مسلمان اردو رسم الخط کے بجائے اپنی تحریروں میں رومن انگلش استعمال کر رہے ہیں۔ گویا یہ اردو کے تابوت میں آخری کیل ٹھوکنے کے مترادف ہے۔ جب اپنا ہی سکہ کھوٹا ہو تو پرکھنے والے کا کیا قصور؟

کئی دہائیوں تک مسلم کش فسادات کے جاری رہنے اور ان کو برداشت کر لینے کے بعد اب ماب لنچنگ اور مساجد کے باہر "جے سری رام" کے نعروں کے ساتھ پر تشدد جلوسوں کو روکنے کے لئے بھی کوئی مؤثر تدابیر نہیں کی گئیں تو خدانخواستہ مسجدوں، مدرسوں اور قبرستانوں پر قبضے کرنا بھی قانونی طور پر جائز قرار دے دیا جاسکتا ہے اور مسلمانوں کو اپنے ان مذہبی مقامات سے ہاتھ دھونا پڑسکتا ہے۔ اس سلسلے میں وقف کا قانون پہلی کڑی معلوم ہوتی ہے۔ آر۔ ایس۔ ایس۔ نے اپنے سماج کو برسر اقتدار لانے کے لیے قریبا 100 سال قبل کوششوں کی ابتداء کی تھی۔ اج ان کی حکمت عملی کامیاب ہے۔ ماب لنچنگ بھی اسی پلاننگ کا ایک حصہ ہے۔ مسلم پرسنل لاء کو ختم کرنے کے لئے پورے ملک میں یونیفارم سول کوڈ کا خطرہ پہلے ہی سالہا سال سے مسلمانوں کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ لیکن اس خطرے سے نمٹنے کے لئے بھی کوئی خاطر خواہ تدبیر پر عمل ہوتا نظر نہیں آ رہا ہے۔ موجودہ حکومت مسلمانوں کے خلاف ہر حربے کو استعمال کر رہی ہے، اور مسلمان ان سے نبرد آزما ہونے کے لئے "ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا ہیں۔

مجرمانہ غفلت

چلیے واپس وقف کی طرف آتے ہیں۔ ہمارے آباؤ اجداد نے اپنی زمینوں کو تعلیم، عبادات، رزق حلال، رفاع عام اور دیگر دینی خدمات کے لیے وقف کیا تھا۔ وقف بورڈ کے عہدے داران اس کا فائدہ اٹھاتے رہے اور یہ زمینیں وقف کے صرف چند عہدے داران کے ذاتی منافع کا ذریعہ رہی ہیں۔ یہ عہدے داران ہمیشہ اس بات سے غافل رہے کہ بھارت کا مسلمان اندیشوں میں جی رہا ہے، پریشان حال ہے اور مظالم کا شکار ہے۔ یہ ذمہ داران اور عہدے داران وقت رہتے تعمیراتی کام نہ کر سکے۔ یہ کیسی مجرمانہ غفلت تھی کہ نہ کوئی تعلیمی ادارہ بنایا، نہ کوئی اسپتال تعمیر کیا، نہ کوئی ریسرچ سینٹر قائم کیا، نہ کوئی اسکلس ڈیولپمنٹ سینٹر قائم کیا، نہ کوئی میڈیکل کالج بنایا، نہ کوئی فارمیسی کالج بنایا، نہ کوئی پولی ٹیکنیک بنایا، نہ کوئی گرلز ہاسٹل بنایا، نہ کوئی بوائز ہاسٹل بنایا، نہ کوئی اولڈ ایج ہوم بنایا (گو کہ اس کی مسلم ملت میں ضرورت نہیں ہوتی)، نہ کوئی بڑی مسجد تعمیر کی اور نہ کوئی بڑا مدرسہ قائم کیا۔

اس طرح کی اور بہت سی مثالیں دی جاسکتی ہیں جہاں ہم کام کر سکتے تھے، لیکن وقف پر قابض مسلم ذمہ داران کی غفلت نے اج ہمیں یہ دن دکھایا ہے کہ کھربوں روپے کی وقف کی جائیدادیں خطرے میں پڑ گئی ہیں۔ انہوں نے صرف ذاتی مفاد کے لیے کام کیا۔ جب مواقع تھے لیکن موقع پرستوں نے وہ مواقع ضائع کر دیے۔ نتیجتاً صورت حال یہ ہوگئی ہے کہ حکومت وقف کی زمینوں اور جائیدادوں پر وقف کے کالے قانون کے ذریعے قبضہ کر سکتی ہے۔ عیسائی برادری نے اپنے مقدس مقامات کو محض عبادت گاہوں تک محدود نہیں رکھا، بلکہ انہوں نے تعلیم، صحت اور سماجی خدمات کو بھی خود اپنے ہاتھوں میں لیا۔ خدمت خلق کے لیے ہر وہ ادارہ تعمیر کیا جس کی عوام الناس کو ضرورت تھی۔ گرجا گھر تعمیر کئے اور ان کے پادریوں کی تعظیم اور تکریم میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لیکن ان پادریوں نے کوئی غیر ضروری فتوے جاری نہیں کئے جیسا کہ ہمارے ہاں ہوتا ہے، بلکہ اپنے مفید مشوروں سے خدمت خلق کے متعدد ادارے قائم کروائے۔ ہمارے پاس بھی ایسے ادارے قائم کرنے کے لیے وقف کی زمینیں ہیں۔ کیا ہمارے علماء، ذمہ داران ملت، عہدے داران وقف بورڈ یا کسی دیگر قائد نے ایسی تدابیر اختیار کیں؟ اپنا گھر بھرنے کے علاوہ کیا انہوں نے کبھی سوچا کہ ہماری آنے والی نسلیں کیسے اس ملک میں امن و آشتی سے زندہ رہیں گی۔ مساجد کے ائمہ حضرات تنخواہوں کے لیے بھیک مانگتے رہے۔ کسی نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ آج ہر فرد بیدار ہے یا بیدار ہونے کا ناٹک کر رہا ہے، اچانک ہر خاص و عام کے دل میں درد پیدا ہو رہا ہے، سب خون کے انسو رو رہے ہیں۔ سانپ نکل گیا اور لکیر پیٹ رہے ہیں۔ اژدہا نما وقف قانون مسلمانوں کی وراثت نگلنے کی تاک میں بیٹھا ہے۔ یہ تلخ حقیقت ہے کہ وقف کی بیشمار جائیدادیں غصب کر لی گئیں ہیں یا غیروں کے ہاتھوں میں چلی گئیں۔ بھارتی مسلمانوں، اب ساری زندگی خدشات میں جیو۔ بے حس قوم کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے۔

مصلحت پسندی

مسلم لیڈر شپ کے فقدان اور حکومت وقت اور دیگر تمام سیاسی پارٹیوں کی مسلم لیڈر شپ نہ بننے دینے کی متحدہ سازش کے نتیجے میں "ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی کچھ ہماری خبر نہیں اتی"۔ علی گڑھ یونیورسٹی کا اقلیتی کردار ہو یا وقف بل، سب ہماری نا عاقبت اندیشی کا نتیجہ ہے۔ ہمارے ملی رہنما اگر مصیبت آ جانے کے بعد بھی بیدار ہو جائیں تب بھی غنیمت جانیے۔ جب ایک قد آور قوم اقتدار کی جنگ ہار کر پستہ قد ہو جاتی ہے تو وہ مصلحت پسندی کا شکار ہو جاتی ہے اور اپنے خلاف ہو رہے مظالم کو مصلحت پسندی سے برداشت کرتی ہے، جو بالآخر سم قاتل ثابت ہوتا ہے۔ مصلحت پسندی کے اس عمل نے نوجوان ملت کو بزدل بنا دیا ہے۔ قربانی کا جذبہ ختم ہو چکا ہے۔ اگر یہ بیدار نہ ہوا تو ملت کی قدر و منزلت کا گمنامی کے عمیق سمندر میں دفن ہونے کا اندیشہ ہے۔ جب بزدل کے ہاتھ میں اقتدار آ جاتا ہے تو وہ ظالم بن جاتا ہے، اور مسلمانوں پر ہو رہے تمام مظالم اس قول کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس کا مداوا محض بہادری اور قربانی سے دیا جاسکتا ہے۔

جواب دہی

جو قوم وقت رہتے سوتی رہے گی اس کا انجام بہتر نہیں ہوسکتا۔ آج ہماری نوجوان نسل سوال کر رہی ہے کہ اس غفلت کی ذمہ داری کس کس پر عائد کی جائے۔ کون کون سے افراد ہیں جو ملی امانت کی بربادی کے ذمہ دار ہیں۔ کیا وہ لوگ سزا کے مستحق نہیں ہیں؟ جی ہاں ہیں۔ انہیں قرار واقعی سزا دی جانی ضروری ہے۔ انہوں نے ملت کو سڑکوں پر لا کر چھوڑ دیا ہے اور خود لیڈر شپ کی کمان سنبھال لی ہے۔ وہ بہت کچھ کر سکتے تھے لیکن کچھ بھی نہیں کیا۔ آج ہر خود ساختہ لیڈر شہرت کے توے پر اپنی روٹی سینکتا نظر آ رہا ہے۔ افسوس صد افسوس! چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ علماء اور عمائدین، تمہیں جواب دینا ہے، نہ صرف دنیا کو بلکہ آخرت میں اپنے رب کو بھی۔ ملت کو سڑکوں پر احتجاج کرنے، شور شرابہ کرنے اور سینہ کوبی کرنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ ارباب حکومت بھی جانتے ہیں کہ ایسا ہوگا۔ ایسے احتجاج سے کیسے نمٹا جائے گا وہ بخوبی واقف ہیں۔ کیا اس کا مثبت نتیجہ برآمد ہوگا۔ ذرا سوچ کر بتایئے۔ برآمد نہیں ہوگا برآمد کرانا پڑے گا۔ اگر ہو سکے تو وقف کی زمینوں کو بچایئے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے قربانی درکار ہے۔ قربانی وہ جو عظیم اور مسلسل ہو۔ اپنے مستقبل کو سنبھالیے۔ آنکھیں کھولیے قبل اس کے کہ سب کچھ غائب ہو جائے اور لٹ جائے۔ جی ہاں بات ہندوستانی مسلمانوں کی ہے جو غفلت کا شکار ہیں۔ مسلمانان ہند کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ "کچھ لوہا کھوٹا اور کچھ لوہار کھوٹا"۔ اے ہندوستان کے مسلمانوں جاگو، اصلاح اپنے گھر سے شروع کرو، تعلیم کا نظام بناؤ، اپنا شعور بیدار کرو، جاگو، ابھی بھی وقت ہے۔

اٹھو، وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو، زمانہ چال قیامت کی چل گیا

سید خالد حسین سنگاپور میں مقیم صحافی ہیں اور ڈاکٹر محمد شاہد دہلی میں مقیم ماہر تعلیم ہیں
ان سے بالترتیب 65 91195711+ اور
+91 2166699101
پر رابطہ کیا جاسکتا ہے

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

موج دریا کس طرح بنتی ہے اب زنجیر دیکھ

فہیم انساء مہوش

انا، تکبر، ظلم اور بربریت میں ساری حدود پار کرنے والی باطل قوتیں معصوم بچوں کی نسل کشی دھڑلے سے کر رہی ہے اور دنیا خاموش تماشائی بنی ہے ۔۔۔ کیا یہ انسانیت کے ماتھے پر انسانوں کے نام پر ایک بدنما داغ نہیں ہے ؟۔۔ کیا عرب ممالک مفاد پرستی اور غلامی کا طوق ڈالے خاموش ہیں ؟؟؟؟؟۔۔ کیا معصوم بچوں کے لیے ایک safe zone کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔۔۔ سارے ممالک ان معصوم بچوں کی بھوک پیاس اور تڑپ کو دیکھ رہے ہیں جو پوری ہونا تو کجا پوری کرنے کے لیے جانے پر قتل عام کا شکار ہو رہے ہیں۔۔ کیوں کوئی بھی ملک عملی حکمت عملی اور بچوں کے تحفظ کا مطالبہ نہیں کر رہا ہے ۔۔ جب ک بچوں کو جنگ میں مارنا جینوا کنونشن کے تحت جنگی جرم ہے۔۔ امت مسلمہ ساکت اور جامد کیوں ہوگی ہے غزہ پر۔۔ کتنی شرم کی بات ہے ظالم بربریت کی انسانیت سوز داستان رقم کر رہا ہے وہیں پر خاموش حکمراں اپنا سیاہ باب رقم کر رہے ہیں۔ جہاں انکی خاموشی اپنی بے وقعت اور بزدل حکمرانی کی دلیل پیش کر رہی ہے۔۔ ۔تاریخ جس دور کو یاد رکھے گی وہ ہے " قوت کا مظاہرہ کر کے نقصان اٹھانے کی بے وقوفی پر کاربند رہنا" ۔ ساری انسانیت کو شرمسار کرنے والی طاقتیں۔۔ ایک دن خود زیر ہونگیں لیکن ان کا کیا جو خاموش رہ کر خود عزاب خداوندی کے مرتکب ہو رہے ہیں ۔۔۔ مغربی ممالک جہاں اپنے ترقی یافتہ اور ماڈرن ہونے کے، انسانی حقوق کی پاسداری کے بلند بانگ دعوے کرتے ہے آج وہی بربریت کی پشت پناہی کر رہی ہیں ۔۔۔۔ جو بچوں کو جنگ میں شامل نا کرنے کا حکم نہیں دے سکتے وہ کیا ترقی یافتہ کہلا سکتا ہیں ۔۔ وہ کیا انسانیت کی فلاح کو لازم کر سکتے ہیں۔۔ پانی کے لیے گیلن پکڑے بچے قطار میں کھڑے ہو کر ڈرون حملے سے مارے گیے۔۔۔ کیا یہ ساری دنیا کے لیے توجہ اور انتہائی سخت گیر موقف اختیار کرنے والی بات نہیں ہے؟ ۔۔ وحشیانہ نسل کشی پر خاموشی کیوں؟ کب تک یہ خاموشی ۔۔ کیا دنیا اب نسل کشی پر خاموش ہے رہے گی؟ ۔۔ کیا یہ جرم اتنا سنگین نہیں ہے ک اس سے انسانوں کو فرق نہیں پڑے گا۔

حق و باطل کے اس معرکے میں حق ڈٹا ہوا ہے اور باطل گویا اس استقامت پر بوکھلا گیا ہے۔۔ اپنی قوت کے بے دریغ استعمال سے انجام سے لا پرواہ ہے۔۔ کیونکہ حق نے کبھی شکست کھائی ہی نہیں ہے۔۔۔ کیونکہ حق نا مٹ سکتا ہے اور نا کبھی مٹے گا۔۔

مومن بے خوف ہوتا ہے جانوں کا زیاں اسکے ایمانی قوت کو نا کبھی متزلزل کیا ہے اور نا کبھی کرے گا۔۔۔ تاریخ گواہ ہے ک انا پرست قوتیں تاریخ میں اس دن کی یاد میں محض لعن وطعن بن کر یاد کی جاتی ہیں اور ظلم کی علمبردار بن کر یاد ہوتے ہوئے ملامت پاتی رہتی ہیں ۔۔۔۔ جشن ہمیشہ حق کی فتح کا منایا جاتا ہے ۔۔ اور حق پرست حق کے علمبردار بن کر ہر آنے والی نسل کے لیے باعث تقلید بنیں گے ۔۔ جب ک انسانی حقوق کی پامالی چاہے جتنی ہوتی رہے ہر دور میں اسکی پامالی کرنے والے سیاہ باب بن کر تاریخ میں رقم رہیں گے ۔۔۔

یزید کے پاس طاقت، انا تکبر، حکومت اور لشکر تھا۔۔ لیکن امام عالی مقام کی صداقت، اور حق پرستی نے اس باطل کی بنیادیں اکھاڑ کر رکھ دیں۔۔ حق و باطل کی اس جنگ نے ہر قوم کو حق پرستی کا مفہوم سمجھایا اور اس بات کی تصدیق کر دی کی باطل چاہے جتنا طاقتور ہو۔۔ اسکا مقدر پسپائی اور مٹنا ہی ہے ۔۔

جنگ بندی کے لیے جن شرائط کو اسرائیل لازم کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس کی اس سے زیادہ بے وقوفی اور کیا ہوسکتی ہے ک اپنا اتنا بڑا نقصان کرنے کے باوجود وہ سوچ رہا ہے ک اب مزاحمتی قوتیں اپنا سب کچھ حق کے لیے نچھاور کرنے کے بعد بھی دستبردار ہو جاے گی ۔۔۔ اس سے زیادہ احمقانہ سوچ اور کیا ہوسکتی ہے ۔۔ سوال اور وقار مزاحمت کی قوت کا ہے ۔۔۔ ناکہ وہ قوت جو انسانیت کو تہس نہس کر دے ۔۔۔ جو رہتی دنیا تک اس قوم کو تاریخ کے روبرو شرمسار کرتی رہے ۔۔۔۔ ک وہ وہ قوت جو حق کی آواز کو بربریت سے بھی کمزور نا کر سکی تو پھر وہ کوی قوت تو نہیں ہوئی ۔۔ جس قوت سے بچوں کی زندگیاں ختم کی گیں ۔۔ وہ کوی قوت تو نہیں ہوی ۔۔ اسی لیے باطل چاہے کتنا ہی طاقتور ہو بلاشبہ وہ کمزور ہی ہے ۔۔ اگر اسکے جنگی جرایم میں خاص کر بچے اور خواتین بھوک پیاس سے ، اور امداد لینے پر قتل کیے جاتیں تو اسکی کمزوری کا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے ۔۔۔

امت مسلمہ ایسی اسلامی تاریخ کی جنگِ عظیم اپنی رہنمائی میں رکھتے ہیں جو جنگ بدر کہلاتی ہے ۔۔1000 جنگی مشرکین کے مقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی 313 کی فوج بری طرح باطل کو شکست دے دی تھی ۔۔ جنگ بدر سرے سے باطل کی قوت کا انکار ہے ۔۔ چاہے وہ دور ہو یا اس دور جدید کی اے آئی ٹکنالوجی جس سے فلسطین پر حملے ہو رہے ہیں ۔۔۔۔۔۔ کیا ایسی جنگی نمونہ رکھنے والے اللہ کی طاقت پر یقین اور حق کی فتح اور عظمت و سربلندی کا اپنے سر میں کم جنوں رکھ سکتے ہیں؟ ۔۔ اسرائیل نے ایسی بے جا شرطوں پر جنگ بندی کی تجویز پیش کی کہ جنگ کا بنیادی مقصد ہی ختم ہو گیا جو ک فلسطین کی زمین ،شناخت اور سیاسی خود مختاری کے تنازعہ پر مشتمل ہے ۔ کیونکہ یہ فقط زمینی تنازعہ تو ہے نہیں یہ تو معرکہ ہے حق و باطل کا ۔۔ کربلا کا منظر پیش کرتی غزہ کی زمین آنے والے دور میں مغربی طاقتوں کے لیے ،سارے عالم کے آگے یہ پیغام کی عکاسی کرتی نظر آئے گی ۔"

تونے دیکھا سطوت رفتار دریا کا عروج"

فلسطین کی " آزادی " اور اس پر بے جا تسلط " سے موسوم ۔۔۔ یہ جنگ مزہبی ہونے کے ساتھ ساتھ سیاسی اور قومی اور انسانی حقوق کی جنگ بھی ہے ۔۔

طاقت کے نشے میں چور یمن کا بادشاہ کعبۃ اللہ کی حرمت کی پامال کرنے کے لیے پہنچا لیکن محض ابابیلوں کے لشکر نے اس بادشاہ کے لشکر کو نیست و نابود کر دیا ۔۔ اور باطل مٹ گیا ۔۔ ایسی ہی حق و باطل کی لڑائی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے درمیان ہوی ۔۔ اسکا ظلم و بربریت کا یہ عالم تھا ک وہ قتل عام کرتا رہا بالآخر اسے اللہ تعالی نے دس محرم الحرام کو اسکے تمام لشکر سمیت دریا میں غرق کر دیا ۔۔ اور ظلم جبر و بربریت کے باب کا خاتمہ ہو گیا ۔۔ اور حق کا پرچم بلند ہوا ۔۔۔ اس طرح یہ بات تو طے ہے کے حق و باطل کا ٹکراؤ تا قیامت جاری رہے گا ۔۔ لیکن ان سب کے درمیان حق کا ساتھ دینے والے ، حق پر ڈٹے رہنے والے ، حق پر آواز اٹھانے والے ، اور ظلم و جبر پر روک تھام کرنے والے بھی اس حق کی جنگ میں شامل رہتے ہیں ۔ اور کسی حد تک رہتے ہیں یہ بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے ۔۔۔

روس کے خلاف چیچنیا کی مزاحمت ایک طویل تاریخ رکھتی ہے ۔۔ سو بلاشبہ کئی دہائیوں بعد چیچن مزاحمت کی فتح قرار دی گئی ۔۔ اب فلسطینی مزاحمتی گروہ اسے اپنا آیڈیل مان کر چل رہا ہے ۔۔ جس مزاحمت کا اولین مطالبہ غزہ سے اسرائیلی انخلاء ہے ۔۔ وہیں پر اسرائیل کی یہ شرط کے مزاحمتی گروہ غزہ چھوڑ دیں ۔۔ کیسے عمل ممکن ہوسکتا ہے ۔۔ اگر اسرائیل مزاحمتی حماس کے خاتمے کو شرط بنایے ؟۔۔ اور فلسطین کو ایک آزاد ریاست کا درجہ نا ملے تو کیسے ممکن ہے ؟ بیسویں صدی کے آغاز سے جاری اس جنگ میں مزاحمتی تحریک کا بنیادی مقصد فلسطین کے حقوق ہیں ۔۔ جو فلسطین کی مزہبی شناخت اور سیاسی و قومی شناخت کے مطالبے اور حق کی تحریک بن کر ڈٹی ہوی ہے ۔۔

OIC یورپی یونین اور اسلامی تنظیموں کو چاہیے اسرائیل پر سفارتی دباؤ بڑھایے تاک وہ قتل عام سے باز آجاے اور جنگ بندی کا احترام کرے ۔۔ ساری عالمی تنظیموں بشمول انصاف اور انسانیت پسند تنظیمیں دو ریاستی حل کو یقینی بنانے کی پرزور کوششیں کرے اور عملی اقدامات کو روبعمل لائیں ۔ انصاف پسندی کو عام کرتے ہوے غیر قانونی بستیوں کا خاتمہ کرواے ۔۔ تاک فلسطین کو ایک آزاد اور خود مختار حکومت کا درجہ ملے جو ک اس کا حق ہے ۔۔ انسانی حقوق کی تنظیم ICC کو چاہیے ک تمام کاروائیوں کی ، تحقیقات کراے اور نا صرف جنگی اصولوں کی خلاف ورزی پر بلک جنگی جرایم کے ذمے داروں کے خلاف قانونی کاروای کا لزوم کرے ۔ ان تمام کاروائیوں کی شفاف جانچ کو دنیا کے سامنے رکھے ۔۔ امریکی پشت پناہی میں اسراییل دو لاکھ لوگوں کے قتل عام میں ملوث ہے جس میں زیادہ تر خواتین اور بچے ہیں ۔۔۔ لیکن " حق پرستی" اسلام دشمن سازشوں میں ملوث قوموں کے لیے زنجیر بنتے دیر نہیں لگتی ۔ بھلے ہی مغرب کی قوت و طاقت آج فلسطین کے لیے بربریت کی انتہا کر چکی ہو ۔۔۔ ایک اور موضوع جو اس موضوع سے منسلک ہے ک امت مسلمہ کا اتحاد عملی طور پر بنا کسی طاقتوں کی خوشامدی و ترک مفادات پر مبنی ہو تو آواز حق اپنے مکمل اہداف کے ساتھ رنگ لا سکتی ہے ۔۔ بہر حال ان مزاکرات کے چلتے وقتی جنگ بندی ہو یا نا ہو لیکن جو بات طے ہے وہ اسلام دشمن سازشیں اور انکا بنیادی مقصد بمقابلے حق کی عظمت و سربلندی کے لیے حق کا حصول ۔۔۔

تونے دیکھا سطوت رفتار دریا کا عروج
موج دریا کس طرح بنتی ہے اب زنجیر دیکھ

☆☆☆☆☆

بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ ریاستی حکومت کی اولین ذمہ داری

تلنگانہ انسانی حقوق کمیشن کے چیرمین جسٹس ڈاکٹر شمیم اختر نے ایک خصوصی انٹرویو میں عصر حاضر میں پائے جانے والے تنازعات اور ان کی یکسوئی کیلئے مساویانہ جدوجہد پر زور دیا۔

سید علی طاہر عابدی سے گفتگو کرتے ہوئے جسٹس شمیم اختر نے مساویانہ طور پر مسائل کی یکسوئی پر زور دیا۔

تلگنڈہ سے تعلق رکھنے والے جسٹس ڈاکٹر شمیم اختر ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جن کے ننھیال میں تقریبا 100 برس سے پیشہ وکالت اور قانون سے وابستگی ہے۔ ان کے والد جناب محمد جان مرحوم آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے سبکدوش ہوئے تھے۔ جسٹس ڈاکٹر شمیم اختر ابتداء ہی سے سماجی اور سیاسی جہد کار رہے اور انہوں نے کالج کی سیاست میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اسٹوڈنٹس یونین کی صدارت پر بھی فائز رہے۔ پیشہ وکالت سے وابستگی فطری تھی، 1986ء میں تلگنڈہ کورٹ سے اپنے کریئر کا آغاز کیا۔ 16 برس تک وہ ایڈوکیٹ کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے، ڈسٹرکٹ جج بھی رہے۔

سوال : کیا کمیشن میں دائر کردہ مقدمات کسی امتیازی سلوک کے ساتھ حل کئے جاتے ہیں؟

جواب : انسانی حقوق کمیشن تمام مقدمات کو ایک نظر سے دیکھتا ہے اور مقدمہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اسے بالکل غیر جانبدارانہ انداز میں سنا جاتا ہے اور کسی بھی فرد یا ادارے کے دباؤ کو کمیشن قبول نہیں کرتا۔

سوال : 17/ اپریل 2025ء کو آپ نے عہدے کا جائزہ حاصل کیا تب سے لے کر آج تک کتنے مقدمہ جات کی یکسوئی عمل میں آئی؟

جواب : تا حال 2800 مقدمات حل کئے جا چکے ہیں جن میں شادی بیاہ کے تنازعات، گھریلو تشدد، فوجداری مقدمات شامل ہیں جو تحفظ انسانی حقوق قانون 1993ء کی دفعہ 21D کے تحت دائر کیئے جاتے ہیں۔

سوال : تلنگانہ ہائی کورٹ میں بحیثیت جج آپ نے کتنے فیصلوں کی یکسوئی فرمائی؟

جواب : تقریبا 18000 مقدمات کی سنوائی کی اور فیصلہ سنایا۔ ایک جج کیلئے دن رات سخت محنت کی ضرورت رہتی ہے اور کسی بھی مقدمے کے فیصلے کو بلا کسی سیاسی، سماجی، شخصی اداریاتی دباؤ کے حل کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن انصاف پر یقین رکھنے سے کام آسان ہو جاتا ہے۔

سوال : پیشۂ وکالت سے آپ کیسے وابستہ ہوئے؟

جواب : میرے ننھیال میں تقریبا پچھلے سو برس سے پیشہ وکالت سے کئی حضرات وابستہ رہے اور میرے مرحوم جان محمد صاحب آندھرا پردیش ہائی کورٹ میں سپرنٹنڈنٹ کے عہدے پر فائز تھے۔ اس طرح خاندانی ماحول اور والد صاحب کی ملازمت کا مجھ پر کافی اثر رہا اور میں نے اس پیشے سے خود کو وابستہ کر لیا۔

سوال : تلنگانہ انسانی حقوق کمیشن میں اوسطاً روزانہ کی اساس پر کتنے مقدمات درج ہوتے ہیں؟

جواب : ہر روز تقریبا 10 تا 11 مقدمات درج ہوتے ہیں اور کمیشن ان کی علاجلانہ یکسوئی کرتا ہے اور ہر مقدمہ کی گہرائی تک پہنچ کر حقائق سے آگہی حاصل کرتا ہے۔ کمیشن ہر طرح اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کسی بھی فریق کے ساتھ زیادتی یا ناانصافی نہ ہو۔

جسٹس ڈاکٹر میم اختر نے عوام کو مشورہ دیا کہ جس طرح ممکن ہو سکے اپنے تنازعات کی عدالت سے باہر یکسوئی کریں۔ اس سے وقت توانائی بچے گی اور فریقین قانونی پیچیدگیوں میں الجھنے سے محفوظ رہیں گے۔

****

مہاراشٹر: نرسوں نے دیا غیر معینہ ہڑتال کا انتباہ

ممبئی، (یو این آئی) مہاراشٹر اسٹیٹ نرسز ایسوسی ایشن نے ریاستی حکومت کو خبردار کیا ہے کہ اگر 18 جولائی تک ان کے مطالبات تسلیم نہیں کیے گئے تو ریاست بھر میں غیر معینہ مدت کی ہڑتال کا آغاز کیا جائے گا۔ اس تنظیم نے 7ویں پے کمیشن کے تحت تنخواہوں کے بقایاجات اور کنٹریکٹ پر نرسز کی بھرتی کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے سے آزاد میدان میں احتجاج شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اگر اس تاریخ تک مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو 000,30 سے زائد نرسیں ہڑتال میں شریک ہوں گی، جس سے ریاست کے سرکاری اسپتالوں میں صحت کی سہولیات شدید متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ ایسوسی ایشن کی جنرل سکریٹری سمترا اٹوتے نے وضاحت کی کہ سرکاری اسپتالوں میں نرسنگ کی تقریباً 50 فیصد آسامیاں خالی ہیں، جس سے موجودہ عملے پر شدید دباؤ ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ حکومت مستقل تقرری کی بجائے عارضی کنٹریکٹ پر ان آسامیوں کو پر کر رہی ہے، جسے نرسز نے یکسر مسترد کر دیا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ یہ پالیسی نہ صرف غیر منصفانہ ہے بلکہ نرسنگ شعبے میں معیار پر بھی اثر ڈالتی ہے۔ احتجاجی نرسوں نے مرکزی حکومت کے اسپتالوں اور ریاستی اسپتالوں کے درمیان تنخواہ کے فرق پر بھی شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔

ہیمنت بسوا سرما ہندوستان کا سب سے بدعنوان وزیر اعلیٰ

'کچھ ہی وقت میں کانگریس کے ببر شیر آسام کے وزیر اعلیٰ کو جیل پہنچائیں گے'، جلسۂ عام سے راہل گاندھی کا خطاب

گوہاٹی۔ ''آسام کے وزیر اعلیٰ ہندوستان کا سب سے بدعنوان وزیر اعلیٰ ہے...اور کچھ ہی وقت میں کانگریس کے ببر شیر اسے جیل پہنچائیں گے۔ اس کا خوف اس کی آنکھوں میں صاف نظر آ رہا ہے، کیونکہ اسے اب نہ مودی بچا پائیں گے اور نہ ہی شاہ۔'' یہ بیان راہل گاندھی نے آج آسام کے چیگاؤں میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ انھوں نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کو نہ صرف ہدف تنقید بنایا بلکہ ان کے ساتھ ساتھ ان کے کنبہ پر بھی بدعنوانی کا الزام عائد کیا۔ راہل گاندھی نے اپنی تقریر کے دوران عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ ''آج جو کچھ آسام میں ہو رہا ہے، وہی پورے ملک میں ہو رہا ہے۔ یہاں کے وزیر اعلیٰ خود کو راجہ سمجھتے ہیں۔ وہ اڈانی-امبانی کو آپ کی دولت، آپ کی زمین دینے میں مصروف ہیں۔ لیکن جب آپ ان کی آواز سنیں گے، ان کی آنکھوں میں دیکھیں گے تو آپ کو اس کے پیچھے خوف نظر آئے گا۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''وہ (ہیمنت بسوا سرما) بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں، چیختے ہیں، لیکن ان کے دل میں خوف ہے۔ ایسا اس لیے، کیونکہ وہ جانتے ہیں ایک دن کانگریس کے ببر شیر انھیں جیل میں ڈال دیں گے۔ انھیں اپنی سبھی بدعنوانی کا حساب آسام کی عوام کو دینا ہوگا۔'' راہل گاندھی نے کہا کہ ہیمنت بسوا سرما کے جیل جانے سے متعلق جو بیان وہ دے رہے ہیں، وہ بلاوجہ نہیں ہے، ایسا ہوگا اور لوگ دیکھیں گے۔ میڈیا والے بھی انھیں جیل جاتے ہوئے دکھائیں گے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ ''میں جو بولتا ہوں، وہ ہوتا ہے۔ میں نے کووڈ، نوٹ بندی، غلط جی ایس ٹی کے وقت جو بولا اس کا نتیجہ سب کو نظر آیا۔ میں آج بول رہا ہوں کہ کچھ ہی وقت میں میڈیا والے آپ کے وزیر اعلیٰ کو جیل جاتا ہوا دکھائیں گے اور انھیں نریندر مودی، امت شاہ بھی نہیں بچا پائیں گے۔'' وہ اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں ''یہ کام کانگریس پارٹی نہیں کرے گی۔ یہ کام آسام کے نوجوان، کسان، مزدور اور ہر طبقہ کے لوگ کر کے دکھائیں گے، کیونکہ انھیں پتہ ہے کہ یہ شخص بدعنوان ہے۔ یہ شخص 24 گھنٹے آسام کی زمین چوری کرتا ہے، کہیں سولر پارک کے نام پر، کہیں ریسورٹ کے بہانے...اور یہ بات آسام کا بچہ بچہ جانتا ہے۔''

کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے کہا- ملک کی سب سے قدیم پارٹی (کانگریس) کو اپنے ممبر کو قرض دینا پڑتا کہ بی جے پی ریاست میں حکومت بنا سکے۔ وہ شخص جو کانگریس چھوڑ کر بھاگ گیا تھا اب آسام کا وزیر اعلیٰ ہے۔ ہیمنتا بسوا سرما 2015 میں بی جے پی میں شامل ہونے سے پہلے آسام کی کانگریس حکومت میں وزیر تھے۔ کھرگے نے کہا کہ آسام میں بی جے پی نے جن لوگوں کے ساتھ ناانصافی کی ہے انہیں جیل بھیج دیا جائے گا۔ انہیں اب جیلوں کی مرمت کرانی چاہئے، کیونکہ انہیں وہاں رہنا پڑے گا۔ آسام میں لوگوں کو غیر قانونی تارکین وطن کا پتہ لگانے کی آڑ میں دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اگلے سال ہونے والے انتخابات میں بی جے پی کی قیادت والی حکومت کو سبق سکھایا جائے گا۔ گوگوئی نے کہا- خوف میں رہنے والوں کے لئے لڑیں گے گوگوئی نے کہا- ہمنتا بسوا سرما حکومت غریبوں کی زمین پر قبضہ کر رہی ہے۔ یہ پیغام بالکل واضح ہے کہ آسام میں کانگریس پارٹی ان تمام لوگوں کے لیے انصاف کے لیے لڑے گی جو خوف اور دہشت کی حکمرانی میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ہم ان تمام لوگوں کے وقار کے لیے لڑیں گے جو اس بدعنوان اور ظالم بی جے پی حکومت کے جبر کا سامنا کر رہے ہیں۔ ملکارجن کھرگے اور راہل گاندھی یہ پیغام دیں گے کہ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

بی جے پی دہلی میں جنگل راج لا رہی ہے: کجریوال

نئی دہلی، (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (عآپ) نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر دہلی میں جنگل راج لانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ نہ تو وزیر داخلہ امت شاہ اور نہ ہی ان کی چار انجن والی حکومت کو دارالحکومت کے لوگوں اور ان کے بچوں کی فکر ہے۔ اے اے پی کے قومی کنوینر اروند کجریوال نے سوشل میڈیا پر کہا کہ بدھ کے روز مسلسل تیسرے دن دہلی کے اسکولوں کو بم دھماکے کی دھمکیاں موصول ہوئیں۔ نہ ہی وزیر داخلہ امیت شاہ اور نہ ہی ان کی چار انجن والی حکومت کو دہلی کے لوگوں اور ان کے بچوں کی فکر ہے۔ بی جے پی دہلی میں جنگل راج لانے پر تلی ہوئی ہے۔ پارٹی کے سینئر لیڈر سوربھ بھاردواج نے کہا کہ پرائیویٹ اسکولوں کو بم دھماکے کی دھمکیوں والے ای-میلز مسلسل آ رہے ہیں۔ والدین صبح سویرے اپنے بچوں کو اسکول چھوڑ دیتے ہیں اور جیسے ہی وہ اپنے دفتر پہنچتے ہیں، اسکول سے گھبراہٹ کی کالیں آنے لگتی ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو گھر واپس لے جائیں۔ والدین اپنے دفتر اور کاروبار چھوڑ کر اسکولوں کی طرف واپس بھاگتے ہیں۔

مسٹر بھاردواج نے کہا کہ ملک کی حکومت کہتی ہے کہ ہم وشوگرو بن گئے ہیں، پوری دنیا میں ہماری بات سنی جا رہی ہے۔ کیا کوئی حکومت صرف یہ کہہ کر بچ سکتی ہے کہ روس سے دھمکی آمیز ای-میلز اور کالیں آ رہی ہیں؟ اگر یہ دھمکیاں روس سے آ رہی

ہیں تو حکومت کو اس پر بات کرنی چاہیے۔ کیا مرکزی حکومت کے پاس اتنا بھی اختیار نہیں ہے؟ ایک زمانے میں بی جے پی کہتی تھی کہ وہ سوئس بینک سے کالا دھن بھی واپس لائے گی۔ اب حکومت ایک بھی مجرم کو پکڑنے میں ناکام ہے جو روزانہ کسی ملک سے ای-میلز بھیج کر ہزاروں لوگوں میں دہشت پھیلا رہا ہے۔ عآپ کے سینئر لیڈر اور سابق نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا نے کہا کہ دہلی کے اسکولوں کو تقریباً ہر ماہ بم دھماکے کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ والدین، بچے، سب خوفزدہ ہیں۔ لاکھوں خاندان ایسی دھمکیوں سے صدمے کا شکار ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ ہر ماہ دھمکیاں ملنے کے بعد بھی نہ کوئی پکڑا جاتا ہے اور نہ ہی حکومت نے اس کا کوئی جواب دیا ہے۔ کیا انٹیلی جنس کا پورا انتظام ناکام ہو چکا ہے؟ کیا تمام انٹیلی جنس ادارے صرف اپوزیشن لیڈروں پر نظر رکھنے اور ان پر جھوٹے مقدمات درج کرنے میں مصروف کار ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ''بی جے پی والوں سے میری گزارش ہے کہ برائے مہربانی انٹیلی جنس سسٹم کے کچھ لوگوں کو اپوزیشن لیڈروں کے پیچھے پڑنے سے ہٹائیں، تاکہ وہ یہ معلوم کر سکیں کہ بچوں کے اسکولوں کو بم دھماکے سے اڑانے کی یہ دھمکیاں کون دے رہا ہے۔''

بالاسور کی بیٹی کے خاندان کو انصاف ملنا چاہئے: کانگریس

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور مہیلا کانگریس کی صدر الکا لامبا نے کہا ہے کہ اڈیشہ میں بالاسور کی بیٹی کے ساتھ جو غیر انسانی سلوک کیا گیا وہ انتہائی شرمناک ہے اور وہ اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کریں گے کہ متاثرہ خاندان کو انصاف ملے۔ مسٹر راہل گاندھی نے کہا، ''میں نے اڈیشہ کے بالاسور میں انصاف کی لڑائی میں اپنی جان گنوانے والی بہادر بیٹی کے والد سے بات کی، میں نے ان کی باتوں میں بیٹی کے درد، خوابوں اور جدوجہد کو محسوس کیا۔ میں نے انہیں یقین دلایا کہ کانگریس پارٹی اور میں ہر قدم پر اس کے ساتھ کھڑے ہیں، جو کچھ ہوا وہ نہ صرف غیر انسانی اور شرمناک ہے، بلکہ پورے معاشرے کے لیے زخم ہے۔ ہم متاثرہ خاندان کو ہر قیمت پر انصاف فراہم کرنے کو یقینی بنائیں گے۔

جمہوریت کسی جماعت کی جاگیر نہیں، عوام کی امانت ہے

بی جے پی کی کم فرق سے ہار جیت والی نشستوں پر ووٹروں کے نام خارج کرانے کی کوشش: تیجسوی یادو

پٹنہ: بہار میں اسمبلی انتخابات سے پہلے ووٹر فہرست کے خصوصی گہرے جائزے (اسپیشل انٹینسیو ریویژن، ایس آئی آر) کو لے کر اپوزیشن نے الیکشن کمیشن اور حکمراں بی جے پی پر نیا محاذ کھول دیا ہے۔ راشٹریہ جنتا دل کے رہنما اور قائدِ حزب اختلاف تیجسوی یادو نے بدھ کو دعویٰ کیا کہ بی جے پی ان اسمبلی حلقوں میں ووٹروں کے نام کاٹنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے جہاں پچھلے انتخابات میں معمولی فرق سے ہار یا جیت ہوئی تھی۔ تیجسوی یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، ''بہار میں اس وقت تقریباً 7 کروڑ 90 لاکھ ووٹر رجسٹرڈ ہیں۔ اگر بی جے پی کی ہدایت پر محض ایک فیصد ووٹروں کے نام بھی ہٹائے گئے تو تقریباً 7 لاکھ 90 ہزار ووٹر فہرست سے غائب ہو جائیں گے۔ ہم نے تو صرف ایک فیصد کا اندازہ لگایا ہے، جبکہ ان کا مقصد اس سے کہیں زیادہ یعنی چار سے پانچ فیصد ووٹوں کو نکالنے کا ہے۔'' انہوں نے مزید لکھا، ''اگر ان 7 لاکھ 90 ہزار

ووٹروں کو ریاست کی 243 اسمبلی نشستوں میں تقسیم کریں تو ہر حلقے سے تقریباً 3250 ووٹ کاٹے جا سکتے ہیں۔ ریاست میں 895,77 پولنگ اسٹیشن ہیں اور ہر اسمبلی حلقے میں اوسطاً 320 بوتھ ہیں۔ اب اگر ایک بوتھ سے صرف 10 ووٹ بھی غائب کیے جائیں تو پوری سیٹ پر 3200 ووٹ کم کیے جا سکتے ہیں۔'' تیجسوی نے انتخابی اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، ''2015 کے اسمبلی انتخابات میں 3000 ووٹ سے کم فرق والی 15 نشستیں تھیں، جبکہ 2020 میں ایسی سیٹوں کی تعداد بڑھ کر 35 ہو گئی۔ اگر 5000 ووٹ سے کم فرق والی سیٹوں کو دیکھا جائے تو 2015 میں ایسی 32 اور 2020 میں 52 نشستیں تھیں۔'' انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی اور الیکشن کمیشن کی ملی بھگت سے انہی کم فرق والی نشستوں پر مخصوص طبقے، برادریوں اور علاقوں کے ووٹروں کو فہرست سے نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تیجسوی نے کہا، ''ہمیں مکمل اندیشہ ہے کہ جن نشستوں پر مقابلہ سخت رہا، وہاں دانستہ طور پر خاص ووٹروں کو نشانہ بنا کر نام خارج کیے جا رہے ہیں۔ مگر ہم سب ہوشیار ہیں، ہمارے کارکن گھر گھر جا کر عوام کو اس سازش سے باخبر کر رہے ہیں۔'' آخر میں انہوں نے دو ٹوک کہا، ''ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ یہ لوگ جس طریقے سے جمہوریت کو کمزور کرنا چاہتے ہیں، ہم اس کی ہر سطح پر مزاحمت کریں گے۔ جمہوریت کسی جماعت کی جاگیر نہیں، عوام کی امانت ہے۔''

اردو کے بغیر ریونیو ریکارڈ سمجھنا ممکن نہیں: عمر عبداللہ

جموں (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اردو زبان کو ریونیو محکمہ کی کارکردگی کے لیے ناگزیر قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ آزادی سے قبل بھی ریاست کے ریونیو ریکارڈ اردو میں ہی رکھے جاتے تھے اور آج بھی اگر کسی اہلکار کو اردو نہیں آتی تو وہ اس محکمہ میں موثر کام نہیں کر سکتا۔ جموں میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جموں و کشمیر انتظامی سروس (جے کے اے ایس) یا انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (آئی اے ایس) کے جو افسران ریاست میں تعینات ہوتے تھے، اگر انہیں اردو زبان نہیں آتی تھی تو انہیں کچھ وقت دیا جاتا تھا تاکہ وہ اس زبان کی بنیادی مہارت حاصل کر سکیں۔ آج اگر کوئی ملازم اردو سے ناواقف ہو تو وہ ریونیو ریکارڈ سمجھنے اور اس پر عمل درآمد کرنے سے قاصر رہے گا۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب حال ہی میں سینٹرل ایڈمنسٹریٹیو ٹریبونل نے نائب تحصیلدار کی بھرتی میں اردو کی لازمی شرط کو معطل کیا۔ سالانہ امرناتھ یاترا کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یاترا 9 اگست تک جاری رہے گی۔

طالبہ کی خودسوزی پر اوڈیشہ اسمبلی کے باہر زبردست احتجاج، حکومت پر انصاف میں تاخیر کا الزام

بھونیشور میں بی جے ڈی کارکنوں اور پولیس کے درمیان جھڑپ، آنسو گیس اور واٹر کینن کا استعمال، متعدد زخمی

بھونیشور۔ بالاسور میں ایک 22 سالہ طالبہ کی خودسوزی کے واقعے کے بعد اوڈیشہ بھر میں غصے کی لہر دوڑ گئی ہے اور احتجاج اب ریاستی دارالحکومت بھونیشور تک پہنچ چکا ہے۔ بدھ 16 جولائی کو اوڈیشہ اسمبلی کے باہر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، جہاں طلبہ تنظیموں، سماجی کارکنوں اور شہریوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ احتجاج اس طالبہ کے انصاف کے لیے کیا جا رہا تھا، جو فقیر موہن کالج، بالاسور میں انٹیگریٹڈ بی ایڈ کورس کی طالبہ تھی۔ اس نے اپنے ایک پروفیسر پر جنسی ہراسانی کا الزام لگایا تھا۔ شکایت کے باوجود کارروائی نہ ہونے پر اس نے 13 جولائی کو خود کو کالج کے باہر آگ لگا لی۔ وہ 90 فیصد جھلس گئی تھی اور پیر کی رات بھونیشور کے ایمس اسپتال میں دم توڑ گئی۔ احتجاجی مظاہرے کے دوران مشتعل ہجوم نے پولیس بیریکیڈنگ کو دھکیلنے کی کوشش کی، جس پر پولیس نے واٹر کینن اور آنسو گیس کا استعمال کرتے ہوئے بھیڑ کو منتشر کیا۔ مظاہرین نے نعرے بازی کرتے ہوئے حکومت پر انصاف میں تاخیر، عدم

سنجیدگی اور تعلیمی اداروں میں خواتین کے تحفظ میں ناکامی کے الزامات لگائے۔ مظاہرین نے کہا کہ محض مالی امداد سے انصاف نہیں ہو سکتا۔ ان کا کہنا تھا کہ طالبہ نے 30 جون کو کالج کی داخلی شکایتی کمیٹی کو تحریری شکایت دی تھی، مگر کالج انتظامیہ نے اسے نظر انداز کیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ ذمہ داروں کو نہ صرف سزا دی جائے بلکہ نظام میں اصلاحات بھی کی جائیں تاکہ آئندہ ایسا واقعہ نہ ہو۔

بھونیشور میں لوئر پی ایم جی اسکوائر کے قریب بدھ کو بی جے ڈی کے کارکنوں اور پولیس کے درمیان جھڑپیں ہوئیں جس میں پارٹی کے کئی رہنما اور کارکن زخمی ہو گئے۔ واقعہ کے وقت بی جے ڈی کارکن فقیر موہن خود مختار کالج کی طالبہ سومیا شری کی موت پر احتجاج کرنے لوک سیوا بھون کا گھیراؤ کرنے جا رہے تھے۔ بی جے ڈی نے سومیا شری کی موت کی تحقیقات اور وزیر اعلیٰ موہن چرن ماجھی اور اعلیٰ تعلیم کے وزیر سوریاونشی سورج کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک ریلی نکالی تھی۔ مظاہرین نے بی ایڈ کی طالبہ سومیا شری کی مبینہ خودکشی کے لیے حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ دوسرے سال کی طالبہ جس نے 12 جولائی کو خودسوزی کی کوشش کی اور 15 جولائی کی رات کو آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسی۔ پولیس کو سینکڑوں پارٹی کارکنوں کو منتشر کرنے کے لیے پانی کی تیز دھار اور آنسو گیس کا استعمال کرنا پڑا۔ مظاہرین نے رکاوٹیں توڑ دیں اور سکیورٹی اہلکاروں سے ان کی جھڑپیں بھی ہوئیں۔ جھڑپوں کے دوران پارٹی کی کئی کارکن اور رہنما زخمی ہوئے۔ مظاہرین نے اس معاملے کے لیے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی زیر قیادت ریاستی حکومت کو مورد الزام ٹھہرایا اور عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ اڈیشہ حکومت نے پہلے ہی کرائم برانچ کو اس واقعہ کی جانچ کا حکم دیا ہے اور متوفیہ کے اہل خانہ کو 20 لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔

ووٹر لسٹ خصوصی نظرثانی کا عمل غیر جمہوری: شرون

پٹنہ، (یو این آئی) راشٹریہ لوک جن شکتی پارٹی (آر ایل جے پی) اور دلت سینا کے قومی ترجمان شرون کمار اگروال نے ریاست میں جاری ووٹر لسٹ خصوصی گہری نظرثانی مہم کے عمل پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ عمل پوری طرح سے ناقابل عمل اور غیر جمہوری ہے۔ مسٹر اگروال نے الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن نے ریاست میں ووٹر لسٹ پر نظرثانی کی آڑ میں ووٹر لسٹ سے دلت، پسماندہ اور غریب ووٹروں کے ناموں کو حذف کرنے کی ایک بڑی سازش رچی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی تاریخ میں پہلی بار محروم اور غریب عوام سے ووٹ کا حق چھیننے کا کام جاری ہے۔ مرکزی حکومت کی طرف سے الیکشن کمیشن پر سیاست کی جا رہی ہے جو جمہوریت کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ صرف وہی ووٹر اور شہری جنہیں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ووٹر سمجھے گی انہیں الیکشن کمیشن ووٹر لسٹ میں شامل کرے گا۔ مسٹر اگروال نے کہا کہ اس سے قبل بھی ووٹر لسٹ کی نظرثانی مہم چلائی گئی تھی، لیکن اس سے پہلے الیکشن کمیشن پر اتنے سنگین الزامات نہیں لگائے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ خصوصی نظرثانی کا عمل اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کے ووٹ چرانے کی کوشش ہے۔ ووٹر نظرثانی کے حوالے سے ہر سطح پر شکوک و شبہات ہیں۔ الیکشن کمیشن کا ہر قدم معمہ بنا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ بی ایل اوز کو بھی مکمل معلومات نہیں دی گئیں۔ بی ایل اوز بھی شک میں ہیں۔ یہ سب ایک بڑی سازش کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ووٹر نظرثانی کے بارے میں کوئی وضاحت کیوں نہیں ہے؟ بہت سی چیزیں چھپائی جا رہی ہیں۔

'اتحاد' پر گمراہ کن خبریں: راج ٹھاکرے کی ذرائع ابلاغ پر شدید تنقید، 'غلط صحافت' کا الزام

ممبئی، (یو این آئی) مہاراشٹر نونرمان سینا کے صدر راج ٹھاکرے نے ذرائع ابلاغ کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ ان کے غیر رسمی بیانات کو غلط انداز میں پیش کیا گیا، جس سے پارٹی اور اپوزیشن کے ممکنہ اتحاد کے متعلق گمراہ کن خبریں منظر عام پر آئیں انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں سوال اٹھایا کہ ''یہ کیسی نئی صحافت ہے؟'' اور اس رجحان پر شدید تشویش ظاہر کی جس میں سنسنی خیز سرخیاں تخلیق کرنے کے لیے بات چیت کو سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کیا جاتا ہے۔ راج ٹھاکرے نے واضح کیا کہ 14 اور 15 جولائی کو اگت پوری میں ہونے والے پارٹی کیمپ کے دوران صحافیوں سے جو گفتگو ہوئی تھی، وہ غیر رسمی تھی اور اس میں انہوں نے محض یہ کہا تھا کہ 5 جولائی کی ریلی سیاسی نہیں بلکہ مراٹھی عوام کی جیت کی علامت تھی۔ تاہم، ان کے بقول کئی انگریزی و مراٹھی اخبارات نے اسے سیاسی اتحاد کی پیش رفت کے طور پر شائع کیا۔ راج ٹھاکرے نے اس طرز رپورٹنگ کو غیر ذمہ دارانہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے عوام کا اعتماد صحافت پر سے اٹھ سکتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ وہ 1984 سے کارٹونسٹ کے طور پر 'مارمک'، 'لوک پربھ'، 'لوک ستہ' اور 'سامنا' سے منسلک رہے ہیں اور صحافت کے اقدار کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کبھی کوئی سیاسی بیان دینا ہو تو وہ خود باقاعدہ پریس کانفرنس کریں گے۔ غیر رسمی بات چیت کو سیاسی خبر میں نہ ڈھالا جائے۔ راج ٹھاکرے نے بعض ممتاز اشاعتی اداروں پر بھی الزام لگایا کہ انہوں نے بغیر تصدیق خبریں شائع کیں اور افسوس ظاہر کیا کہ صحافت میں تصدیق شدہ رپورٹنگ اور سوشل میڈیا کی افواہوں کے درمیان فرق مٹتا جا رہا ہے۔ انہوں نے اس بات کی بھی تعریف کی کہ کئی ایماندار اور دیانتدار صحافی اب بھی موجود ہیں، تاہم انہوں نے زور دیا کہ میڈیا کو سنجیدگی، صوابدید اور اخلاقی معیار کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

فوجا سنگھ کو ٹکر مارنے کا مشتبہ ملزم گرفتار، سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے پولیس کی کارروائی

جالندھر۔ پنجاب پولیس نے جالندھر-پٹھان کوٹ ہائی وے پر 114 سالہ معروف میراتھن رنر فوجا سنگھ کی ہٹ اینڈ رنگ واقعہ کے لیے مبینہ طور سے ذمہ دار شخص کو گرفتار کر لیا ہے۔ آئی اے این ایس کی رپورٹ کے مطابق ملزم امرت پال سنگھ ڈھلوں بنیادی طور سے جالندھر کے کرتار پور کا رہنے والا 26 سالہ غیر مقیم ہندوستانی (این آر آئی) ہے۔ پنجاب پولیس نے واقعہ کے دو دن بعد اسے گرفتار کر لیا۔ ڈھلوں اپنے کنبہ کے ساتھ کینیڈا میں رہتا ہے۔ مبینہ طور پر ایک ہفتے پہلے ہی ہندوستان آیا تھا۔ پولیس افسروں نے تصدیق کی ہے کہ حادثہ کے وقت ڈھلوں ایک ٹویوٹا فارچیونر چلا رہا تھا۔ گاڑی برآمد کر لی گئی ہے۔ پولیس کے مطابق ڈھلوں نے اپنا جرم قبول کر لیا ہے۔ اس نے بتایا کہ حادثہ کے وقت وہ بھوگپور سے کشن گڑھ جا رہا تھا اور گاڑی میں اکیلا تھا۔ فوجا سنگھ پنجاب میں اپنے آبائی گاؤں کے پاس ایک سڑک پار کر رہے تھے تبھی ڈھلوں کی تیز رفتار گاڑی نے اسے ٹکر مار دی۔ ان کے سر میں شدید چوٹیں آئیں اور بعد میں ان کا انتقال ہو گیا۔

پولیس کو ملزم کو پکڑنے میں کامیابی اس وقت ملی جب آس پاس کے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کے ذریعہ فارچیونر کا پتہ لگا۔ پولیس نے ڈھلوں کو اس کے گاؤں تک ٹریک کیا جہاں سے اسے حراست میں لے لیا گیا۔ آدم پور پولیس اسٹیشن میں ایک ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ ڈھلوں پر بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کی متعلقہ دفعات کے تحت معاملہ درج کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ فوجا سنگھ نے 100 سال سے زیادہ کی عمر کے بعد بھی میراتھن دوڑ میں حصہ لے کر لاکھوں لوگوں کو اپنی حوصلہ مندی سے متاثر کیا۔ انہوں نے زندگی کے آخری برسوں میں میراتھن دوڑنا شروع کیا اور بتایا جاتا ہے کہ انہوں نے 100 سے زیادہ میراتھن دوڑ مکمل کی۔ یکم اپریل 1911 کو جالندھر کے قریب بیاس پنڈ میں غیر منقسم پنجاب میں پیدا ہوئے فوجا سنگھ نے 1994 میں ایک حادثہ میں اپنے پانچویں بیٹے کی موت کے بعد اپنے غم سے ابرنے کے لیے دوڑنا شروع کیا تھا۔ 1990 کی دہائی میں انگلینڈ جانے کے بعد 89 سال کی عمر میں فوجا سنگھ نے بین الاقوامی ٹورنامنٹ میں حصہ لیا اور جلد ہی بین الاقوامی میراتھن میں حصہ لینے لگے۔ اپنے بیٹے کے ساتھ الفورڈ میں آباد فوجا سنگھ جلد ہی دنیا بھر میں مشہور ہو گئے کیونکہ انہوں نے 90 سے زیادہ کی عمر میں کئی ریکارڈ بنائے۔ میراتھن کے علاوہ انہوں نے ماسٹرس زمرے میں کئی لمبی دوری کے دوڑ مقابلوں میں بھی حصہ لیا۔

آسام میں مسلمانوں کو بے گھر اور مکانوں کو بلڈوز کرنے کی کارروائی کو فوری طور سے بند کیا جائے

جماعت اسلامی ہند نے آسام میں مذہبی بنیادوں پر مسلم بستیوں کو منہدم کرنے کی کارروائی کی شدید مذمت کی

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر ملک معتصم خان نے آسام میں بڑے پیمانے پر مکانات گرانے اور لوگوں کو بے گھر کرنے کی کارروائیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے فرقہ پرستی قرار دیا ہے۔ ان کارروائیوں کے نتیجے میں اب تک ہزاروں بنگالی نژاد مسلم خاندان بے گھر ہو گئے ہیں اور ان کی مساجد، مدارس اور دیگر سماجی اداروں کو بھی مسمار کر دیا گیا ہے۔ میڈیا کے لیے جاری ایک بیان میں جماعت اسلامی کے نائب امیر ملک معتصم خان نے کہا کہ فیلڈ سروے رپورٹس کے مطابق جون اور جولائی 2025 کے دوران صرف ضلع گوالپارہ میں تقریباً 4000 مکانات منہدم کیے گئے ہیں۔ اس سے قبل بیچ رتنا، کرشا پکھری، بندر متھا اور انتھی بارا گورن نگر میں بھی بڑے پیمانے پر انہدامی کارروائیاں ہوئیں ہیں۔ ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق حالیہ دنوں میں گوالپارہ، دھوبڑی اور نالباری اضلاع میں مجموعی طور پر 8000 سے زائد خاندان ان کارروائیوں سے متاثر ہوئے ہیں۔ آسام حکومت کی اس جارحیت سے مساجد اور دینی مدارس بھی محفوظ نہیں رہے ہیں۔ ان کارروائیوں میں اب تک 20 سے زائد مساجد، 40 سے زائد مکتب اور دینی مدارس اور کئی عیدگاہوں کو نقصان پہنچایا گیا یا ان کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ شدید بارش کی وجہ سے پہلے ہی دریا کے کٹاؤ اور انتظامی غفلت کا شکار کمزور طبقے کے مسلمانوں کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ ہم آسام حکومت کی ان تمام کارروائیوں کی شدید مذمت کرتے ہیں اور متاثرین کے ساتھ اپنی یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں۔

ملک معتصم خان نے کہا کہ یہ کارروائیاں انسانیت، آئین اور منصفانہ طریقہ کار کے تمام اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہیں۔ وہ خاندان جو گزشتہ 70 سے 80 برسوں سے ان زمینوں پر آباد ہیں اور جن کے پاس ووٹر آئی ڈی، آدھار کارڈ اور دیگر دستاویزات پہلے سے موجود ہیں انہیں بغیر کسی نوٹس کے بلڈوزر

سے اکھاڑ پھینکا جا رہا ہے۔ مسلم اکثریتی بستیوں کو لگاتار نشانہ بنایا جا رہا ہے جبکہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والی برادریوں کی بستیوں کو دانستہ طور سے چھوڑ دینا فرقہ وارانہ تعصب کو ظاہر کرتا ہے جو کسی جمہوری ملک میں ناقابل قبول ہے۔ ملک معتصم نے کہا کہ ریاست میں خاص زمین اور پٹے کی زمینوں سے اجتماعی بے دخلی میں شدید قانونی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ مسلمانوں کو زمین سے بے دخل کرنے کے بعد اس زمین کو صنعتی و نجی کاروباریوں کو سونپا جا رہا ہے، جبکہ مقامی کسانوں کو آباد کرنے کے بجائے ان کو زمینوں سے محروم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی ہند حکومت سے مطالبہ کرتی ہے آسام میں آباد بستیوں کے خلاف جاری انہدامی اور بے دخلی کی کارروائیوں کو فوری طور پر روکا جائے۔ متاثرین کو انسانی بنیادوں پر امداد فراہم کی جائے، جس میں اناج، بچوں کی خوراک، طبی امداد، ترپال، صاف پانی اور صفائی ستھرائی کے انتظامات شامل ہوں۔ یہ امدادی کام ضلعی انتظامیہ اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز کے ذریعے کیا جائے۔ تمام متاثرہ خاندانوں کی مقررہ وقت میں باز آبادکاری کی جائے اور ان کو مناسب معاوضہ دیا جائے۔ جن لوگوں کے پاس زمینیں نہیں ہیں ان کو سرکاری زمین پر بسانے کو ترجیح دی جائے۔ ایک اختیاراتی عدالتی کمیشن تشکیل دیا جائے جو ان انہدامی کارروائیوں کی قانونی حیثیت، فرقہ وارانہ امتیاز اور دیگر الزامات کی منصفانہ تحقیق کرے اور اپنی رپورٹ شائع کرے۔

شوا قتل معاملے میں بی جے پی رکن اسمبلی کے خلاف ایف آئی آر درج

بسواراج نے قتل میں ملوث ہونے سے صاف انکار کیا

بنگلورو، (یو این آئی) کرناٹک میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن اسمبلی بی بسواراج نے قتل کے ایک معاملے میں ملوث ہونے کے الزام کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسٹر بسواراج نے بدھ کے روز نامہ نگاروں سے کہا، ''شوکمار عرف بکلو شوا کے قتل کے سلسلے میں مجھ پر سنگین الزام لگائے گئے ہیں۔ البتہ مجھے اس

معاملے کی کوئی جانکاری نہیں ہے اور نہ ہی مجھے پتہ ہے کہ ان پر کس نے حملہ کیا یا کس نے میرا نام لیا۔'' مجھے اس بارے میں میڈیا سے معلوم ہوا۔ قابل غور ہے کہ مجرمانہ پس منظر والے شوا کو کل دیر رات گئے ہلاسورو جھیل کے قریب گھر کے باہر پانچ نامعلوم حملہ آوروں نے بے رحمی سے قتل کر دیا۔ بسواراج نے واضح طور پر کہا، ''متنازع جگہ بدرلی میں ہے، جو میرے کرشنا راج پورم حلقہ میں نہیں آتی ہے۔ یہ مادے پورا اسمبلی حلقہ کا حصہ ہے۔ وہاں زمین کے کسی لین دین میں میرا کوئی دخل نہیں ہے۔ میں نے اپنے دائرہ اختیار سے باہر کے معاملات میں کبھی مداخلت نہیں کی۔''

کرناٹک پولیس نے مجرمانہ پس منظر رکھنے والے شوا کمار عرف بکلو شوا کے قتل کے معاملے میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکنِ اسمبلی اور ریاست کے سابق وزیر برتھی بسوراج کے خلاف ایف آئی آر درج کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ شوا کو منگل کی دیر رات ہلاسورو جھیل کے قریب واقع اس کے گھر کے باہر تیز دھار والے ہتھیاروں سے قتل کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق رات تقریباً 30:10 بجے ایک کار میں سوار پانچ نامعلوم افراد نے شوا پر دھار دار ہتھیاروں سے حملہ کر دیا۔ اس وقت شوا اپنے گھر کے باہر کھڑا تھا۔ حملہ آوروں نے اُسے بری طرح زخمی کر دیا، جس سے موقع پر اس کی ہی موت ہو گئی۔ جوائنٹ پولیس کمشنر (مشرق) رمیش بھنوٹ اور ڈی سی پی ڈی دیوراج نے حملے کے فوراً بعد جائے واردات کا دورہ کیا۔ مقامی لوگوں کے بڑی تعداد میں جمع ہونے کی وجہ سے ماحول کشیدہ رہا۔ شوا کی ماں وجے لکشمی نے اس معاملے میں شکایت درج کرائی، جس کے بعد ہلاسورو گیٹ تھانے میں قتل کا مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ شوا نے تین ماہ قبل بنگلورو پولیس کمشنر کو ایک خط لکھا تھا جس میں الزام لگایا تھا کہ ایم ایل اے اور ان کے ساتھی اسے بار بار دھمکیاں دے رہے ہیں اور ان کی غیر منقولہ جائیدادوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پولیس حملہ آوروں کی شناخت کے لیے سی سی ٹی وی فوٹیج اسکین کر رہی ہے۔ اس معاملے میں ابھی تک کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام سرچشمہ کریم ہیں پروفیسر (ڈاکٹر) اصغر اعجاز قائمی

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): گزشتہ شب ایک سالانہ مجلس عزاء محترم سید مصطفیٰ علی بلگرامی صاحب کی جانب سے امامبارگاہ امامیہ ہال، نیشنل کالونی علی گڑھ میں انعقاد ہوا۔ مجلس کا آغاز معروف سوز خواں میر راشد صاحب کے مرثیے خوانی سے ہوا۔ مجلس کو خطاب شعبہ شیعہ دینیات، اے ایم یو کے پروفیسر (ڈاکٹر) اصغر اعجاز قائمی صاحب قبلہ نے کیا۔ مولانا موصوف نے سورہ الفجر کی آیت مبارکہ نمبر 30-27 کو مطلع سخن قرار دیا جس کا ترجمہ ہے "اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف اس حال میں چل کہ تو خوش ہو اور پسندیدہ قرار پائے۔ پس! میرے بندوں میں شامل ہوجا۔ اور میری جنت میں داخل ہوجا۔" اس آیات کے حوالے سے امام حسین علیہ السلام کو سرچشمہ کریم قرار دیا۔ لفظ کریم پر عمیق و دقیق تحقیق کی روشنی میں اپنی گفتگو کو مربوط کرنے سے قبل ڈاکٹر قائمی صاحب نے قرآن مجید کی عظمت، فضیلت اور کمالات بیان کیا۔ قرآن عظیم اللہ کی آفاقی، لاثانی اور الہامی کلام ہے۔ انسانوں کے لیے نقش حیات اور اسوے زندگی کی اہمیت کے حامل ہے جس کی آیتوں کا ہر لفظ کردار کی رنگینی کے لیے سنگ میل کا درجہ رکھتا ہے۔ قرآن صرف اپنے حرکات وسکنات کی وجہ سے ہی فقط معجزہ نہیں بلکہ یہ اپنے بیان کے اعتبار سے بھی معجزہ ہے۔ اس کے دامن میں جو معنی و مفاہیم پنہاں ہیں اس اعتبار سے بھی خالق کائنات کا آفاقی معجزہ ہے۔ آج بھی یہ سرچشمہ ہدایت ہے اور رہتی دنیا تک سرچشمہ ہدایت رہے گا۔ ڈاکٹر قائمی صاحب لفظ کریم اور سخی کے معنی ومفہوم میں فرق بتایا۔ کریم اسے کہتے ہیں جو بغیر مانگے عطا کرے اور شکر ادا کرنے کا متمنی نہ ہو جیسے رب العالمین۔ سخی کے معنی ہے کہ کسی بندہ کے مانگنے پر دیا جائے اور ساتھ میں امید کرتا ہے کہ لینے والا اس کا شکریہ ادا کرے۔ خالق کائنات کے کریم ہونے کی خصوصیات یہ ہے کہ رحم مادر سے ہی اپنے مخلوق پر کریم رہتا ہے۔ تمام نعمتیں دنیا میں قدم رکھنے سے پہلے اور آخری سانس تک عطا فرماتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر قائمی صاحب حضرت امام حسین علیہ السلام کے کریم ہونے کی فصاحت سے وضاحت کیا۔ آپ جب جھولے میں تھے تب فلکی مخلوق، فطروس پرندے کو حیات بخشی۔ ڈاکٹر قائمی صاحب نے ترمذی شریف کا حوالہ جس میں ذکر ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کریم تھے جن کی چار پشتوں تک کریم ہونے کی بات کہی ہے۔ ان کے باپ (یعقوب ع)※ دادا (اسحاق ع)※ اور پردادا (ابراہیم ع) کریم تھے۔ ان کی نسل میں چار پشتوں سے آگے بات نہ بڑھی۔ امام حسین علیہ السلام کی نسل میں سلسلہ کریم ہونے کا تسلسل امام عج، امام عسکری۔۔۔۔۔امام حسن مجتبیٰ، امام حسین اور امیر المومنین علی ابن ابوطالب علیہ السلام تک ہے۔ یعنی بارہ اماموں تک جاری و ساری ہے۔ آپ ع تین دنوں تک روزہ رکھتے رہے اور سائل کو اپنا کھانا دیتے رہے۔ امام حسین علیہ السلام کربلا پہنچے، حضرت اکبر علیہ السلام کے نام سے زمین خرید کر بنی اسدوالوں کو دے دی، اس شرط پہ کہ میرے چاہنے والے، میری شہادت کے بعد زیارت کے لیے آئیں، تو ان زوار کو تین دنوں تک ان کی مہمان نوازی کرنا۔ یہ ہے آپ کے کریم ہونے کی رہتی دنیا تک کے لیے علامت وصداقت۔ آپ کے کریم ہونے کا سلسلہ جنت میں بھی جاری رہنا ہے کہ رسول اکرم کی حدیث پاک ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام جوانان جنت کے سردار ہیں۔ یہ حدیث اہلسنت اور اہل تشیعہ کی کتابوں میں ذکر ہے۔ آپ ع حقیقی، ظاہری و باطنی سرچشمہ کریم ہیں۔

کانوڑیاترا کے پیش نظر ضلع میں 21 سے 23 جولائی تک اسکول بند

خلاف ورزی کرنے والوں پر ہوگی سخت کارروائی، ڈی ایم نے جاری کیے احکامات

بلندشہر: 16 جولائی (پریس ریلیز) بلند شہر میں کانوڑ یاترا کے پیش نظر ضلع انتظامیہ نے ایک اہم فیصلہ لیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ مسز شروتی کے حکم پر ضلع کے تمام سرکاری، غیر سرکاری اور تسلیم شدہ اسکولوں میں 21، 22 اور 23 جولائی کو چھٹی ہوگی۔ انتظامیہ نے یہ فیصلہ کانوڑ کے راستوں پر ٹریفک کو ہموار رکھنے اور امن و امان کو برقرار رکھنے کے لیے لیا ہے۔ عقیدت مندوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے واضح طور پر خبردار کیا ہے کہ حکم کی خلاف ورزی کرنے والے اسکول مالکان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس میں جرمانے تک کی کارروائی اور تسلیم کی منسوخی شامل ہے۔ دریں اثنا ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ کی ہدایات پر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی رجول کمار نے کوتوالی دیہات علاقے کے جین پور تراہے پر کانوڑ لے کر آ رہے عقیدت مندوں سے ملاقات کی اور ان کا حال دریافت کیا۔ انہوں نے عارضی چوکی پر آرام کرنے والے عقیدت مندوں سے بات کی اور ان کے سفر کے بارے میں بھی معلومات حاصل کیں۔ انتظامیہ نے کانوڑ یاترا کی پر امن تکمیل کے لیے شہریوں سے تعاون کرنے اور صبر وتحمل سے کام لینے کی اپیل کی ہے۔ بلند شہر سے کانوڑیوں کی بڑی تعداد کے گزرنے کے پیش نظر یہ انتظام کیا گیا ہے۔

کسان تربیت لینے کے بعد خود ورمی کمپوسٹ کھاد تیار کر رہے ہیں: ڈی ایم

ضلع مجسٹریٹ نے شہزادپور کنینی گاؤں میں بنائے گئے ٹھوس اور مائع فضلہ سینٹر کا دورہ کیا

بلندشہر 16 جولائی (پریس ریلیز) ترقیاتی بلاک خورجہ کے تحت گرام پنچایت شہزادپور کنینی (اعظم آباد) میں بنائے گئے ٹھوس اور مائع فضلہ (سالڈ اینڈ لیکوڈ ویسٹ مینجمنٹ، ماڈل ولیج اینڈ سینی ٹیشن، انوویشن ٹریننگ اور ڈیموسٹریشن سینٹر) ضلع مجسٹریٹ مسز شروتی نے موقع پر پہنچ کر معائنہ کرتے ہوئے وہاں کیے جا رہے کام کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس موقع پر ضلع مجسٹریٹ نے اپنے تجربات بتائے اور کہا کہ دیہی علاقوں میں ٹھوس اور مائع فضلہ کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگایا جا سکتا ہے۔ بتایا گیا کہ اس تربیتی مرکز میں ٹھوس اور مائع فضلہ کے انتظام کے 14 ماڈل ہیں۔ گرے واٹر کے لیے سوک پٹ ماڈل، گرے واٹر کے لیے میجک پٹ اور موڈیفائیڈ میجک پٹ ماڈل، انفرادی ٹوائلٹ کے لیے ٹوئن لیچ پٹ، ٹوئن لیچ پٹ سسٹم کے لیے گڑھے کا احاطہ، ورمی کمپوسٹنگ، ونڈو کمپوسٹنگ، کمیونٹی لیول پر این اے ڈی ای پی پٹ، کمیونٹی کمپوسٹ پلانٹ، کمپوسٹ، میجک پٹ پر تربیت دی جاتی ہے۔ گوبر، کچن کے فضلے اور سیپٹیج، پلاسٹک کے ٹکڑے کرنے والی مشین، سیپٹیج کو ٹھکانے لگانے کے لیے خندق کا مشترکہ علاج۔ ماڈل کے کام کے بارے میں تربیت کے لیے ماسٹر ٹرینرز کی طرف سے تربیت دی جاتی ہے۔ ریاست کے اضلاع سے 24297 شرکاء کو ٹریننگ دی گئی ہے۔ پی پی ٹی کے ذریعے ضلع مجسٹریٹ کو مرکز میں چلائے جانے والے ماڈل کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔ گھریلو فضلہ کو سینٹر تک پہنچانے کے لیے گھر گھر جمع کرنے کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ ورمی کمپوسٹ کھاد کو تیار ہونے میں تقریباً 45 دن لگتے ہیں۔ سینٹر پر ورمی کمپوسٹ کھاد کو آن لائن کے ساتھ فروخت کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کسان ٹریننگ لینے کے بعد خود ورمی کمپوسٹ کھاد بھی تیار کر رہے ہیں۔ اسکول کے بچے بھی سینٹر کا دورہ کرتے ہیں اور کچرے کے انتظام کے لیے اپنائے گئے طریقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔ نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کے لیے مرکز میں ہفتہ میں ایک مرتبہ سرگرمیاں بھی منعقد کی جاتی ہیں۔ مرکز میں مقامی لوگوں کو بھی روزگار دیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر ڈی پی آر او نوین کمار مشرا بھی موجود تھے۔

یوریا-ڈی اے پی کے زیادہ استعمال پر ڈی ایم کی ایڈوائزری

کہا کہ مٹی کی جانچ کے بعد ہی کھاد کا استعمال کریں کسان

فیروز آباد: 16 جولائی (پی این ایس) پیداوار بڑھانے کے لیے یوریا-ڈی اے پی کا زیادہ استعمال کرنے والے کسانوں کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ اس سے فصل اور کھیت دونوں کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ زرعی سائنسدانوں کی ہدایات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے بہت سے مضر اثرات بھی سامنے آنے لگے ہیں۔ ڈی ایم نے اسے سنجیدگی سے لیا ہے۔ انہوں نے ایک ایڈوائزری جاری کی ہے۔ کھاد کی دکانوں پر پوسٹر اور بینرز لگا کر لوگوں کو آگاہ کیا جا رہا ہے۔

کھیت میں من مانی طور پر کھاد ڈالنے سے فصلوں کو ضروری غذائی اجزا نہیں مل پاتے۔ ضلع مجسٹریٹ رمیش رنجن نے کسانوں کو اس بارے میں آگاہ کرنے کے لیے ایک ایڈوائزری جاری کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس وقت دھان، مکئی، باجرہ جیسی فصلوں کی بوائی تیزی سے جاری ہے۔ کسان یوریا اور ڈی اے پی جیسی کھادیں زیادہ مقدار میں استعمال کر رہے ہیں۔ جس سے فصل اور کھیت دونوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ کاشتکار کھاد کا استعمال متوازن مقدار میں کریں۔ کھاد کی سائنسی سفارشات سے متعلق پوسٹرز اور بینرز تمام کوآپریٹو سوسائٹیز اور پرائیویٹ فرٹیلائزر شاپس پر آویزاں کر دیے گئے ہیں۔ اس کے ذریعے کسانوں کو آگاہ کیا جا رہا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ کھاد کا استعمال مٹی کی جانچ کے بعد ہی کریں۔ فصلوں کو صرف ضروری غذائی اجزا دیں۔ اس سے پیداوار میں اضافہ ہوگا، اور کھیت کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ یوریا اور ڈی اے پی سے صرف نائٹروجن اور فاسفورس حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ فصلوں کی بہتر پیداوار کے لیے پوٹاش، کیلشیم، سلفر، میگنیشیم سمیت کئی دیگر غذائی اجزا کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لیے زرعی ماہرین کی ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ کھاد خریدتے وقت کسانوں کو آدھار کارڈ، کھتونی یا جوٹ بھی ساتھ لانا چاہیے۔ کھاد کا استعمال صرف سوائل ہیلتھ کارڈ کے مطابق کریں۔ نینو یوریا اور نینو ڈی اے پی کو فصلوں کی متوازن غذائیت کے لیے ایک بہتر اور سستا آپشن سمجھا جاتا ہے۔ جب پودوں میں کافی پتے ہوں تو ان کا سپرے مفید ثابت ہو رہا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے یہ بھی بتایا کہ IFFCO کی طرف سے ضلع میں 3 ڈرون فراہم کیے گئے ہیں۔ اس کے ذریعے کھیتوں میں نینو کھاد کا سپرے کیا جا رہا ہے۔ اس سے وقت کی بچت ہوگی۔ کارکنوں کی کمی بھی آڑے نہیں آئے گی۔

خدمت خلق کے تحت غریب ونادار بچوں کو اسکول کی نوٹ بکس تقسیم کی گئیں

دیوبند: 16/ جولائی (فیروز خان) دیوبند کی معروف سماجی تنظیم مانو کلیان منچ نے خدمت خلق کے تحت شہر کے پانچ اسکولوں میں زیر تعلیم نہایت غریب ونادار بچوں کو اسکول کی نوٹ بکس تقسیم کیں اور انکی ماہانہ اسکولی فیس میں بھی تعاون کیا۔ تفصیل کے مطابق آریہ سماج اسکول کے احاطہ میں منعقدہ پروگرام میں اسکول کی پرنسپل اور ششومندر جونیئر ہائی اسکول کے پرنسپل اجے ورما نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مانو کلیان منچ کی جانب سے اس طرح کے خدمت خلق سے متعلق امور انجام دیئے جانے پر اس کے تمام ذمہ داران اور عہدیداران قابل مبارکباد ہیں۔ اس موقع پر تنظیم کے بانی و سرپرست ارون اگروال نے کہا کہ ہمارے چاروں طرف غریب اور لاچار لوگ بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں، جو لوگوں کی ہمدردی کے مستحق ہیں، اس لئے ہمیں ایسے لوگوں کی مدد کے لئے ہمہ وقت تیار رہنا چاہئے۔ انہوں نے تنظیم کی کارگزاریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ غریب اور بے سہارا لوگوں کی خدمت کرنے سے تنظیم کے ہر رکن کو روحانی سکون کا احساس ہوتا ہے تقریباً گزشتہ 20 سالوں سے ان کی تنظیم خدمت خلق سے متعلق امور انجام دیتی آ رہی ہیں۔ اس دوران صحافی ممتاز احمد، چندر پرکاش، امن گوئل، راجیو شرما اور سنیل بنسل سمیت منچ کارکنان وغیرہ موجود تھے۔

جی.جی ویلفیئر ٹرسٹ کے زیر اہتمام "کل ہند مشاعرہ" پھلواری پبلک اسکول میں منعقد

گونڈہ ۱۵ر جولائی: یوپی اردو اکیڈمی کے مالی اشتراک اور جی.جی ویلفیئر ٹرسٹ بارہ بنکی کی جانب سے ایک کل ہند مشاعرہ شہنشاہ غزل حضرت خمار بارہ بنکوی کی یاد میں پھلواری پبلک اسکول میں منعقد ہوا۔ جناب شعیب انور کی صدارت اور عاصم کاکوروی کی خوبصورت نظامت میں بطور مہمان ذی وقار طارق جیلانی صاحب (صدر کاروانِ انسانیت) اور شہرت یافتہ شاعر فیض خمار بارہ بنکوی زینت محفل رہے۔ مہمان خصوصی ساہتیہ بھوشن شیوا کانت مشرا ودروہی جی اور مہمانِ اعزازی شہاب الدین قدوائی صاحب ایڈوکیٹ نے شرکت فرما کر مشاعرہ کو باوقار بنایا۔ پروگرام میں سماجی شخصیت گلزار بانو ایڈوکیٹ صاحبہ کا یوم پیدائش مناتے ہوئے کیک کاٹ کر مبارکباد پیش کی گئی۔ مشاعرہ کا آغاز وسیم مظہر گورکھپوری نے نعت پاک اور اسکول ٹیچر سوربھ نے وندنا سے کیا۔ پروفیسر آر بی سنگھ بگھیل، ڈاکٹر محمود عالم خان، سرپرست اور اساتذہ لیڈر ویر وکرم سنگھ، سہارا بیور پی یادو اور منیجر کرانتی کمار سنگھ وغیرہ نے مہمانانِ گرامی اور شعراء کی گلپوشی کرتے ہوئے مومنٹو دے کر استقبال کیا۔ ڈاکٹر محمد سہیل کی کنوینر شپ میں منعقد مشاعرہ کے منتخب اشعار نذر قارئین ہیں:

تھوڑا ٹھہرو یہ وقت کی گردش
دوست کا انتخاب کر دے گی
(شعیب انور بارہ بنکوی)

شری رام کے آدرشوں کو اپنائے بن
راون کو ہر سال جلایا تو پھر کیا؟
(پردیپ سارنگ)

اب تیرے لوٹنے کا کوئی فائدہ نہیں
دل اب تری رڈار سے باہر چلا گیا
(سراج منظر کاکوروی)

اسی لئے تو ابھی تک سنبھل نہیں پائے
ترے خیال سے باہر نکل نہیں پائے
(فیض خمار بارہ بنکوی)

خوب ہم نے سجائی آج کی شام
آبروئے غزل خمار کے نام
(محمد یعقوب عزم گونڈوی)

چوٹ کھائیں گے مسکرائیں گے
کتنے دن اس طرح بتائیں گے
(کرن بھاردواج)

تو آسکی نہ پاس مرے موت آگئی
آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اسی انتظار میں
(علی بارہ بنکوی)

چلو اب سر پہ اپنے ہم ترنگا باندھ کر نکلیں
ہمیں ہندوستاں کی سرحدیں آواز دیتی ہیں
(وسیم مظہر گورکھپوری)

لکھنوی ہو کے سلیقے کے نہیں ہوتے ہیں
سب عرب والے مدینے کے نہیں ہوتے ہیں
(ابھشریشٹھ تیواری)

خیر مقدم ہے موت تیرا بھی
تو کہاں روز روز آتی ہے
(ستیم روشن لکھنوی)

ساتھ ہی شیوا کانت ودروہی، ایڈوکیٹ لتا شریواستو، صاحب نرائن شرما نتیا سنگھ نول، الحاج گونڈوی، ابھیشک شری واستو شیوم مشرا نے کلام پیش کئے۔ اس موقع پر سبکدوش پرنسپل مالتی سنگھ (جونیئر ہائی اسکول)، اسکول پرنسپل شیویا مشرا، سینئر صحافی کلب محسن، ایڈوکیٹ پرمود نندن شری واستو، محمد عثمان انصاری، پنیتا مشرا، فضیل فاروقی، ثمرہ فاروقی، سومیا دویدی، رینو اگروال، آنند ورما، جیوتی شپرا سنگھ، محمد کیف (مشاعرہ میڈیا) سمیت اسکول اساتذہ، طلباء، طالبات اور سرپرست موجود رہے۔ کنوینر ڈاکٹر محمد سہیل کے کلمات تشکر پر عظیم الشان مشاعرہ کا اختتام ہوا۔

ایک دوسرے کی مدد کیلئے آگے رہنا چاہئے! سید ہاشمی اسلام میں خدمتِ خلق عظیم کار خیر! ڈاکٹر شفیق خاں

سہارنپور/محمود آباد۔۔۔16 جولائی (احمد رضا) اسلامی تعلیمات نے ازل سے ہی ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور صلح رحمی کا درس دیا ہے جہاں اسلام مساوات حق اور عدل وانصاف کی پابندی کا درس دیتا ہے وہیں دین اسلام ایک دوسرے کی مدد کرنے کے شاندار عمل کو بھی فوقیت دیتا ہے نامور سوشل رہبر وصحافی سید ہاشمی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ اسلامی تعلیمات کو دل و دماغ میں محفوظ رکھ کر ہی کامیابی ممکن ہے سید ہاشمی نے کہا کہ آج ہم دین اسلام کی تعلیمات کو اپنا کر ہی کل کائنات میں سربلند رہ سکتے ہیں قابل احترام اسلامی تعلیمات کے حصول کے لئے جس قدر ممکن ہو جدوجہد ہم سبھی پر لازم ہے اسلامی تعلیمات کی روح سے عوامی خدمت کو بڑی اہمیت حاصل ہے جو لوگ خدا کے لئے عوام کی مدد کرتے ہیں اور عوام کے لئے سہولیات مہیا کراتے ہیں وہ لوگ قابل احترام ہیں، ادب کلچر اینڈ ویلفیئر سوسائٹی اور یونائٹ ہسپتال لکھنؤ کے تحت پرانی بازار نعت پور لب راہ میں کل ایک مفت میڈیکل کیمپ کا شاندار سطح پر انعقاد کیا گیا ادب کلچر اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے تحت مفت طبی کیمپ 250 سے زیادہ مریضوں کی مفت جانچ اور ضرورت مندوں کے درمیان مفت دوائیاں تقسیم، اس خاص کیمپ کا افتتاح قابل احترام عوام دوست رہبر ڈاکٹر شفیق خان صدر اقلیتی سبھا سماجوادی سماج وادی پارٹی سیتاپور اور یوتھ سپاہیا اوپندر یادو نے فیتہ کاٹ کر کیا اس موقع پر مہمان خصوصی افضال کوثر نے کہا کہ مفت میڈیکل کیمپ قابل ستائش قدم ہے۔ اس طرح کے کار خیر میں آگے آنا چاہیئے اُنہوں نے آرگنائزر ٹیم کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ یہ خدمت خلق ہے اس طرح کے کاموں کو تیزی کے ساتھ انجام دیں اور اس طرح کا کام پیش کرتے رہا کریں تاکہ اس طرح کے عملی کاموں سے معاشرے کو بہتر پیغام پہنچے اور لاچار، بے سہارا اور غریب عوام کی مدد بھی ہو سکے بی ڈی سی ممبر او پندر یادو نے کہا کہ اس خطے اور معاشرے کے ذریعہ غریب لوگوں کو ایک فائدہ دیا اور کہا کہ وقتاً فوقتاً اس طرح کے مفت کیمپ کا اہتمام کیا جانا چاہئے۔ شکیل خان نے کہا کہ صحت کے میدان میں اس طرح کی پیش رفت خوش آئند ہے ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے ڈاکٹر فیصل خان نے کہا کہ مفت کیمپ کا بنیادی مقصد کمزور اور بے بس اور ضرورت کی مدد کرنا ہے اور اس مقصد کے لئے ہم اسپتال میں علاج کرتے ہیں۔ تاکہ کوئی بھی غریب پیسے کی وجہ سے علاج سے محروم نہ ہو ضلع پنچایت کے ممبر رویندر راوت نے خوشی کا اظہار کیا اور افراط زر کے دور میں مفت میڈیکل کیمپ کو غریب لوگوں کے لئے امرت قرار دیا بتا دیں کہ بارش کی وجہ سے، مریضوں کا جوش بھی قابل دید تھا اور تقریباً 250 مریضوں کی جانچ کی گئی اور ان میں مفت دوائیں تقسیم کی گئیں۔ اس موقع پر، معاشرے کے مختلف شعبوں میں خدمات انجام دینے والے معاشرے کے ذریعہ معروف لوگوں کو اعزاز سے نوازا گیا پروگرام کی صدارت سینئر سماجی کارکن محمد سراج نے کی اور نظامت کے فرائض قابل احترام سماجی کارکن اور معتبر صحافی سعید ہاشمی نے ادا کئے، کیمپ میں خاص طور پر عالم انصاری (بی ڈی سی) ڈاکٹر حمزہ ہاشمی، ڈاکٹر منوج کمار، ڈاکٹر منیش پانڈے، ڈاکٹر آشیش، سابق پردھان صابر علی، سابق بی ڈی سی حسیب احمد، مولانا عارف قاسمی، شفیق مظاہرے فہیم ہاشمی محمد احمد، نبی ہاشمی، حاجی اشرف علی چنا، منصور سلمانی، سفیان انصاری، شعیب انصاری، محمد وسیم، زبیر احمد، پریانشو، ہینشی، وسم احمد، ہارون احمد، رئیس وکیل، آصف برکت انصاری، محمد انصاری، محمد انصاری، سفیان انصاری، شعیب انصاری آخر میں کنوینر فہیم الدین اور کلیم ہاشمی نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا

پھیری لگانے کے لئے نکلا نوجوان مشتبہ حالات میں لاپتہ

دیوبند: 16/ جولائی (فیروز خان) دیوبند کے نزدیکی گاؤں راجوپور کا رہنے والا اسعد حسب معمول پھیری لگانے کے لئے گاؤں سے نکلا تھا، دیر شام تک بھی جب وہ گھر واپس نہیں لوٹا تو اہل خانہ نے اس کی تلاش شروع کر دی۔ اس دوران اسعد کے اہل خانہ کو کسی نے خبر دی کہ سانپلہ رجواہے کے نزدیک ایک موپیڈ لاوارث حالت میں کھڑی ہے، اطلاع ملتے ہی گاؤں پردھان خلیل احمد کے ساتھ موقع پر پہنچے اہل خانہ نے موپیڈ کے ساتھ وہاں پڑا ہوا اسعد کا ایک جوتا بھی برآمد کیا، بعدازیں اسعد کے اہل خانہ نے فوری طور پر تھانہ دیوبند پہنچ کر گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی، مذکورہ معاملہ میں کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے اسعد کی تلاش شروع کر دی ہے۔

بہرائچ کی ڈی ایم مونیکا رانی کے خلاف افسران اور ملازمین کا احتجاج ختم

ڈی ڈی او ڈی پی او نے ایک لیٹر جاری کر کہا کہ نہیں کی گئی ان کے ساتھ کوئی بدتمیزی

بہرائچ: 16 جولائی (پی این ایس) ڈی ایم مونیکا رانی کے خلاف وکاس بھون میں گزشتہ دو دنوں سے احتجاج کر رہے افسران اور ملازمین نے احتجاج ختم کر دیا ہے۔ الزام لگایا گیا کہ 12 جولائی کو چھٹی کے دن بلائی گئی میٹنگ میں ڈی ایم نے ضلع ترقیاتی افسر راج کمار اور ضلع پروگرام افسر نہاریکا وشوکرما سے غیر مہذب زبان میں بات کی۔ اس سے ملازمین میں غصہ آ گیا۔ ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر کی جانب سے ایک مراسلہ جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ دونوں افسران نے کسی بھی قسم کی بے حیائی سے انکار کیا ہے۔ جس کے بعد یہ معاملہ اپنے انجام کو پہنچا۔ ڈی ایم مونیکا رانی نے کانوڑ یاترا 2025 کے انتظامات کے بارے میں حکام سے رپورٹ مانگی تھی، اس کے باوجود انہیں رپورٹ نہیں دی گئی۔ اس پر ڈی ایم نے میٹنگ میں سرزنش کی۔ افسران احتجاج کرتے ہوئے باہر نکل آئے۔ پیر سے تمام افسران اور ملازمین پنچایت راج سیوا پریشد کے بینر تلے وکاس بھون میں دھرنے پر بیٹھ گئے۔ وکاس بھون کے احاطے میں پنچایت راج سیوا پریشد نے ایک خط جاری کیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ 12 جولائی کو ڈی ایم مونیکا رانی نے چھٹی کے دن ایک جائزہ میٹنگ کے دوران ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ آفیسر راجکمار، ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسر نہاریکا وشوکرما سے غیر مہذب زبان میں بات کی۔ کونسل کے ضلع صدر سرویش پانڈے نے ڈی ایم کو ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب تک ڈی ایم مونیکا رانی کا تبادلہ نہیں ہوتا ان کا کام کا بائیکاٹ جاری رہے گا۔ پنچایت راج سیوا پریشد کے دھرنے کے درمیان ڈی ایم مونیکا رانی نے میڈیا کو بتایا کہ افسران کی طرف سے لگائے گئے تمام الزامات غلط ہیں۔ کنور یاترا کے حوالے سے رپورٹ طلب کی گئی۔ اس میں لاپروائی کا مظاہرہ کیا گیا۔ جس کے سبب 27 افسران کی تنخواہیں روک دی گئی ہیں

تیز رفتار بس نے بائک سوار جوڑے کو ٹکر ماردی: ہائر کیئر سینٹر ریفر

دیوبند: 16/ جولائی (فیروز خان) دیوبند منگلور روڈ پر ایک تیز رفتار بس نے بائک سوار جوڑے کو ٹکر مار دی جس کی وجہ سے دونوں شدید زخمی ہو گئے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور زخمیوں کو فوری علاج کے لئے سرکاری ہسپتال میں داخل کرایا، جہاں سے انہیں تشویشناک حالت کے سبب ضلع ہسپتال ریفر کر دیا گیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق گاؤں دگچاڑی کا رہنے والا اونیش اپنی اہلیہ کرن کے ساتھ بائک پر سوار ہو کر مانکی مندر میں پوجا کرنے کے لئے گیا تھا، مندر سے واپس لوٹتے وقت جب وہ دگچاڑی پل کے نزدیک پہنچا تو ایک تیز رفتار بس نے انہیں ٹکر ماردی۔ تصادم اتنا شدید تھا کہ دونوں میاں بیوی سڑک پر گر کر بری طرح زخمی ہو گئے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی 112 پی آر وی گاڑی پر تعینات ہیڈ کانسٹیبل پشپیندر کمار، ڈرائیور اشوک اور خاتون ہیڈ کانسٹیبل انجو نے فوری طور پر دونوں زخمیوں کو سرکاری ہسپتال پہنچایا۔ جہاں ابتدائی طبی علاج کے بعد ڈاکٹروں نے دونوں کی تشویشناک حالت کو دیکھتے ہوئے انہیں ہائر کیئر سینٹر ریفر کر دیا۔ پولیس نے بس کو اپنے قبضے میں لے کر معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔

گورنمنٹ ماڈل ڈگری کالج کپوری گووندپور میں سوچھ بھارت مشن کے تحت پروگرام کا انعقاد

دیوبند: 16/ جولائی (فیروز خان) کپوری گووندپور میں واقع گورنمنٹ ماڈل ڈگری کالج میں سوچھ بھارت مشن کے تحت کالج انتظامیہ کی جانب سے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں کالج کے پروفیسرز نے کالج کیمپس سمیت اردگرد کے علاقہ کی صفائی کی اور یہ پیغام دیا کہ صفائی نہ صرف حکومتی پروگرام ہے بلکہ عوام کی ذاتی اور سماجی ذمہ داری بھی ہے۔ اس موقع پر کالج کے پرنسپل ڈاکٹر راکیش کمار، ڈاکٹر رینو رانی، ڈاکٹر شیلندر کمار اور ڈاکٹر ترسکھ سنگھ نے کہا کہ صفائی کا مفہوم بہت وسیع ہے جو انسان کی صرف اپنی ذات تک محدود نہیں ہے، بلکہ اسے اپنے گھر، محلے اور علاقے کو بھی صاف رکھنا ہے کیوں کہ افراد سے ہی معاشرہ تشکیل پاتا ہے، جب ہر آدمی اپنے گھر، محلے اور شہر کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کرے گا تو پورا ملک صاف ستھرا بن جائے گا اور یوں ایک صاف ستھرا ماحول تشکیل پائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہر فرد میں یہ شعور پیدا ہو جائے تو کافی حد تک صفائی کا نظام گلیوں اور محلوں میں بہتر ہو جائیگا۔ اس دوران کالج کا جملہ اسٹاف موجود تھا۔

سڑک حادثہ میں ایک نوجوان کی موت

دیوبند: 16/ جولائی (فیروز خان) گزشتہ رات ہونے والے سڑک حادثے میں ایک نوجوان جاں بحق ہو گیا۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب اتراکھنڈ کے تھانہ جھبریڑا علاقے کے گاؤں سوساڑہ کا رہنے والا 30 سالہ انکش ولد جھنک اپنی کار سے دیوبند آ رہا تھا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق جیسے ہی انکش کی کار دگچاڑی پل کے قریب پہنچی تو سامنے سے آنے والی ایک تیز رفتار ٹریکٹر ٹرالی سے ٹکرا گئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ کار کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے جس کے نتیجہ میں انکش شدید زخمی ہو گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور زخمی نوجوان کو فوری طور پر سرکاری ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں ابتدائی طبی امداد کے بعد ڈاکٹروں نے انکش کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے اسے ہائر کیئر سینٹر ریفر کر دیا۔ لیکن بدقسمتی سے وہ راستے میں ہی دم توڑ گیا۔ نوجوان کی بے وقت موت سے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ واقعہ کے بعد پولیس نے حادثے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ پولیس کے مطابق حادثہ کے بعد موقع سے فرار ہونے والے ٹریکٹر ٹرالی ڈرائیور کی تلاش کی جا رہی ہے۔ اہل علاقہ نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ جائے حادثہ پر ٹریفک کنٹرول کے لیے سخت انتظامات کیے جائیں تاکہ مستقبل میں اس طرح کے افسوسناک واقعات کے دوبارہ رونما ہونے سے بچا جا سکے۔

غیر ملکی سیاحت، یوپی کو اولین مقام پر لانے کیلئے بیش قیمت مشورہ

معزز ممبران اسمبلی نے ریاست بھر میں سیاحت کے شعبے میں ہوئے کام کی تعریف کی: جے ویر سنگھ

لکھنؤ: 16 جولائی۔مالی سال 2024-25 کے لیے تشکیل دی گئی سیاحت کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے، اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے موجود معزز ممبران اسمبلی سے درخواست کی کہ ان کی طرف سے دی گئی تجاویز اور مشورے کو نافذ کیا جائے گا تاکہ اتر پردیش کے منظرنامے میں سیاحت کو وسیع تر گنجائش فراہم کی جا سکے۔ انہوں نے درخواست کی کہ معزز ممبران اسمبلی اپنے اپنے حلقوں میں واقع قدیم سیاحتی مقامات، مذہبی مقامات اور قدرتی مقامات کے بارے میں تجاویز دیں، تاکہ اتر پردیش کو سیاحتی مرکز کے طور پر ترقی دی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی قابل قیادت اور وزیر اعظم کی تحریک کی وجہ سے اتر پردیش گھریلو سیاحت میں پہلے مقام پر ہے۔ وزیر سیاحت کی طرف سے آج گومتی نگر کے پریٹن بھون میں منعقدہ اس میٹنگ میں معزز ایم ایل اے بھگوان سنگھ کشواہا آگرہ، شیام لال راہی سدھارتھ نگر، منیش کمار عرف منٹو کشی نگر، محترمہ نیلیما کٹیار کانپور، ہرش وردھن باجپئی پریاگ راج، رام شنکر سنگھ، مرزاپور، عمر علی سہارنپور، منیش کمار عرف منٹو کشی نگر، کمل کانت راج بھر عرف پپو اعظم گڑھ، اویناش چندر دویدی چترکوٹ اور وید پرکاش گپتا ممبر اسمبلی ایودھیا موجود تھے۔ تمام معزز ممبران اسمبلی نے اپنے اپنے علاقوں میں سیاحت سے متعلق کاموں کے بارے میں تفصیلات دیں اور نئے مقامات پر سیاحت کے فروغ کے لیے مشورے دیے۔ ممبران اسمبلی نے کہا کہ محکمہ سیاحت کا کچھ کام پورے اتر پردیش میں کشی نگر سے سہارنپور تک نظر آرہے ہے ہیں۔ یہ محکمہ سیاحت کی ایک بڑی کامیابی ہے۔ بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی

ترقی کے ساتھ ساتھ مذہبی، تاریخی، مقامات کی ترقی نے ریاست میں مذہبی اور روحانی سیاحت میں کئی گنا اضافہ کیا ہے۔ سیاحت میں اضافے سے تاجروں کی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے اور لوگوں کو مقامی سطح پر روزگار بھی ملا ہے۔ مہاکمبھ-2025 کا کامیاب نظم، ایودھیا میں رام للا کی تخت نشینی (تنصیب) اور کاشی وشوناتھ میں عقیدت مندوں کی بڑھتی ہوئی تعداد نے یوپی کی سیاحت کو عالمی سطح پر لانے کا کام کیا ہے۔ محترمہ نیلیما کٹیار کانپور، جناب عمر علی خان ایم ایل اے سہارنپور، مسٹر وید پرکاش گپتا ایم ایل اے ایودھیا نے کئی مقامات کی سیاحت کی ترقی کی تجویز پیش کی۔ تقریباً تمام ایم ایل اے نے پانی پر مبنی سیاحت، قدرتی سیاحت، پرندوں کی پناہ گاہوں، بندیل کھنڈ کی قدرتی جنگلات کی دولت، ورثے کے درختوں کے تحفظ، ماحولیاتی سیاحت کے تحت فلاحی مراکز کے ذریعے نیچروپیتھی پر کام کرنے کی درخواست کی۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ سی ایم فیلوشپ پروگرام کے تحت منتخب امیدواروں کے وژن کو وسعت دیں اور ان کے متعلقہ علاقوں میں مذہبی مقامات کی تحقیق کریں اور مقامی لوگوں سے رابطہ قائم کریں اور حوصلہ افزائی کریں۔ اس موقع پر وزیر سیاحت نے سی ایم ریسرچ فیلوشپ کے تحت مقابلہ جیتنے والوں میں ٹیبلٹ تقسیم کیے اور سرٹیفکیٹ بھی دیے۔ اس موقع پر محکمہ کی جانب سے سیاحت کے شعبے میں سرمایہ کاری کی دعوت دینے اور ٹورازم پالیسی 2022 میں رعایتیں دے کر یونٹوں کو فروغ دینے کے حوالے سے پریزنٹیشن دیا گیا۔ قدرتی دوروں اور علاج کے لیے بیرون ملک سے ہندوستان آنے والے غیر ملکیوں کو ویلنس سنٹر سے جوڑنے پر بھی بات چیت ہوئی۔ میٹنگ میں ایڈیشنل سکریٹری سیاحت ایشا پریا، سیاحت کے مشیر جے پی سنگھ، جوائنٹ ڈائرکٹر ویریش کمار، پریتی سریواستو، فائنانس کنٹرولر اور دیگر محکمہ جاتی افسران موجود تھے۔

اتر پردیش فوک اینڈ ٹرائبل کلچر انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام "سرجن" سیریز کی دو آرٹ ورکشاپ

لکھنؤ: 16 جولائی۔محکمہ ثقافت، اتر پردیش کے زیر انتظام اتر پردیش لوک اور قبائل سنسکرتی سنستھان، لکھنؤ، کی طرف سے "سرجن" سیریز کے تحت دو مختلف آرٹ ورکشاپس کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ پہلی ورکشاپ پینٹنگ ورکشاپ ہے جو 15 جولائی سے 21 جولائی 2025 تک گورنمنٹ ویمن پوسٹ گریجویٹ کالج، سرسا گنج، فیروز آباد میں کی جا رہی ہے۔ اس ورکشاپ میں معروف ٹرینر سدیش کمار کی طرف سے شرکاء کو پینٹنگ کی باریکیوں، رنگوں کے امتزاج اور تخلیقی اظہار کی تکنیکوں کی تربیت دی جا رہی ہے۔ ورکشاپ کا انعقاد روزانہ صبح 11 بجے سے دوپہر 1 بجے تک کیا جا رہا ہے۔ دوسری ورکشاپ گجری فوک سنگنگ اینڈ ڈانس ورکشاپ ہے جو 25 جولائی سے 4 اگست 2025 تک سوامی وویکانند سبھارتی یونیورسٹی، میرٹھ میں ہوگی۔ اس میں شرکاء کو گوروسا ہا کے ذریعہ روایتی گجری لوک موسیقی اور رقص کی تربیت دی جائے گی۔ ورکشاپ کا وقت دوپہر 2 بجے سے 4 بجے تک مقرر کیا گیا ہے۔ دونوں ورکشاپ کا مقصد روایتی لوک فنون کو محفوظ کرنا اور نوجوان نسل کو ہندوستانی ثقافتی ورثے سے جوڑنا ہے۔ ان ورکشاپ میں طلباء اور فن سے محبت کرنے والوں کی بھرپور شرکت دیکھی جا رہی ہے۔ یہ تقریب ثقافت اور سیاحت کے وزیر جناب جیویر سنگھ جی کی دوراندیشانہ سوچ، ثقافتی نشاۃ ثانیہ کے لیے ان کی وابستگی اور لوک فنون کو عوام سے جوڑنے کی ان کی شدید خواہش کا زندہ ثبوت ہے۔ ان کا موقف ہے کہ ثقافت تبھی زندہ ہوتی ہے جب سر اور تال کا سنگم ہو۔ وزیر موصوف کی ترغیب سے اتر پردیش کا محکمہ ثقافت مسلسل ایسے پروگراموں میں حصہ لے رہا ہے، جس کے ذریعے ہماری وراثت کی زندہ روایات صرف اسٹیج تک محدود نہیں ہیں بلکہ سماج کے ہر طبقے تک پہنچ رہی ہیں۔ "سرجن" سیریز نہ صرف فن کے ذریعے تخلیقی توانائی کو فروغ دے رہی ہے بلکہ نوجوانوں کے ذہنوں میں جڑوں سے جڑنے کے احساس کو بھی بیدار کر رہی ہے۔

پسماندہ مسلم سماج کی ترقی حکومت کی اولین ترجیح: انصاری

وزیر مملکت دانش آزاد انصاری نے مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کرن رجیجو سے ملاقات کی

لکھنؤ: 16 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش اقلیتی بہبود کے وزیر دانش آزاد انصاری نے بدھ کو کہا کہ پسماندہ مسلم سماج کی ترقی یوگی حکومت کی ترجیح ہے۔ انصاری نے نئی دہلی میں مرکزی وزیر کرن رجیجو سے ملاقات کی اور اسکل ڈیولپمنٹ اور اقلیتی نوجوانوں کے روزگار کے مسئلہ پر تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر اسکل ڈیولپمنٹ، کوالٹی ایجوکیشن، روزگار اور انٹر پرینیور شپ کے فروغ بالخصوص اقلیتی پسماندہ برادری کے نوجوانوں کے لیے موجودہ اسکیموں اور مستقبل کے امکانات پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ انہوں نے ان شعبوں میں اتر پردیش حکومت کی ترجیحات سے آگاہ کیا اور مرکزی حکومت سے تعاون کی توقع ظاہر کی۔ اس دوران جناب رجیجو نے نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے لیے مرکزی حکومت کے ذریعے چلائے جا رہے پروگراموں کے بارے میں بھی جانکاری لی اور اتر پردیش کی کوششوں کی تعریف کی اور ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ میٹنگ کو مثبت اور مفید قرار دیتے ہوئے دانش آزاد انصاری نے یقین ظاہر کیا کہ ریاستی اور مرکزی حکومتوں کے درمیان تال میل سے اقلیتی نوجوانوں کی بہتری کی طرف ٹھوس پیش رفت ہوگی۔ اس موقع پر خصوصی طور سے اقلیتی پسماندہ سماج کے نوجوانوں کے چہار جانب ترقی، تعلیم، روزگار، کاروبار، کو فروغ دینے اور اسکیموں کو موثر طریقے سے نافذ کرنے پر چرچہ ہوئی۔ جناب دانش آزاد انصاری اس طرف وزیر موصوف کی توجہ مبذول کرائی اور مرکزی حکومت سے تعاون کی امید ظاہر کی۔ وزیر موصوف کرن رجیجو نے نوجوانوں کو طاقت ور بنانے کی سمت میں مرکزی حکومت کے ذریعہ چلائی جا رہی اسکیموں سے مستفید کرنے کی بات کہی۔ اور اس سمت میں ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔ جناب دانش آزاد انصاری نے مثبت ملاقات کو مسلم اور پسماندہ سماج کی ترقی کی سمت میں ٹھوس قدم بتایا۔

مختلف علاقوں میں جاری 27 کاموں کے لیے 5 کروڑ 31 لاکھ 62 ہزار روپے جاری

لکھنؤ: 16 جولائی۔اتر پردیش حکومت نے شوگر مل کے علاقے میں زرعی مارکیٹنگ کی سہولیات کے لیے سڑکوں کو چوڑا اور مضبوط بنانے/تعمیر نو کے کاموں کے لیے تخمینہ اریجمنٹ اسکیم کے تحت 27 جاری کاموں کے لیے 05 کروڑ 31 لاکھ 62 ہزار روپے کی رقم مختص کی ہے۔ ان 27 جاری کاموں میں باغپت ضلع کے 21، جونپور کے 04 اور بلند شہر کے 02 کام شامل ہیں۔ اس سلسلے میں سرکاری حکم نامہ محکمہ تعمیرات عامہ نے جاری کیا ہے۔ جاری سرکاری حکم نامے میں ہدایت دی گئی ہے کہ متعلقہ افسران مختص رقم صرف مذکورہ منصوبے پر معیار اور وضاحت کے مطابق خرچ کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ہدایات بھی دی گئی ہیں کہ زیر تعمیر کاموں کو مقررہ معیار کے مطابق معیاری طریقے سے مکمل کیا جائے اور یوٹیلیٹی سرٹیفکیٹ اور تصاویر حکومت کو فراہم کی جائیں۔

پانی ایک قیمتی قدرتی وسیلہ ہے جس کے بغیر زندگی کا تصور بھی ناممکن

جل شکتی وزیر نے پانی کے تحفظ اور ماحولیاتی تحفظ پر مرکوز متاثر کن نمائش کا مشاہدہ کیا

لکھنؤ: 16 جولائی۔ریاستی جل شکتی وزیر شری سوتنتر دیو سنگھ نے کہا کہ پانی ایک قیمتی قدرتی وسیلہ ہے جس کے بغیر زندگی کا تصور بھی ناممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیسے جیسے ضروریات بڑھیں، آبی وسائل کا زیادہ استعمال کیا گیا، جس کی وجہ سے ریاست کے کئی علاقوں میں زیر زمین پانی کی سطح میں تشویشناک کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ جل شکتی وزیر نے آج گومتی نگر میں میرین ڈرائیو میں گراؤنڈ واٹر ڈپارٹمنٹ، اتر پردیش ※ اور کلائمیٹ ڈسکشن انسٹی ٹیوٹ ※ کے مشترکہ زیر اہتمام گراؤنڈ واٹر ویک ※ کے آغاز کے موقع پر اس خیال کا اظہار کیا۔ پروگرام میں مختلف اسکولوں کے طلباء، ماحولیات سے محبت کرنے والوں اور سماجی کارکنوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے پانی کے تحفظ اور ماحولیاتی تحفظ پر مرکوز متاثر کن نمائش کا مشاہدہ کیا۔ اس کے علاوہ عوامی بیداری کے لیے شروع کی گئی خصوصی مہموں کو بھی جھنڈی دکھا کر روانہ کیا - مشن نیر رکھشک اور تبدیلی کی مشال مارچ ※۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اتر پردیش حکومت ریاست بھر میں 16 جولائی سے 22 جولائی 2025 تک زمینی پانی ہفتہ 2025 کا انعقاد کر رہی ہے، جس کا مقصد عام لوگوں کو پانی کے تحفظ اور زیر زمین پانی کے انتظام کے بارے میں آگاہ کرنا ہے۔ اسی سلسلے میں آج جل شکتی وزیر شری سوتنتر دیو سنگھ جی کی باوقار موجودگی میں زمینی پانی ہفتہ کی افتتاحی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر منعقدہ پروگرام میں اسکول کے طلباء اور رضاکاروں نے پانی محفوظ ہے تو کل محفوظ ※ کے جذبے کو اپناتے ہوئے پانی کے تحفظ کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ہیومن واٹر ڈراپ سٹرکچر ※ اور مشال آف چینج ※ جیسی متاثر کن پیشکشوں کے ذریعے انہوں نے معاشرے کو ایک مثبت پیغام دینے کی کوشش کی۔ جل شکتی وزیر نے اس موقع پر بتایا کہ ریاست میں تقریباً 70 فیصد آبپاشی، 80 فیصد پینے کے پانی کی فراہمی اور 85 فیصد صنعتی ضروریات صرف زیر زمین پانی سے پوری ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سال 2000 میں صرف 20 ترقیاتی بلاکس زیادہ استحصال کے زمرے میں تھے، جو اب بڑھ کر 95 ہو گئے ہیں جبکہ محفوظ ترقیاتی بلاکس کی تعداد کم ہو کر 566 ہو گئی ہے۔ زمینی پانی کے تحفظ کے لیے حکومت کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے سوتنتر دیو سنگھ نے مشن نیر رکھشک-10، 10-10، 10-10-00 گھنٹے کی بارش جیسی اختراعات کے بارے میں بتایا۔ کٹائی،

اتر پردیش گراؤنڈ واٹر (مینجمنٹ اینڈ ریگولیشن) ایکٹ-2019 کا نفاذ، زمینی پانی کے انتظام کے پورٹل کا قیام اور ضلع زیر زمین پانی کے انتظامی کونسلوں کو فعال کرنا۔ انہوں نے وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی طرف سے شروع کی گئی بارش پکڑو مہم کی تعریف کی اور کہا کہ یہ مہم بارش کے پانی کے ذخیرہ کو ایک عوامی تحریک میں تبدیل کرنے کی طرف ایک اہم اقدام ہے۔ جناب سنگھ نے اٹل گراؤنڈ واٹر اسکیم کے تحت بندیل کھنڈ سمیت 10 اضلاع کے 26 ترقیاتی بلاکوں میں چل رہے زمینی پانی کے انتظام کے منصوبے کا بھی ذکر کیا، جس میں 550 گرام پنچایتوں میں وسیع عوامی شراکت کے ساتھ واٹر سیکورٹی پلان ※ تیار کر کے پانی کی کھپت کو کم کیا جا رہا ہے اور تحفظ کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ اپنے متاثر کن اختتامی بیان میں وزیر موصوف نے ہر ایک سے اپیل کی کہ وہ زمینی پانی کے تحفظ کو اپنی اجتماعی ذمہ داری سمجھیں اور اس کے تحفظ اور فروغ میں شراکت دار بنیں۔ پروگرام کے آخر میں انہوں نے تمام شرکاء، طلباء، اساتذہ، رضاکاروں اور افسران کا شکریہ ادا کیا اور سب سے اپیل کی کہ وہ پانی کی بچت کی اس مہم کو لوگوں میں پھیلا دیں۔

ایم پی اقراء حسن نے کمشنر سے کی اے ڈی ایم کی شکایت

سہارنپور: 16 جولائی (یو این آئی) کیرانہ سے سماج وادی پارٹی (ایس پی) کی رکن پارلیمان اقراء حسن نے سہارنپور کے اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سنتوش بہادر کے ذریعہ کئے گئے توہین آمیز سلوک کی تحریری شکایت کمشنر اٹل کمار رائے سے کی ہے۔ کمشنر نے تحریر میں لکھی شکایت کو جانچ کے لئے ڈی ایم منیش بنسل کے پاس بھیجا ہے۔ اقراء حسن کا رویہ شبیہ بھی سیکولر ہے۔ انہوں نے کانوڑیوں کی کیمپ میں جا کر شیو بھکتوں کو اپنے ہاتھوں سے پرساد تقسیم کیا لیکن سہارنپور میں حال ہی میں نئے آئے اے ڈی ایم فنجنٹ سنتوش بہادر کی شکایت انہوں نے کمشنر سے کی۔ خط میں اقراء حسن نے کہا کہ وہ ایک جولائی کو سہارنپور کی چھٹمل پور کی نگر پنچایت کی صدر شاپروین کے ساتھ اے ڈی ایم سنتوش بہادر کے دفتر میں گئی تھیں۔ اے ڈی ایم دفتر میں موجود نہیں تھے۔ انہوں نے کئی بار اے ڈی ایم کو ان کے آفیشل نمبر پر کال کی لیکن ان تک نہیں پہنچ سکی۔ وہ کلکٹریٹ کے احاطے میں واقع اے ڈی ایم فائنانس سلیل کمار پٹیل کے دفتر گئی اور انہیں بتایا کہ وہ اے ڈی ایم انتظامیہ سے ملنا اور بات کرنا چاہتی ہے۔ اے ڈی ایم فائنانس نے اے ڈی ایم انتظامیہ کو فون کر کے اس کی اطلاع دی۔ تھوڑی دیر بعد اے ڈی ایم انتظامیہ دفتر آئے اور دونوں عوامی نمائندے ان کے دفتر گئے اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ایم پی نے اے ڈی ایم انتظامیہ سے کہا کہ چھٹمل پور کے ایگزیکٹو آفیسر چیئرپرسن شمع پروین کی ہدایات اور باتوں پر کوئی توجہ نہیں دیتے اور من مانی سے کام چلا رہے ہیں۔ اقراء حسن کے مطابق اے ڈی ایم انتظامیہ کا رویہ اور برتاؤ دونوں ہی توہین آمیز تھے اور وہ ان کی کہی ہوئی بات سننے کو تیار نہیں تھے۔ یہاں تک کہ اے ڈی ایم نے چیئرپرسن شمع پروین کے ساتھ گرما گرم بات چیت کی۔ جب اقراء حسن نے ناراضگی کا اظہار کیا تو اے ڈی ایم نے دونوں کو اپنا دفتر چھوڑنے کو کہا۔ اے ڈی ایم کا اس طرح کا رویہ ارکان پارلیمنٹ کو دیئے گئے پروٹوکول کی سراسر خلاف ورزی ہے۔ اقراء حسن نے بھی یہ معاملہ میڈیا کے علم میں لایا جس کی وجہ سے یہ باتیں سامنے آئیں۔ ضلع مجسٹریٹ منیش بنسل نے کمشنر اٹل کمار رائے کے خط کا نوٹس لیتے ہوئے تمام افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ عوامی نمائندوں کے ساتھ تحمل اور وقار سے پیش آئیں اور ان کے فون کالز بھی سنیں اور مناسب کارروائی کریں۔ ضلع مجسٹریٹ نے بھی اس معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے۔ کمشنر اٹل کمار رائے نے تمام افسران کو ان سے ملنے آنے والوں کے ساتھ مناسب برتاؤ کرنے کی بھی ہدایت دی۔ ان کی شکایات سنیں اور مناسب وقت میں ان کا حل تلاش کریں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا بھی یہی ارادہ ہے کہ لکھنؤ سے افسران کو بار بار ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ سرکاری فون پر آنے والی کالیں وصول کریں اور دفتروں میں بیٹھ کر عوامی سماعت کریں۔

وارانسی نگر نگم کے ایگزکٹیو انجینئر جانچ کی زد میں

لکھنؤ: 16 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے وارانسی میونسپل کارپوریشن کے اس وقت کے ایگزیکٹو آفیسر وجے ندر کمار آنند کے خلاف بے ضابطگیوں کے الزامات کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ بااختیار ذرائع نے بتایا کہ وجیندر آنند پر سال 2018-19 کے دوران وارانسی میونسپل کارپوریشن کے تحت ایک مالی معاملے میں تقریباً 30 لاکھ روپے کی بے ضابطگی کا الزام ہے۔ یہ ادائیگی آرڈر نمبر 4350/2018 کے خلاف کی گئی جس کے مطابق 50 ہزار روپے سے زائد کی رقم کی ادائیگی کے لیے حکومت کی منظوری لازمی تھی۔ اس معاملے میں شہری ترقی کے محکمے نے پہلی نظر میں غیر قانونی کارروائی کا پتہ لگانے کے بعد انکوائری کی سفارش کی ہے۔ اس سلسلے میں ایڈیشنل کمشنر (ایڈمنسٹریشن) مرادآباد ڈویژن کو انکوائری افسر کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ وجیندر آنند کو انکوائری مکمل ہونے تک ان کی موجودہ ذمہ داری سے فارغ کر دیا گیا ہے۔

تاریخی بدھیشور دھام میلے میں پہلی بار سناٹا چھایا

لکھنؤ۔موہان روڈ پر واقع قدیم تیرتھ استھان بدھیشور مہادیو مندر میں ساون کے پہلے بدھ کو لگنے والے سالانہ میلے میں اس بار ایک تاریخی خاموشی دیکھنے کو ملی۔ ہمیشہ لاکھوں کی تعداد میں عقیدت مندوں کی بھیڑ لگتی تھی، لیکن اس بار زائرین نے غیر معمولی طور پر دوری اختیار کیے رکھی۔ مندر کے ارد گرد سخت حفاظتی بندوبست تھا، اور ماضی کی روایت کے برخلاف اس بار صرف ایک لاکھ کے قریب لوگ درشن کے لیے پہنچے۔ بچوں کے لیے لگائے گئے جھولے اور دیگر تفریحی سرگرمیاں بھی سنسان رہیں۔ منگل کی رات 12 بجے بدھیشور بابا کا پھولوں، مٹھائیوں اور مختلف پھلوں سے شاندار شرنگار کیا گیا۔ اس کے بعد مہا آرتی ہوئی اور مندر کے دروازے کچھ وقت کے لیے بند کر دیے گئے۔ رات 2 بجے جیسے ہی دروازے دوبارہ کھلے، علاقہ جے کاروں سے گونج اٹھا۔ مندر کمیٹی کے اراکین راجیش شکلا، تارا چند راوت، رام شنکر راجپوت، سوریہ کانت گڈو اور پنٹو گپتا کے مطابق یہ پہلا موقع ہے کہ لاکھوں کی بھیڑ کے بجائے صرف ایک لاکھ کے قریب ہی عقیدت مند آئے۔ میلے میں لگی سینکڑوں دکانیں جیسا کہ کاسمیٹکس، برتن، کھلونے، چوڑیاں، مٹھائیاں، پھول، لکڑی کا فرنیچر، لٹیا، پٹی وغیرہ گاہکوں کی راہ تکتی رہیں۔ تفریحی جھولے بھی ویران دکھائی دیے۔ تقریباً 260 دکانیں تو لگیں، مگر خرید و فروخت نہ ہونے کے برابر رہی۔ میلہ کمیٹی اور ضلعی انتظامیہ کی جانب سے سیکیورٹی کے مکمل انتظامات کیے گئے۔ پی اے سی کے ساتھ ساتھ لکھنؤ کے پارا، کاکوری، دوبگا سمیت کئی تھانوں کی پولیس تعینات رہی۔ ایک مرکزی کیمپ سے مسلسل اعلانات بھی ہوتے رہے۔ انتظامیہ کی نگرانی میں میلہ انچارج اور پارا تھانے کے انسپکٹر سریش سنگھ نے تمام کارروائی سنبھالی۔ پولیس نے میلے کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے موہان روڈ پر ایک کلومیٹر پہلے ہی رکاوٹیں کھڑی کر کے سارا ٹریفک روک دیا۔ اسی طرح آلم نگر روڈ پر ریلوے اوور برج سے بھی آمد و رفت بند کر دی گئی۔ دیگر راستوں پر بھی ایسی ہی پابندیاں عائد رہیں۔ بدھیشور مندر وکاس مہاسبھا کے صدر راجیش شکلا کے مطابق عقیدت مندوں کی کم شرکت کی وجہ مقامی پولیس اور انتظامیہ کا سخت رویہ ہے۔ چاروں اطراف سے راستے بند کر دیے گئے جس سے لوگوں میں شدید ناراضگی پائی گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ اتنی دوری پر روکا جانا غیر مناسب اور ناانصافی ہے۔

چیف سکریٹری منوج کمار سنگھ کی مدت کار میں ہوسکتی ہے توسیع

لکھنؤ: 16 جولائی (پی این ایس) یوپی کے چیف سکریٹری (سی ایس) منوج کمار سنگھ کی مدت کار میں توسیع ہوسکتی ہے۔ ذرائع کے مطابق مرکزی حکومت کو خط بھیجا گیا ہے کہ سی ایس کو ایک سال کی سروس میں توسیع دی جائے۔ 1988 بیچ کے آئی اے ایس افسر منوج 31 جولائی کو ریٹائر ہو رہے ہیں۔ انہیں توسیع ملے گی یا نہیں، تصویر 30 جولائی تک واضح ہو جائے گی۔ سروس میں توسیع کے لیے CS کو لکھے گئے خط میں ان کے ذریعے کیے گئے اہم کاموں کا ذکر ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ چیف سکریٹری رہتے ہوئے منوج کمار سنگھ نے صنعتی ماحول پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور معیشت کو ایک ٹریلین ڈالر بنانے کی بامقصد کوششیں کی ہیں۔ خط میں اس سال گلوبل انویسٹرز سمٹ کے ساتھ سنگ بنیاد کی تقریب کے انعقاد کا ذکر ہے۔ منوج کے پاس سی ایس کے ساتھ انفراسٹرکچر اور انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کمشنر کا اضافی چارج بھی ہے۔

بی جے پی اقتدار میں غریبوں کو انصاف نہیں: اکھلیش

لکھنؤ: 16 جولائی (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے بدھ کو کہا کہ بی جے پی حکومت کے میعاد کار میں غریبوں کو انصاف نہیں مل رہا ہے۔ پولیس ہراسانی اور انصاف نہ ملنے سے غریب جان دینے پر مجبور ہیں۔ یادو نے کہا کہ پولیس کی وجہ سے لوگ خودکشی کرنے پر مجبور ہیں جو ان کی حفاظت کی ذمہ دار ہے۔ جب سے بی جے پی کی حکومت آئی ہے، پولیس پر فرضی انکاؤنٹر، بھتہ خوری اور یہاں تک کہ ڈکیتی میں ملوث ہونے کا الزام لگایا جاتا رہا ہے۔ بی جے پی حکومت پولیس کو اپنے سیاسی فائدے کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ انتخابات کے دوران دباؤ بنا کر اپنے حق میں فرضی ووٹنگ تک کرواتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے پولیس نظام کو تباہ کر دیا ہے، جس کا خمیازہ ریاست کے غریب عوام کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ فرخ آباد میں تھانے سے رہا ہونے والے نوجوان نے پولیس اہلکاروں پر رہائی کے لیے 50 ہزار روپے کا مطالبہ کرتے ہوئے خودکشی کر لی۔ حال ہی میں کانپور میں جانوروں کے ایک تاجر سے پیسے لوٹنے کے الزام میں 11 پولیس اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا تھا۔ بی جے پی حکومت نے پولیس کا نظام تباہ کر دیا ہے۔ آج پولیس حراست میں ہونے والی اموات کے معاملے میں اتر پردیش ملک میں پہلے نمبر پر ہے۔ یادو نے کہا کہ اسی طرح فرضی انکاؤنٹر اور آدھے انکاؤنٹر کے نام پر کئی بے قصور لوگوں کی زندگیاں تباہ کی گئیں۔ بدعنوان بی جے پی حکومت نے اتر پردیش کو ہر میدان میں پیچھے دھکیل دیا ہے۔ تعلیم، صحت، لا اینڈ آرڈر جیسے ہر معاملے میں اتر پردیش نیچے جا رہا ہے۔ سماج وادی حکومت نے پولیس نظام کو بہتر بنانے کے لیے کئی اہم فیصلے کئے تھے۔ پولیس کو جدید بنایا۔ عالمی معیار کی ڈائل 100 سروس شروع کی جس کے ذریعے متاثرین کو تھانے پہنچے بغیر کم وقت میں انصاف ملنے لگا لیکن بی جے پی نے ڈائل 100 سروس کو 112 میں تبدیل کر کے پورے لا اینڈ آرڈر سسٹم کا چہرہ بگاڑ کر رکھ دیا

کانگریس تاریخ بناتی ہے جبکہ بی جے پی تاریخ کھودتی ہے: اکھلیش پرتاپ

دیوریا: 16 جولائی (یو این آئی) کانگریس ترجمان اکھلیش پرتاپ سنگھ نے بدھ کو کہا کہ ان کی پارٹی مستقل کی اسکیمات کے حوالے سے تاریخ بنانے کی کوشش کرتی ہے جبکہ بی جے پی کا کام اپنے سیاسی مفاد کی تکمیل کے لئے تاریخ کھودنا ہے۔ سنگھ نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ کانگریس کی حکومت مستقبل کی اسکیمات بناتی تھی جبکہ بی جے پی تاریخ کو دیکھتے ہوئے اس کو مستقبل کی اسکیمات سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ بی جے پی مستقبل کی بات نہیں کرتی ہے۔ یہ تاریخ کی بات کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح یہ ملک آگے نہیں بڑھے گا۔ اس ملک کو آگے بڑھانے کے لئے مستقبل کی بات کرنے والی حکومت ہونی چاہئے نہ کی تاریخ کی کھوج اور کھودو والی حکومت چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ یوپی میں تقریباً 18 لاکھ عہدے خالی ہیں۔ اس عہدے کو بھرنے والی بات یہ حکومت نہیں کرتی ہے۔ کنٹریکٹ آوٹ سورسنگ کے تحت نوجوانوں کو روزگار دینے کی بات کہی جارہی ہے۔ ان میں ان نوجوانوں کا کیا مستقبل ہے۔ ریاست میں لاکھوں عہدے خالی ہیں لیکن تقرریاں نہیں ہورہی ہیں۔ سنگھ نے کہا کہ بی جے پی کی چاروں انجن کی حکومت جس میں پنچایت اور نگر پالیکا پریشد بھی شامل ہیں۔ یہ بہت تیل پانی پیتے ہیں۔ پیسہ پی کر بینکوں کو کنگال کر رہے ہیں۔ نوجوانوں کو روزگار پی رہے ہیں۔ کاروباریوں کی صنعت پی رہے ہیں۔

دوسرے مرحلے کی کونسلنگ کی تاریخوں میں جزوی توسیع، اب داخلے کا عمل 17 جولائی تک مکمل

لکھنؤ: 16 جولائی (پی این ایس) سکریٹری، جوائنٹ انٹرنس ایگزامینیشن کونسل، اتر پردیش، جناب سنجیو کمار سنگھ نے مطلع کیا ہے کہ سال 2025 کے مشترکہ داخلہ امتحان کی داخلہ کونسلنگ کے دوسرے مرحلے میں ان امیدواروں کے لیے آپشن کے انتخاب اور سیٹ قبولیت فیس جمع کرنے کی آخری تاریخ 15 جولائی مقرر کی گئی تھی اور دستاویز کے لیے 16 جولائی کو آخری تاریخ شام 6:00 بجے تک مقرر کی گئی تھی۔ سکریٹری نے بتایا کہ کونسلنگ کے دوسرے مرحلے میں اب تک 32399 امیدواروں نے تیسرا اور 9589 امیدواروں نے دوسرے آپشن کا انتخاب کیا ہے۔ اس کے علاوہ 11715 امیدواروں کی طرف سے دستاویزات کی تصدیق کا عمل مکمل کر لیا گیا ہے۔ طلباء کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے امیدواروں کو آخری موقع دیتے ہوئے آپشن کے انتخاب اور سیٹ قبولیت فیس جمع کرانے کی آخری تاریخ اب 17 جولائی 2025 کو دوپہر 12 بجے تک بڑھا دی گئی ہے اور دستاویز کی تصدیق کی آخری تاریخ 17 جولائی 2025 کو دوپہر 2 بجے تک بڑھا دی گئی ہے۔ سکریٹری مسٹر سنگھ نے تمام امیدواروں سے اپیل کی ہے کہ وہ داخلہ کے عمل کو مقررہ تاریخ اور وقت کی حد میں مکمل کریں۔ کونسلنگ سے متعلق تمام معلومات کونسل کی آفیشل ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

وارانسی: تین روزہ "یوتھ اسپرچوئل سمٹ" کا انعقاد

وارانسی: 16 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے ثقافتی شہر وارانسی میں 18 سے 20 جولائی تک تین روزہ "یوتھ اسپرچوئل سمٹ" کا انعقاد کیا جائے گا۔ مرکزی وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ نے بدھ کو رودراکش کنونشن سنٹر کا دورہ کر کے کانفرنس کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ یہ تقریب ملک میں نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی منشیات کی لت کو روکنے کے لیے منعقد کی جا رہی ہے۔ مرکزی وزیر مملکت نے اس سمٹ کے انتظامات کے سلسلے میں ضلع انتظامیہ اور منتظمین کے ساتھ مختلف موضوعات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے سیکورٹی، ٹریفک مینجمنٹ، طبی سہولیات، مہمان نوازی، میڈیا کوریج، ہنگامی خدمات اور مہمانوں کی آمد و قیام وغیرہ جیسے نکات پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت دی۔ کھڈسے نے کہا کہ اس کانفرنس میں چھ سو سے زیادہ لوگ شرکت کریں گے۔ اس میں ہر ریاست اور مختلف مذاہب کے لوگ شرکت کریں گے۔ ملک کا نوجوان روحانیت سے جڑ رہا ہے۔ ماہرین دو روز میں پریزنٹیشن بھی دیں گے۔ جس میں روحانی تنظیموں کے نوجوان قائدین بھی شرکت کریں گے۔ اس کے علاوہ کہانیوں اور کیرتنوں کے ذریعے نوجوانوں کو روحانیت سے جوڑنے کی کوشش کی جائے گی۔ پروگرام میں نوجوانوں کو منشیات کی لت سے بچانے، اس کے آغاز کو سمجھنے اور اس سے بچاؤ کے اقدامات پر بھی تفصیلی گفتگو ہوگی۔